وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

زبدۃ الاقاویل
فی
ترجیح القرآن علی الاناجیل

من تصنیفات

عمدۃ المناظرین زبدۃ المباحثین مولوی فقیر محمد صاحب مالک
سراج الاخبار جہلم و مصنف حدائق الحنفیہ و رسالہ آفتاب محمدی وغیرہ

در سنہ ۱۳۰ ہجری

بمطبع سراج المطابع جہلم [illegible]

135396

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی نور قلوبنا بنور الاسلام و وفقنا علی رد مطاعن اهل الظلام والصلوة والسلام علی رسوله هو سید الانام وعلی آله واصحابه الذین هم خیر الکرام **امابعد** بندہ درگاہ رب احد **فقیر محمد** ولد حافظ محمد سفارش چشتوی اپنے دینی بہائیون کی خدمت بابرکت مین عرض رسان ہی کہ مدت سی اہل اسلام پر عیسائیون کا اعتراض تہا کہ قرآن شریف مین کوئی تعلیم روحانی نہین سب جسمانی ہی ہرچند علمای اسلامیہ نے ایسے ایسے اجمالی جواب دیے کہ جس سے مخالفین کا اعتراض محض بے بنیاد اظہر من الشمس ثابت ہوگیا مگر چونکہ اکثر عیسائی جو چاہ تعصب مین سر تا پا مستغرق ہین اور ہٹ دہرمی و دہوکہ دہی کو دین عیسوی کا ایک خاصہ سمجہہ کہا ہی ہرگز باز نہین آتے ہین اور بار بار وہی پوچ اعتراض کئے جاتے ہین کہ قرآن مین کوئی روحانی نصیحت نہین ہی بلکہ پادری فنڈر صاحب نے تو یہانتک جرات کی کتاب حل الاشکال مین صفحہ ۷۰ سی لیکر ۹۶ تک بعد نقل اخلاقی نصائح انجیل کے یہہ دعوی کیا ہی کہ ایسی نصائح قرآن مین ہرگز نہین ملسکتے حالانکہ یہہ دعوی پادری صاحب کا مثل حباب کے محض لچر تہا کیونکہ قرآن سی خاص کر ثابت ہوتا ہی کہ ہمین سب طرح کی روحانی نصائح مثل صبر و حلم و راستبازی و قناعت و توکل و شکر و محبت خدا و صفای قلب و تزکیہ نفس و مذمت حب دنیا و مال و افعال ذمیمہ اور مدح اخلاق و اوصاف حمیدہ وغیرہ بصراحت تمام مذکور ہین جیسا کہ سورہ نحل مین مذکور ہی **و نزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء و هدی و بشری للمسلمین** چنانچہ برطبق اسکی علمای اسلامیہ نے علاوہ ما یحتاج بہا ہو دینیہ کے اکثر علوم عقلیہ کا استخراج بہی قرآن سے کیا ہی یہانتک کہ علم طب و ہیئت و ہندسہ و نجوم اور جبر و مقابلہ وغیرہ کو بہی قرآن سی ثابت کر دکہایا ہی لیکن سمجہنے کو عقل سلیم چاہئے جیسا کہ ایک بزرگ کا قول ہی ع **جمیع العلم فی القرآن لکن + تقاصر عنه افہام الرجال** - پس جبکہ ان تین علوم متذکرہ بالا کا بہی استخراج قرآن سی ثابت ہوا ہی تو کیا مواعظ حسنہ اور روحانی نصائح جو اصل اصول کلام الہی ہین یہی قرآن مین نہونگی حاشا و کلا کوئی عاقل اس بہتان پر کان نہ دہر سکیگا مگر چونکہ مخالفین کی بصارت فہم پر تعصب کا پردہ پڑا ہوا ہی اسلئے انکو قرآنی روحانی احکام دکہائی نہین

Marfat.com

دیتی سو ہتی قرآن [illegible] اعتراض نہین آسکتا بقول سعدیؒ ــ گر نہ بیند بروز شب پرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ - لیکن بعضے عیسائیون کی یہہ ہٹ دہرمی دیکھکر مصمم ارادہ کرلیا کہ اس اعتراض کو بیخ و بن سے بالکل برکندہ کرنا چاہئے چنانچہ ۱۲۹۲؁ ہجری مین پہلی اناجیل مروجہ کی بے اعتباری دیا دنکا غیر الہامی ہونا ثابت کیا پہر دیگر امور ضروری کے بیان کے بعد انجیل کے وہ نصائح جو پادری صاحب نے کتاب مذکور مین لکھکر دعوی کیا تہا کہ ایسے احکام قرآن مین نہین ملتے مع دیگر نصائح ہمچون قسم کے اناجیل سے استیعاباً انتخاب کرکے اونکو چند فصلون پر منقسم کیا اور اونکے ذیل مین اون جیسے بلکہ اونسے بدرجہا بہتر احکام و نصائح قرآن شریف سے اور کچہہ بطور نمونہ ارشادات رسول مقبولؐ اور اقوال صحابہ سے نقل کرکے ہر ایک فصل کے اخیر مین اونکو اناجیل کے احکام پر بطور قول فیصل کے ترجیح کلی ثابت کر دکہلائی ہے اور اسلیئے اس کتاب کا نام **زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل** رکہا - ناظرین منصف مزاج سے امید ہے کہ اگر اس کتاب مین کوئی سہو یا نقص دیکہین تو اوسے مجکو معاف رکہکر اصلاح کو کام فرماوین کیونکہ اسکی تالیف سے میری یہہ غرض نہین کہ ناحق کسی پر طعن کرون بلکہ امر حق کو اپنے بہائیون کے آگے بیان کرون تاکہ وہ بہی سوچین و سمجہین اور اس زمانہ کے ناعاقبت اندیشون کے دہوکون سے محفوظ و مصون رہین +

مقدمہ

یہہ مقدمہ پانچ امور پر شامل ہے -

امر اول اناجیل مروجہ کے بیان مین

ہر ایک مذہب مین کئی کئی فرقے ہوتے ہین چنانچہ اہل اسلام کے مذہب مین بہی ۷۳ فرقے ہین اگرچہ وہ مسائل فرعیہ و جزئیہ مین بہت سا اختلاف رکہتے ہین لیکن کسی فرقہ نے آجتک قرآن شریف کی نسبت یہہ نہین کہا کہ یہہ قرآن خدا کی کلام نہین یا یہہ کہ یہہ وہ قرآن نہین جو آنحضرتؐ پر نازل ہوا ہے حالانکہ ایسا اختلاف قرآن کے حق مین کسیطرح مضر بہی نہین تہا کیونکہ اوسمین جا بجا بتلایا گیا ہے کہ یہہ خدا کی کلام ہے اور اوسکی طرف سے نازل ہوا ہے اور خدا اسکا نگہبان ہے لیکن اناجیل کے حق مین یہہ اختلاف کہ یہہ اناجیل حواریون کی تصنیف نہین یا یہہ کہ یہہ الہامی نہین نہایت مضر بلکہ ساقط عن الاعتبار ہے کیونکہ انمین کسی جگہہ اسبات کا اشارہ تک نہین ہوا کہ یہہ حواریون نے تالیف کی ہین یا الہام سے لکہی گئی ہین بلکہ اسکا خلاف ثابت ہوتا ہے اور نہ اہل اسلام کی طرح انکی ثبوت کے لئے عیسائیون کے پاس کوئی سند صحیح متصل موجود ہے چنانچہ اس مقام پر اناجیل

مروجہ کا کچھ مختصر حال لکہا جاتا ہی کہ وی کتنی اور کس کس کی تالیف و تصنیف خیال کیجاتی ہین۔ یہ امر انکی پوست کندہ تحقیقات کیجاتی ہی۔ سو واضح ہو کہ وی دو قسم کی کتابین ہین۔ ایک وہ جو خاص مسیح کی تعلیم شمار کیجاتی ہین۔ دوم جو خاص مسیح کے شاگردون وغیرہ کی تعلیم ہے +

کتب قسم اول

اول انجیل متی۔ یہہ انجیل بزعم عیسائیان متی حواری نے بعد مصلوب ہونے مسیح کے ۳۷ سنہ یا ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲ یا ۶۳ یا ۶۴ مین تالیف کی ہی اور اسکی ۲۸ باب ہین۔ عیسائی اسبات مین کہ اول یہہ انجیل کس زبان مین تصنیف ہوئی ہی بہت ہی مختلف الرائے ہین اکثر متقدمین کا یہہ قول ہی کہ متی نے صرف عبری زبان مین لکہی تہی اور اسکا ترجمہ یونانی مین کسی غیر معلوم الاسم شخص یا یعقوب خداوند کے بہائی نے کیا ہی چنانچہ ہارن صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۴ مین لکہتے ہین کہ ۱ لیبن ۲ کرے ۳ ٹیس کسابن ۴ بشپ اسٹن ۵ بشپ تاملاٹن ۶ ڈاکٹر کیو ۷ بنند ۸ مل ۹ ہارڈ ۱۰ اوون ۱۱ کمپیل ۱۲ اے کلارک ۱۳ سائمن ۱۴ ٹلی منٹ ۱۵ پریٹس ۱۶ ڈوپن ۱۷ کالمٹ ۱۸ میکالس ۱۹ اربنس ۲۰ سٹار ۲۱ البر ۲۲ گراونٹر ۲۳ ارجن ۲۴ سرل ۲۵ اپی فانیس ۲۶ کریزاسٹم ۲۷ جیروم۔ اور اور علماء متقدمین و متاخرین کے نزدیک مختار قول پے پیس کا ہی کہ یہہ انجیل عبری مین لکہی گئی تہی انتہی اور تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل متی مین لکہا ہی کہ بعض مصنف کہتے ہین کہ اونہوں متی اپہلے عبرانی زبان مین لکہی کہ وہ اوس ملک کا محاورہ تہا اور آخر کو یا تو اونہون آپ یا کسی عہد نے اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا چنانچہ پے پیس جو پولیکارپ کا رفیق تہا اور جسنے خود یوحنا کو دیکہا تہا کہتا ہی کہ متی نے عبرانی زبان مین لکہا اور ہر ایک اپنے مقدور کے موافق اوسکا ترجمہ کرتا تہا اور اتہناسیوس کہتا ہی کہ یعقوب خداوند کے بہائی نے اوسکا ترجمہ یونانی زبان مین کیا۔ انتہی بعض کا یہہ گمان ہی کہ خود متی ہی نے دونون زبانون مین لکہی ہی لیکن اب وہ نسخہ عبری زبان کا بالکل صفحہ جہان سے مفقود ہو گیا ہی اب صرف یونانی ترجمہ اسکا ساری دنیا مین پایا جاتا ہی عیسائی یہہ بہی کہتے ہین کہ اسمین متی نے سب اپنا دیکہا ہوا حال لکہا لیکن یہہ دعوی محض بلا دلیل ہے کیونکہ مصنف نے کسی جگہ کوئی ایسی عبارت اسمین نہین لکہی جو اوسکی مشاہدہ پر دلالت کرے حالانکہ قدیم سے دستور ہی کہ جو کوئی اپنا دیکہا ہوا حال لکہتا ہی تو اوسکو ایسی عبارت سے لکہتا ہی کہ جس سے کوئی سمجہے کہ اس شخص نے اپنا دیکہا ہوا حال لکہا ہی جیسا کہ اکثر عہد عتیق کی کتابون خصوصاً حواریون کی خطوط مین اس دستور کو مرعی کہا گیا ہی۔ علاوہ اسکی یوسف و مریم کی خوابون ور مجوسیون کے آنے اور انکے ساتہ آسمانی تارے کے ہونے اور مسیح کی ولادت کے وقت اونکی زیارت کر کے چلے گہر چلے جانے اور یوسف کے مریم و مسیح کو یہودیہ سے مصر مین

ک ہمعصر تہا خصوصاً پالیکاپ کا رفیق تہا۔ دوم ان چارون بزرگون نے اپنی تصنیفات مین کہین اسبات کا صراحتاً واشارۃً ذکر نہین کیا کہ متی نے اپنی انجیل یونانی مین بہی لکہی تہی سیوم اونکے بعض بیانات در روایات (جو بطور خود اونہون نے اپنے خطوط مین بلا کسی حوالہ کے لکہی) انجیل متی

لیجانے اور پھر [illegible] سے صطباغ لینے اور جنگل مین مسیح کی بنسبت شیطان کے امتحان کرنے اور مسیح کے لئے
آسمان پھٹ کر مثل کبوتر کی مانند اوسپر داخل ہونے اور پطرس اور اندریاس اور یوحنا کے مسیح کے ساتھہ ہولینے
کے حالات اور مسیح کی وہ تعلیم جو اس انجیل کے باب ۵ و ۶ و ۷ مین ہے اور ان آیات کے جو باب ۸ سے لیکر باب ۹ کی آیت ۹ تک درج
ہوئی ہین یقیناً سنکر لکھی گئی ہین کیونکہ اوسوقت تک متی مسیح سے ملا نہین تھا دیکھو متی باب ۹ آیت ۹ +
دوم انجیل مرقس اس انجیل کو مرقس نام ایک شخص نے جو پطرس حواری کے ہاتھہ سے عیسائی بنا تھا اور مسیح کو اوسنے ہرگز
نہین دیکھا تھا سنہ ۵۶ سے لیکر ۶۵ تک کسی سنہ مین اور غالباً سنہ ۶۰ یا ۶۳ مین بقول چند عیسائیان لاطن زبان مین
کیا تھا پھر یونانی زبان مین ترجمہ ہوئی لیکن اکثر کا یہہ قول ہے کہ اصل مین یہہ انجیل یونانی ہی زبان مین لکھی گئی تھی اور
اسکے سولہ باب ہین۔ یہہ شخص سنا ہوا حال لکھتا ہے اور بہ نسبت دیگر انجیل نویسون کے اسنے بہت ہی مختصر حال مسیح کا
لکھا ہے جیسا کہ اسکے حجم سے ظاہر ہے عیسائی اسکے الہامی ہونیکی کوئی وجہ بجز اسکے بیان نہین کر سکتے کہ اس انجیل کو پطرس
حواری نے جو صاحب الہام تھا دیکھکر اسکی صحت پر اپنی مہر کر دی ہے۔ لیکن یہہ دعوی محض بلا دلیل ہے کیونکہ اول تو
کسی جگہہ مرقس نے اپنی انجیل مین صراحتاً یا کنایتہً نہین لکھا کہ میری یہہ انجیل پطرس کو دکھا کر اسپر مہر کرائی ہے۔ اگر
اوسنے ایسا کیا ہوتا تو اسکے زیادہ معتبر ہونیکے لئے وہ ضرور اس امر کا تذکرہ کرتا بلکہ ہمارے اس خیال کی تائید
الگزنڈرینس کے بھی ایک قول سے اسطرح ہوتی ہے کہ وہ ایک جگہہ لکھتا ہے کہ پطرس نے جب اسکی خبر پائی تو منع کیا
دی۔ دیکھو اظہار عیسوی صفحہ ۲۸۲ دوسرم ایرینیوس کہتا ہے کہ مرقس نے اپنی انجیل بعد موت پطرس کے لکھی ہے پس ظاہر
ہوا کہ پطرس نے مرقس کی انجیل ہرگز نہین دیکھی اور وہ جو اظہار عیسوی کے صفحہ ۲۸۳ مین لکھا ہے کہ جیروم
کے اقوال سے ظاہر ہے کہ پطرس نے اس انجیل کو دیکھا اور بمدد روح القدس اسے تسلیم کیا ہے
مین پسند کرنیکا کوئی ذکر نہین صرف اتنا بتایا ہے کہ مرقس پطرس کا ساتھی تھا۔ البتہ جیروم نے لکھا ہے کہ پطرس نے
کلیسیا مین پڑھنے کا حکم دیا مگر ایرینیوس کا قول مقدم ہے کہ وہ دوسری صدی کا ہے اور جیروم چوتھی کا علی ہذا کلیمنس الگزنڈرینس
سوم انجیل لوکا۔ اس انجیل کو لوکا شاگرد پولوس نے سنہ ۵۳ یا ۶۳ یا ۶۴ مین لکھا۔ اسکے ۲۴ باب ہین
ہوا حال لکھتا ہے جیسا کہ اسکے شروع باب اول ہی سے ظاہر ہے۔ اور بعض علمائے مسیحیہ نے اس انجیل کے دیباچہ
کہ اس انجیل مین بہت باتین ایسی ہین جو دیگر اناجیل مین پائی نہین جاتین جنمین سے پہلے اون حالات کا بیان ہے جو مسیح
کی پیدائش سے پہلے اور عین اوسوقت کے تھے۔ اس بیان کے لئے معلوم ہوتا ہے کہ لوکا نے کوئی نوشتہ رکھا تھا جسکا مضمون غالباً
کہ مسیح کی ماں سے ملا ہوگا کیونکہ بعض حالات صرف وہی بتا سکتی تھی دیکھو مشرح فقرہ بائبل رومن مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء باہتمام ٹراکٹ سوسائٹی

اسکے الہامی ہونے کی عیسائی بڑی دجہہ بیان کرتے ہین کہ پولیس نے جو صاحب الہام تہا اس انجیل کو دیکہہ لیا تہا۔ لیکن یہہ دعوی بہی بیدلیل ہے اور نہین جو یہی جو انجیل مرقس کی نسبت بیان ہوئی ہین یعنی یہہ کہ لوقا نے کسی جگہہ اس انجیل مین یہہ نہین لکہا کہ میری انجیل کو پولوس نے دیکہہ لیا ہے حالانکہ اگر پولوس نے دیکہہ لیا ہوتا تو لوقا اپنی انجیل کا اعتبار بڑہانیکے لئے شروع تمہید مین جہان دوسری اور باتین لکہی تہین اس بات کو تو فخر ہی بڑی فخر کے ساتہہ بیان کرتا۔ علاوہ اسکے اور کئی ایک دلائل ہین جو اعجاز عیسوی مین صفحہ ۲۲۳ سے لیکر ۲۳۰ تک بیان ہوئی ہین پولوس کا اس انجیل کو دیکہہ لینا ہرگز ثابت نہین ہوتا۔ اگر بالفرض پولوس نے دیکہہ بہی لیا ہو تو اوسکا دیکہہ لینا کیا لائق سند ہے جو اپنی تعریف آپ ہی نامہ قرنتیان ۹ - ۲۰ و ۲۱ مین اسطرح کرتا ہے۔ کہ مین یہودیون کے ساتہہ یہودی اور نے شریعت والون کے ساتہہ بے شریعت بنا تاکہ اونکو نفع مین لاؤن اور پہر نامہ ۲ قرنتیان ۱۲ - ۱۶ مین فرمایا۔ پر اگر مان لیوین کہ مینے تم پر بوجہہ نہین ڈالا لیکن شاید مینے ہوشیاری سے تمہین فریب کرکے پہنسایا۔ انتہی۔ پس جس شخص کا یہہ حال ہو تو ایسی فریبی دغاباز کا مذہب کے دیکہہ لینے سے مخالف کے نزدیک ایک غیر الہامی کلام کسطرح سے الہامی ہوسکتی ہے +

چہارم انجیل یوحنا۔ اس انجیل کو بزعم عیسائیان یوحنا حواری نے سنہ ۶۸ یا ۶۹ یا ۷۰ - اور بقول اکثر ۹۷ یا ۹۸ عیسوی مین تصنیف کیا اور اسکے اکیس باب ہین اور یہہ انجیل تینون اناجیل سے بڑی ہے اور بعضے حالات اسمین ایسی درج ہوئی ہین جو تینون انجیل نویسون مین سے کسی نے نہین لکہی چنانچہ مسیح کی الوہیت جتنی مسیح کی حقیقی تعلیم کی کایا پلٹ ہوئی ہے انہین حضرت کی مخترعیات سے ہے جیسا کہ تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل ہذا مین لکہا ہے کہ چونکہ یہہ صحیفہ متی اور مرقس اور لوقا کے صحیفون سے پیچہے لکہا گیا اسمین بہت سی باتین ہین جنہین اونہون نے نہین لکہا چنانچہ یوحنا مسیح کی الوہیت اور اوسکی خدمتون کی شروع اور اوسکی نصیحتون اور یہودیون سے مباحثون اور شاگردون کے ساتہہ گفتگو خاصکر وہی جو عشاء ربانی کے مقرر کرنیکے وقت ہوئی ان سبہون کا زیادہ بیان کرتا ہے۔ انتہی۔ بلکہ اس انجیل کی اخیر آیت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب اناجیل مین کیونکہ کسی نے جناب مسیح کا پورا حال نہین لکہا۔ اور بزعم عیسائیان یہہ سب بنیاد دیکہا ہوا حال لکہا ہے لیکن وہ ہدایات جو انجیل متی کے بیان مین مذکور ہوئی ہین مشاہدہ سے مستثنیٰ ہین۔

ان چارون اناجیل مین جناب مسیح کا حال ابتدائے حمل سے صعود آسمان تک بجز ایام جوانی کے بطور تاریخ مرقوم ہے اور کلام حضرت مسیح کی اسمین صرف اوسیقدر ہے جو مثالون اور تعلیم کے طور پر درج ہوئی ہے باقی سب مضمون

Marfat.com

کی کلام [illegible] ہی کہ یہہ چارون اناجیل جنہین سے دو حواریون اور دو اونکی شاگردون کی تصنیف
کی ہین الہامی ہین [illegible] اونکی دعوی کی فقط یہی ہی کہ ہر انجیل کے سر پر اوسکی مصنف کا نام لکہا ہی اور
وہ صاحب الہام تہی لیکن یہہ دعوی ہرگز ثبوت کو نہین پہونچسکتا - انجیل مرقس و لوکا کا عدم الہامی ہونا
تو اونکی بیان مین ہی ثابت ہوچکا ہی - لیکن اب کلیتًا ان چارون اناجیل کا عدم الہامی ہونا مفصلًا کئی
دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے -

دلیل اول سب عیسائی اسبات پر متفق نہین کہ یہہ چارون اناجیل انہین مصنفین کی تصانیف ہین بلکہ
بہت سے عیسائی بڑی زور شور سے انکی تصنیفات سے انکار کرتے ہین چنانچہ مظاہر حق کی صفحہ ۱۱۱ مین جوجان ڈیون
پورٹ صاحب کی انگریزی کتاب مسمی بہ عذر از طرف محمد و قران کا ترجمہ ہی لکہا ہی کہ یہہ صاحب اپنی تذکرہ
مسیح کی صفحہ ۸ مین لکہتے ہین کہ اناجیل اربعہ مین سے ہر انجیل پر ایک شخص مشہور کا نام درج ہی جسکا حال تذکرہ
حواری اور تاریخ انجیل مین مرقوم ہی لیکن یہہ خوب تحقیق نہین کہ یہہ چار شخص مصنفین اناجیل اربعہ تہی اتنی نقل کا
سے کہ یہہ متی کی انجیل ہے اور یہہ مرقس اور یہہ لوکا اور یہہ یوحنا کی اتنے یہہ مراد نہین کہ قدمائی علمائی عیسوی
یہہ اعتقاد رکہتا کہ یہہ آیات من اولہا الی آخرہا متی اور مرقس اور لوکا اور یوحنا کی تصنیف کی تہین بلکہ اس قول سے
یہہ مراد ہی کہ یہہ آیات ان حوارئین سے مروی ہین اور اونکی طرف منسوب کی گئی ہین - انتہی - مین کہتا ہون
کہ یہہ صاحب اپنے بیان مین مندرجہ ذیل وجوہ سے بہت ہی سچے ہین -

(۱) - ان اناجیل مین انکی مصنفین نے کسی جگہہ ایسی کوئی عبارت نہین لکہی جس سے صریحًا یا اشارتًا معلوم ہو کہ ان
اناجیل کے یہی مصنف ہین جنکا نام ہر انجیل کے سر پر مرقوم ہی جیسا کہ قدیم الایام سے اب تک مصنفین کا دستور ہے
بلکہ بخلاف اسکی انہین اناجیل سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ یہہ لوگ انکی مصنف نہین چنانچہ انجیل متی ۹ - ۹ مین لکہا ہی
پہر جب یسوع وہان سے آگے بڑہا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹہے دیکہا اور اوسے کہا میری پیچہے
آ وہ اوٹہہ کر اوسکی پیچہے چلا - انتہی - اور حواریون کی نام کی فہرست جو متی باب ۱۰ مین مرقوم ہی اوس سے ظاہر ہی کہ
یہی متی محصول لینے والا حواری ہی جسکی طرف عیسائی اس انجیل کو منسوب کرتے ہین - پس اگر وہ اس
انجیل کا یہی متی ہوتا تو ہرگز ایسی عبارت نہ لکہتا بلکہ اسطرح پر لکہتا کہ مسیح نے مجہے محصول [illegible] دیکہا اور
کہا میری پیچہے آ مین اوٹہہ کر اوسکی پیچہے چلا - پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ متی اسکا مصنف نہین بلکہ مصنف
اسکا کوئی اور شخص غیر معلوم الاسم ہی - پہر انجیل متی کی باب ۱۶ مین مسیح کا قول بھی حواریان سے اسطرح پر مرقوم ہی

تب یسوع نے اونسے کہا کہ خبردار فریسیون اور زادوقیونکے خمیر سے پرہیز کرو۔ ۷۔ اوسپر وے آپس مین گمان کرکے کہا کہ
اُسکا سبب یہہ ہے کہ ہمنے روٹیان ساتھہ نہ لین ۸ مگر مسیح نے یہہ معلوم کرکے اونسے کہا کہ اے کم اعتقادو تم اپنے دلین کیون
گمان کرتے ہو کہ یہہ روٹیان نہ لینے کے سبب سے ہے ۱۲ تب وے سمجھے کہ اوسنے انہین روٹی کے خمیر سے نہین بلکہ فریسیون اور زادوقیون
کی تعلیم سے پرہیز کرنیکو کہا۔ دیکھو اگر یہہ انجیل متی حواری کی تصنیف سے ہوتی کہ جو انہین حواریون مین سے تہا جنسے
حضرت مسیح خطاب فرما رہے ہین تو وہ آیات مذکورہ مین حواریونکو بصیغۂ غائب ہرگز نہ لکہتا بلکہ بجاے لفظ (اونسے
اور اُنہون نے) اور (تب وے سمجھے) اور (اونہین) کے اسطرح پر لکہتا۔ ہم سے ہمنے۔ تب ہم سمجھے۔ ہمین۔ پس معلوم ہوا کہ یہہ
انجیل متی حواری کی تصنیف نہین ہے۔ اور وہ جو اسکے جواب مین اظہار عیسوی کے صفحہ ۵۶ مین لکہا ہے کہ مسیح اور
حواریونکا بہی اکثر یہی قاعدہ تہا کہ وہ اپنے تئین صیغہ غائب سے بیان کرتے تہے۔ دیکھو متی باب ۸ آیت ۲۰ باب ۱۱ آیت ۱۹
باب ۱۸ آیت ۱۱۔ لوکا باب ۱۸ آیت ۸۔ یوحنا باب ۸ آیت ۲۳۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ بیشک مسیح نے کئی جگہہ
اپنے تئین بصیغہ غائب ابن آدم کے الفاظ وغیرہ سے ظاہر کیا ہے مگر صدہا دفعہ اپنے تئین بصیغہ متکلم بہی بیان فرمایا ہے
نمونہ کے طور پر دیکہو متی باب ۵ آیت ۱۷۔۱۸۔۲۲۔۲۶۔۲۸۔۳۲۔۳۴۔۳۹۔۴۴ باب ۶ آیت ۱۶۔۲۵ باب ۷
آیت ۲۱۔۲۲ باب ۸ آیت ۱۱۔۳۳۔۳۴ مرقس باب ۷ آیت ۱۴ باب ۹ آیت ۳۹ باب ۱۰ آیت ۱۴۔۱۸۔ لوکا باب ۴۔۴۶
باب ۷ آیت ۴۔۵ باب ۹ آیت ۱۸۔۲۳ باب ۱۸ آیت ۲۹۔ یوحنا باب ۲ آیت ۴۔۱۹ باب ۵ آیت ۱۷۔۲۵۔۴۲ وغیرہ
وغیرہ۔ اسیطرح حواریون نے بہی اپنے اپنے خطوط مین جابجا اپنے تئین بصیغہ متکلم بیان کیا ہے چنانچہ اونکے پڑہنے سے ظاہر
ہوتا ہے بخلاف متی کے کہ اوسنے اپنی تمام انجیل مین بجز اس مقام کے کہین ایکدفعہ بہی اپنے آپکو بصیغہ غائب یا متکلم بیان
نہین کیا ہے پس صاف ثابت ہے کہ وہ اس انجیل کا مصنف نہین چنانچہ اسیواسطے فاسٹس جو تیسری صدی مین تہا
لکہتا ہے کہ انجیل متی جو متی کی طرف منسوب ہے اوسکی تصنیف نہین اور پروفیسر بارجر منی اور شیوتر اور شلیش بہی اس
انجیل کو نہین مانتے تہے چنانچہ ان علماء کا انکار پادری عمادالدین نے بہی ہدایت المسلمین کے صفحہ ۷ مین مان لیا ہے اور یہہ جو سمجہکر
اپنا دل خوش کر لیا ہے کہ (فاسٹس چوتہی صدی کا آدمی ہے اور غیر مشہور بے اعتبار تہا اوسکی بات کا کیا اعتبار ہے جبکہ اول دوم
سوم وچہارم صدی کے سب عالمون نے اس انجیل کو مان لیا ہے) باطل ہو کہ دہی ہے کیونکہ سنہ ۳۲۵ سے پہلے کوئی عیسائی کمیٹی واسطے تحقیقات
کتب دینیہ کے قائم ہوئی تہی جسنے اول و دوم تو کجا سوم صدی کے بہی مسیحی علما کا انجیل متی کی تسلیم پر اتفاق ثابت ہوسکتا ہے
اور جبکہ پہلی ہی کونسل چوتہی صدی مین قائم ہوئی ہے تو فاسٹس کا جو اُسی صدی کا ہے کیون اعتبار نہ کیا جائے صرف ڈکلون انکو
غیر معتبر کہدینا کافی نہین ہے جبتک پہلے اوسکی غیر معتبری مورخین سے نہ ثابت کرلین یہی جواب پروفیسر بارد وغیرہ کی نسبت ہے

Marfat.com

اور وہ جو تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل متی مین لکھا ہی کہ خیر یہہ حال (یعنے آیا متی نے انجیل عبری یا یونانی
مین لکھی تھی) شاید کوئی بخوبی دریافت نہین کر سکیگا مگر قوی دلیلون سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ صحیفہ جو
آجکل ہماری پاس یونانی زبان مین بے تبدیل ہی وہ خدا کا کلام اور اعتبار کے لائق ہی۔ ان دلیلون مین سے بعضی
یہہ ہین (۱) کہ وہ اور انجیلون سے موافقت رکھتی اور کوئی بات ایسی نہین ہی کہ جو اوسمین نہ کہا سکتی ہو
(۲) اوسکا محاورہ اصل یونانی نہین مگر کسی ولائتی نے لکھا اور کیسا ولائتی کہ بیشک یہودی اور وہ بھی اون
دنون کے یہودی کے سوا اور کوئی اوسکو نہین لکھہ سکتا (۳) وہ پاک اور خداوند کے لائق ہی پس کسی دغاباز کے بری
دل کے خزانہ سے ایسی متبرک کتاب نہین نکل سکتی (۴) بڑی دلیل یہہ ہی کہ وہ پہلے ہی سے عیسائیون کے پاس تھی
اور سب اوسکو پڑھتے اور خدا کا کلام مانتے تھے۔ انتہی ملخصاً۔ اسکا جواب یہہ ہی کہ پہلی دلیل کی کمزوری کی بنیاد
تو اسی امر کی دلیل سوم و چہارم سے ایسی اظہر من الشمس ہی جو ہاتھ کنگن کو آرسی کیا حاجت کے مصداق ہی
علاوہ اسکی موافقت سے یہہ کسیطرح لازم نہین آتا کہ اسکا مصنف ضرور متی ہی قرار دیا جاوے۔ دوسری دلیل بھی
اسبات کو بالکل ثابت نہین کر سکتی کہ اسکا مصنف متی ہی ہی بلکہ اتنے صرف اتنا ثابت ہوتا ہی کہ اسکا مصنف کوئی
یہودی شخص ہی سو یہی ہم بھی کہتے ہین کہ کسی یہودی نو مسیحی نے اسکو متی کی روایات سے لکھا ہی۔ تیسری
دلیل صرف اسبات کو ثابت کرتی ہی کہ کسی نیک شخص کی تصنیفات سے ہی اور نیک شخص کے ہونے سے یہہ کسیطرح لازم
نہین آتا کہ اسکا مصنف ضرور متی ہی قرار دیا جاوے۔ چوتھی دلیل سے غایت درجہ صرف اتنا معلوم ہوتا ہی کہ
یہہ بہت پرانی ہی اور اسکے پرانا ہونے سے یہہ کسیطرح لازم نہین آسکتا کہ اسکا مصنف ضرور متی حواری ہی سمجھا جاوے
انجیل یوحنا باب ۲۱۔ آیت ۲۴ مین لکھا ہی۔ یہہ وہ شاگرد ہی کہ جسنے ان کامون کی گواہی دی اور ان باتون
کو لکھا اور ہمکو یقین ہی کہ گواہی اوسکی سچی ہی انتہی۔ پس یہہ الفاظ (وہ شاگرد اور اوسکی گواہی) یوحنا
کے حق مین صیغہ غائب سے اور یہہ لفظ (ہمکو یقین ہی) صیغہ متکلم سے جو اس انجیل مین واقع ہوئے ہین اسبات
پر صاف دال ہین کہ لکھنے والا اس انجیل کا کوئی اور سوائے یوحنا حواری کے ہی ورنہ وہ ایسی عبارت اپنے حق
مین ہرگز نہ لکھتا بلکہ جیسے اوسنے اپنے خطون مین اپنے نام کی تصریح کی ہی خصوصاً مکاشفات مین
اپنے تئین متکلم اور کاتب بیان کیا ہی اسیطرح اگر وہ اس انجیل کا مصنف ہوتا تو اپنے ... متکلم ...
تصریح نام خود لکھتا اتنے صاف ثابت ہوا کہ یہہ انجیل جو اوسکی محاورہ تحریر کے صریحاً برخلاف ہی اوسکی تصنیف
نہین ہی شاید اوس طالب علم مدرسہ اسکندریہ کی تصنیف کی ہی جسکی بابت اسٹادلن اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ

انجیل یوحنا بلا ریب یقیناً کسی طالب علم مدرسہ اسکندریہ نے لکھی ہے جیسا کہ کاتہلک ہرلڈ کی جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۴۴ء کے صفحہ ۲۰۵ مین مصرح ہے اور لکھا ہے کہ جب دوسری صدی مین لوگون نے اس انجیل سے انکار کیا تہا تو اونکے جواب مین ارینوس نے یہہ کہین نہین کہا کہ پولیکارپ سے مجھے یہہ خبر پہنچی ہے کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہے حالانکہ ارینوس پولیکارپ کا شاگرد تہا اور پولیکارپ یوحنا کا مرید۔ پس اگر یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف ہوتی تو پولیکارپ ضرور خبردار ہوتا اور وہ ارینوس کو بتلاتا۔ چنانچہ اسی واسطے برسٹینڈر جو بہت بڑا محقق عالم عیسائیون مین ہے اوسنے ابتدا مین ہی خیال کہ یہہ سب انجیل اور نامی یوحنا کی تصنیف سے نہین بلکہ شروع دوسری صدی مین کسی عیسائی نے اوسکے نام سے لکھے ہین۔ ان قوال کی صحت کو پادری عماد الدین نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۷ مین تسلیم کر لیا ہے۔ اور یہہ جو اپنی عادت کے بموجب کہا ہے کہ یہہ کہنا کہ مدرسہ سکندریہ کے کسی طالب علم نے یہہ انجیل لکھی ہے کیسی نادانی اور جہالت کی بات ہے کیونکہ اسکندریہ کا مدرسہ اس انجیل کی تصنیف کے بعد جاری ہوا ہے کیا اوسکے طالب علم عالم خیال مین پہلے ہی فاضل ہو چکے تہے صاحب سکندریہ کا مدرسہ مرقس کا تبانجیل نے جاری کیا تہا اور تیسری صدی کے اخیر مین علم اور دینداری کی ترقی اوس مدرسہ مین ہوئی تہی جن دنون ارجن وہان کا مدرس اول تہا"۔ بالکل دروغ بیفروغ ہی نہین بلکہ ثابت ہوتا ہے کہ آپکو دین عیسوی کی کچھہ بھی خبر نہین ہے اور صرف اٹکل پچون اور غلط باتون سے ہدایت المسلمین مین بہرتی کر کے لوگون کی ٹہوکر کا باعث ہوئے ہین۔ کیونکہ انجیل یوحنا بقول اکثر ۹۸ء کے قریب تصنیف ہوئی ہے چنانچہ تفسیر اسکاٹ جلد ۲ کے صفحہ ۱۸۴ دیباچہ انجیل یوحنا مین لکھا ہے "مگر اکثرون کی رائے یہہ ہے کہ ٹمس سے لوٹ آنے کے بعد فیسوس مین یوحنا کی وفات سے تہوڑے دن پیشتر قریب ۹۸ء کے تصنیف ہوئی ہے"۔ انتہی۔ اور مرقس کی وفات ۶۴ء مین ہوئی چنانچہ تفسیر مذکور کے جلد اول صفحہ ۲۴۳ دیباچہ انجیل مرقس مین لکھا ہے کہ "یوسیبیوس وراپیفانیوس و جیروم نامی جو کلیسیا کے قدیم بزرگ ہین اونسے ہین دریافت ہوتا ہے کہ وہ (مرقس) روم سے مصر کے اسکندریہ شہر کو آیا جہان اوسنے انجیل سنا کر ایک کلیسیا کی بنیاد ڈالی اور نیرو بادشاہ کے عہد ۶۴ء مین وفات پائی"۔ انتہی۔ اور کتاب طلوع آفتاب صداقت کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے کہ "انجیل کے مصنف مرقس نے اس شہر (اسکندریہ) مین انجیل کی منادی کی اور مسیحی دین کے علم الہی اور عقیدہ کی ترقی کے لئے ایک بڑا مدرسہ جاری کیا بعد ازان یہہ مدرسہ نہایت مشہور رہا اور اوسکے مدرس تیز فہمی و علم کے سبب اکثر ملکون مین ممتاز ہوئے ۲۰۲ء مین ایک شخص آرجن نامی اس مدرسہ کا مدرس تہا"۔ انتہی۔ ان تینون بیانات کے ملانے سے صاف ظاہر ہے کہ انجیل یوحنا کی تصنیف سے کم سے کم چالیس سال پہلے اسکندریہ کا مدرسہ قائم ہوا تہا اور قائم ہونے کے بعد ہی اوسکے روز افزون

Marfat.com

ترقی ہو گئی تھی - پس اسٹاڈلن کا قول قریب الفہم اور صحیح معلوم ہوتا ہی اور آپکی جہالت و خلاف بیانی کی خوب قلعی کھلتی ہی - اور پہر پادری موصوف نے جو یہہ لکہا ہی کہ اسٹاڈلن کوئی فرضی یا مجہول نام ہی جسکو دنیا مین نہ کوئی عالم جانتا ہی نہ کوئی جاہل" - اسکا جواب یہہ ہی کہ کسی جاہل کے نہ جاننے سے کوئی مشہور شخص مجہول نہین ہو سکتا - سنئے اسٹاڈلن وہ عیسائی عالم ہی جسے ہارن صاحب مفسر نے اون عالمونمین شمار کیا ہی جو یوحنا کی انجیل مین اور عورت کے زنا کے قصہ کی صحت کے قائل ہین اور کتاب اسٹاڈلن جسکا نام ہارن صاحب نے لکہا ہی ۱۸۰۶ء مین بمقام گٹن گائی واقعہ جرمن مین چہپی ہی - دیکہو تفسیر ہارن صاحب جلد ۴ حصہ ۲ باب ۲ فصل ۵ - ذکر انجیل یوحنا دفعہ ۴ صفحہ ۳۱۶ متن و حاشیہ - اگر کوئی کرسچین پادریونکو خوش کرنیکے لئے یہہ الزامی اعتراض پیش کرے کہ قرآن شریف مین بہی تو بہت سی ایسی آیات ہین کہ جنمین خدا تعالی اپنے تئین صیغہ غائب سے بیان کرتا ہی - سو ایسا اعتراض قرآن شریف پر ہرگز وارد نہین ہو سکتا کیونکہ اوسمین صدہا جگہہ خدا تعالی نے اپنے تئین صیغہ متکلم سے بہی بیان کیا ہی بخلاف متی اور یوحنا کے کہ اونہون نے اپنی اپنی انجیلونمین ایک جگہہ بہی صراحۃً کیا بلکہ کنایۃً اپنے تئین صیغہ متکلم سے بیان نہین کیا اگر وہ تمام انجیل مین ایک جگہہ بہی ایسا کرتے تو مین کبہی یہہ اعتراض نہ کرتا +

(۲) - انجیل لوکا کے شروع باب مین لکہا ہی نسخہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء جیسا کہ اونہون نے جو پہلے سے دیکہنے والے اور کلام کے وعظ کرنیوالے تہے ہمسے بیان کیا ویسا ہی بہتیرے اون باتونکو جو ہمارے نزدیک یقینی ہین لکہنے مین مشغول ہوئے اسلئے مناسب جانا گیا کہ مین بہی ابتدا سے ان سب باتونکو اچہی طرح دریافت کرکے تیرے لئے ترتیب سے لکہون الخ - دیکہو اس انجیل کی اس تمہید سے صاف ظاہر ہی کہ جیسے یہہ انجیل حواریون کی روایت سے لکہی گئی ہی اسیطرح اور اناجیل بہی حواریون کی روایات سے لکہی گئی ہین اور خود حواریون نے کوئی انجیل نہین لکہی وہ صرف مسیح کے حالات کے راوی تہے - اور وہ جو تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ لوکا مین زیر لفظ (بہتیرے) لکہا ہی کہ اُس سے متی اور مرقس مراد نہونگے کیونکہ دو کو بہت نہین کہتے" - بالکل ہنسی کی بات ہی اور کوئی وجہ اونکے مستثنیٰ ہونیکی نہین ہی بلکہ جبکہ وہ دونون انجیل لوکا سے یقیناً پیشتر تصنیف ہو چکی تہین تو پہر حق بات یہہ ہی کہ ان دونون کے مصنف اور دیگر راقمان حالات مسیح انہین شامل ہین اور ان سب کیطرف لوکا کا اشارہ ہے +

(۳) جسطرح اہل اسلام حدیث رسولخدا کی سند سلسلہ وار بشہادت ثقات آنحضرت تک پہونچا دیتے ہین جو ثبوت مہیا کرنے کے لئے ایک یقینی اور متفق علیہ قاعدہ ہی عیسائیون کے پاس کوئی سند متصل ان اناجیل کو اونکے مصنفین تک پہنچانے کے لئے نہین ہی صرف گمان اور اٹکل ہی سے کہتے ہین کہ یہہ اونکی تصنیف ہین جنکے نام ہر ایک انجیل کے سر پر لکہے ہین

چنانچہ صاحب کتاب طلوع آفتاب صداقت نی کتاب مذکور کی باب دوم مین صفحہ ۱۳۲ سی ۱۴۶ تک اناجیل مروجہ کی ثبوت اور اونکی معتبر ٹہرانے مین ادہر اودہر سی بہت کچہہ تہہ بالا ماری اور زبانی جمع و خرچ پورا کرنے مین کوئی دقیقہ اپنی طرف سی فروگذاشت نہین کیا مگر جب غور سی دیکہا جاوی تو ہمان آش در کاسہ کا معاملہ معلوم ہوتا ہی کیونکہ مصنف مذکور نی اس ساری باب مین سنہ ۳۳ء سی لیکر جو حواریون کا زمانہ ہی سنہ ۳۲۵ء تک جبکہ دین مسیحی کثرت سی پہیل گیا اناجیل مروجہ کی نسبت گواہیون کی چار زمانی قرار دئی ہین جنکا خلاصہ یہہ ہی۔ پہلا زمانہ سنہ ۳۳ء سی سنہ ۱۲۰ء تک جو رسولون کی زمانہ سی مشہور ہی۔ دوسرا زمانہ سنہ ۱۲۰ء سی سنہ ۱۷۰ء تک جو مسیحی دین کی ثبوت مین یونانی مصنفون کا زمانہ ہی۔ تیسرا زمانہ سنہ ۱۷۰ء سی سنہ ۲۳۰ء تک جو الگ الگ ملکون اور جماعتون کی گواہی کا زمانہ ہی۔ چوتہا زمانہ سنہ ۲۳۰ء سی سنہ ۳۲۵ء تک۔ سو پہلی زمانہ مین جو سنہ ۳۳ء سی سنہ ۱۲۰ء تک ہی صرف اتنی گواہی ملسکتی ہی کہ اس زمانہ مین چار اشخاص یعنی کلیمنس رومی۔ اگناتیوس۔ برنباس۔ پولیکارپ جو رسولون کی ہم عہد اور شاگرد تہی وی اپنی خطوط مین جو اب تک موجود ہین بعض الفاظ و مضامین اقتباس کی راہ سی ایسی لائی ہین جنکا وہی مضمون ہی جو آجکل انجیل مین دیکہہ پڑتا ہی۔ دوسری زمانہ مین جو سنہ ۱۲۰ء سی سنہ ۱۷۰ء تک کی درمیان ہی یہہ گواہی ہی کہ یوستینوس شہید جو سنہ ۱۴۰ء کی قریب پیدا ہوا تہا اپنی کتاب مین اپنی زمانہ کی مسیحیون کی کتب دینی کی پڑہنی کا دستور اسطرح پر لکہتا ہی کہ دی کتابین جنکو یسوع کی رسولون نی لکہا اور یہودی انبیاء کی کتابین بہی بلاناغہ مجلسون مین مقررہ وقت کی مطابق سنائی جاتی ہین تیسری زمانہ مین جو سنہ ۱۷۰ء سی سنہ ۲۳۰ء تک کی درمیان ہی یہہ گواہی ملتی ہی کہ شہر سکندریہ کی دینی مدرسہ میں جو مرقس کا قائم کیا ہوا تہا سنہ ۲۳۰ء مین ارجن نامی مدرس تہا اوسنی توریت و انجیل کی ایک بہری شرح تصنیف کی تہی اگرچہ اب وہ دنیا سی جاتی رہی ہی مگر اوسکی بعض باتین اقتباس کے طور پر دیگر مصنفین کی تصنیفون مین ملتی ہین چنانچہ یوسیبیوس اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ توریت مین یریحا شہر کی ضبط ہونیکا یہہ احوال لکہا ہی کہ کاہنون کی ترسون کی آواز سی شہرپناہ گر گئی پس اس ماجری کی شرح کر کی ارجن یون لکہتا ہی کہ الی آخرہ۔ یہان سی ظاہر من الشمس ہو گیا کہ عیسائیون کی پاس صرف یہی اٹکل پچو سلسلہ حواریون تک اپنی کتابون کی سند پہونچانیکا ہی جسکو وہ بمصداق برعکس نہند نام زنگی کافور کی سلسلہ بلاناغہ و متصل سی تعبیر کرتی ہین حالانکہ یہہ سلسلہ ایسا بیوقعت و کمزور ہی کہ رہا سہا اعتبار بہی اناجیل مروجہ کا کہوتا ہی اور اس بات کا خود عیسائیون کی ہی زبان سی اقرار کراتا ہی کہ انکی پاس اپنی کتب کو اونکی مصنفین تک سند پہنچانیکا کوئی سامان موجود نہین ہی کیونکہ پہلی زمانہ متذکرہ بالا سی جو سنہ ۳۳ء سی سنہ ۱۲۰ء تک ہی غایت درجہ صرف اتنا ثابت ہو سکتا ہی کہ اناجیل مروجہ کی بعض مضامین و روایات متقدمین عیسائیون

کی بعض تحریرات سے ملتے جلتے ہین حالانکہ اس تطابق کی وجہ صرف یہی ہے کہ چونکہ حواریون کے زمانہ مین اور انکے
بعد مدت تک عیسوی تعلیم زبانی ہوا کرتی تہی اور اوسوقت زبانی روایتین ایسی مشہور رہا کرتی تہین کہ بقول
پے پیاس مندرجہ تاریخ یوسیبیوس اونکو تحریر پر ترجیح دیجاتی تہی اسلئے مذکورہ بالا متقدمین مسیحی بعض روایتون کی
قلمبند کرنے مین جو بطور خود اونہون نے اپنے اپنے خطوط مین درج کین اناجیل مروجہ کے بعض بیانات مین مطابقت
ہوگئی۔ پس اس تطابق کو سلسلہ سند سے کیا تعلق ہے اور اسی اس سوال کا کہ (آیا اناجیل مروجہ کے سر دن پر جن اشخاص
کے نام مرقوم ہین واقع مین یا افواہًا ہی سہی انکے وہی مصنفین ہین) کہان سے جواب ملسکتا ہے۔ ہان اگر مذکورہ بالا
مسیحی مشائخ اپنے اپنے خطوط مین اسطرحپر لکہتے کہ یہہ یہہ روایت ہمنے فلان فلان انجیل سے نقل کی ہے۔ یا متی مثلاً
لوکا یوحنا کی انجیل مین اسطرحپر لکہا ہے تو اسصورت مین اسکو البتہ سلسلہ سند سے کچہہ علاقہ ہوسکتا تہا۔ لیکن ایسی
بات تو اون خطوط مین صراحۃً کیا بلکہ اشارۃً وکنایۃً بہی کہین نہین ہے۔ اور وہ جو اظہار عیسوی کے صفحہ ۵ مین
لکہا ہے کہ پولیکارپ اپنے رسالہ فلپیان سے اونیز مین دو بار متی کا نام لیکر حوالہ دیتا ہے پہلا یہہ کہ متی گواہی دیتا ہے
ہماری خداوند نے کہا کہ آدم کا یہہ قول موسی نے لکہا تہا کہ یہہ میری ہڈی مین سے ہڈی اور میرے گوشت مین سے
گوشت ہے اسلئے مرد اپنی ما اور باپ کو چہوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا۔ اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو اس عبارت مین
لکہا ہے کہ متی گواہی دیتا ہے جسکے یہہ معنی ہین کہ متی روایت کرتا یعنی زبانی شہادت دیتا ہے نہ اپنی انجیل مین لکہتا
اور ظاہر ہے کہ اگر پالیکارپ کے نزدیک متی کی لکہی ہوئی یہہ گواہی مراد ہوتی تو وہ ضرور اسطرحپر تحریر کرتا کہ متی لکہتا ہے
جیسا کہ اسی عبارت مین اوسنے آدم کے قول نوشتۂ موسی کی نسبت لفظ لکہا کا استعمال کیا ہے۔ پس اسصورتمین جو لوگ انجیل متی کو
متی کی روایات سے لکہا ہوا خیال کرتے ہین اونکے لئے پولیکارپ کا ایسا لکہنا کسیطرح حجت نہین ہوسکتا۔ دوم۔ اگر خواہ نخواہ
مان لیا جاوے کہ پولیکارپ کے قول مذکور سے متی کا انجیل مین لکہا ہوا مراد ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ انجیل متی مین بعینہ یہہ
عبارت موجود ہو حالانکہ اوسکے باب ۱۹ کی آیت ۵ مین بجز ایک چہوٹے سے فقرہ کے سب کی سب عبارت مفقود ہے۔ پس مطابقت
کہان ہوئی۔ یا انجیل متی مین اس مقام پر تحریف کا قائل ہونا پڑیگا۔ علاوہ اسکے جن مشائخ کی کلام سے اناجیل مروجہ
بعض مضمون ملجاتے ہین اسیطرح جعلی اناجیل کے بعض مضامین بہی اونکی تحریرات سے ملجاتے ہین مثلاً
جنکی کلام سے اناجیل مروجہ پر سند پکڑی جاتی ہے وہ ایک جگہہ اپنی تصنیف مین لکہتا ہے کہ جب مسیح اصطباغ کے لئے یردن
مین آئے تہے تو ایک آگ روشن ہوگئی تہی۔ یہہ قصہ اناجیل مروجہ مین کہین نہین ہے لیکن ایپی فانیس کہتا ہے کہ عبرانیون
کی انجیل مین یہہ قصہ مذکور ہے۔ اب فرمایئے اگر مشائخ کی بعض کلام کی مطابقت سے اناجیل مروجہ کو مستند قرار دیا جاے

Marfat.com

تو عبرانیون کی انجیل نے کیا قصور کیا ہے جو اوسکو جعلی قرار دیا جاتا ہے حالانکہ اناجیل مروجہ کیطرح اوسکے بعض مضامین بہی مشائخ مسیحی کی کلام سے ملجاتے ہین - دوسرے زمانہ مین جو ۱۲۰ء سے ۱۷۰ء تک ہے یوستینوس کی تحریر سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اوسوقت عیسائیون کے پاس یسوع کے رسولون کی لکہی ہوئی کتابین موجود تہین لیکن چونکہ مسیح کے رسول جو مصنف اناجیل خیال کئے جاتے ہین علاوہ متی و یوحنا کے پطرس اندریاس یعقوب - برتہولما - تہوما وغیرہ بہی ہین اور اونکی اناجین بہی اونکے زمانہ سے ابتک موجود ہین گو اب اونکو جعلی قرار دیا جاتا ہے اور پہر متی و یوحنا کی مروجہ اناجیل کے سوا اور اناجین بہی اونکی تصنیف سے بیان کیجاتی ہین جیسے متی کی انجیل عبرانی اور انجیل طفولیت اور یوحنا کی انجیل دوم - اسلئے یوستینوس شہید کی مجمل تحریر سے ہم کسطرح جزماً کہہ سکتے ہین کہ اوسنے اپنے قول (مسیح کے رسولون کی کتابون) سے صرف متی و یوحنا کی انجیل مروجہ ہی کی طرف اشارہ کیا ہے بلکہ اغلب ہے کہ اوسنے متی کی انجیل عبرانی و انجیل طفولیت اور یوحنا کی انجیل دوم اور دیگر حواریون کی اناجیل سے مراد لی ہوگی اسصورت مین یوستینوس کی تحریر بالا کوئی کسطرحکا فائدہ نہین دے سکتی - پس جبکہ ان دو زمانون مین عیسائیون کے پاس اناجیل مروجہ کی اونکے مصنفین تک سلسلہ پہونچانیکے لئے کوئی سند متصل موجود نہین ہے تو تیسرے زمانہ مین ارجن اور اسکی مثل دیگر مشائخ کی شہادت بالکل سند منقطع اور غیر معتبر ہے جس سے کسطرح یقین حاصل نہین ہو سکتا کہ اناجیل مروجہ کے مصنفین واقع مین وہی اشخاص ہین جنکے نام اونکے سرون پر مرقوم ہین بلکہ اگر غور سے دیکہا جاوے تو اناجیل کی نسبت تذبذب ابتدا سے خود عیسائیون کے اقوال سے مترشح ہے چنانچہ تذکرہ عیسیٰ کے مقدمہ مطبوعہ ۱۸۶۵ء مین ایک فاضل عیسائی ارنسط رینان کا قول اسطرح پر منقول ہے - بہرحال یہہ یقینی ہے کہ ابتدا ہی مین عیسیٰ کے کلمات عرامای زبان مین لکہے گئے تہے اور شروع ہی مین اونکے افعال بہی قلمبند ہوئے تہے یہہ ایسی تحریرین تہین کہ تشخیص کرکے یقیناً لکہی گئی ہون علاوہ ان انجیلون کے جو ہم تک آئی ہین اور بہی کئی ایک تہین جنمین مشاہدین کی روایتین تہین ایسی تحریرون کی قدر کم ہوتی تہی اور حفاظ مثل پےپیاس کے زبانی روایتونکو بڑی ترجیح دیتے تہے کیونکہ ہنوز لوگون کا یہہ اعتقاد تہا کہ دنیا قریب ختم ہونے کے ہے تو آیندہ کی کتابین تصنیف کرنیکی پروا کم کرتے تہے صرف اپنے دلونمین اوسکی زندہ تمثال رکہنا کافی جانتے تہے اسی سبب سے انجیل کی کتابون کا ایک سو پچاس سن تک کم اعتبار رہا اور اونمین اور ترمیم کرنے اور کئی طور پر تطبیق دینے اور بعض کو بعض سے تکمیل کرنے مین کچہ باک نہ کرتے تہے جس مین چارہ کے پاس ایک کتاب ہے وہ چاہتا ہے کہ جو کچہ اسکے دل کو عزیز ہے وہ اسمین سب ہو دے یہہ چہوٹے چہوٹے رسالے مستعار جاتے تہے تو ہر ایک

Marfat.com

شخص اپنے نسخہ کے حاشیہ پر جو الفاظ اور تمثیلین کہین پاتا اور اوسکے دل کو بہلی لگتین نقل کر لیتا کوئی مستقل لائق اعتبار کتاب نہ تہی۔ یوسیبیوس جو اکثر اوس کتاب پر حوالہ کرتا ہے جسمین وہ حواریون کے تذکرے کہتا ہے اسکے علم مین انجیل کی تحریرین ایسی تہین جو ہماری پاس کی انجیلون کی نسبت اور ہی طرح پر تہین اور وہ انکا کبہی متن مستند کے طور پر حوالہ نہین دیتا اور کلیمنز کی موضوعی تحریرونمین جو فرقہ ابیونی کی اصل مین انجیلون کے حوالہ کی یہی صورت ہے مضمون سب کچہہ تہا مگر عبارت کچہہ نہ تہی دوسری صدی کے نصف ثانی مین جبکہ رد تہین تصنیف ہوگئین تو وہ کتابین جنپر حواریون کا نام تہا قطعی الحکم ہوگئین اور شرع کے حکم مین ہوگئین انتہی۔

الغرض جبکہ دوسری صدی تک حواریون اور اونکے شاگردون اور دیندارون عالمون کی گواہیان برابر پائی جاتین جنسے یہہ ثابت ہو کہ یہہ اناجیل مروجہ فلان فلان اشخاص نے لکہین اور اونہون نے فلان فلان شخص و شاگردون کے حوالہ کین اور اونکے ذریعہ سے دست بدست رائج ہوتی چلی آئین بلکہ جو بزرگ اس دوسری صدی عرصہ مین گذرے ہین مثلاً برناباس اور کلیمنز رومی اور اگناشس اور پولیکارپ وغیرہ اونکے کلام مین ان اناجیل کی کوئی سند نہین پائی جاتی تو پہر اسکے بعد کی شہرت اور مقبولیت اگلے فقدان اسناد کے نقصان کو دور نہین کر سکتی۔ علاوہ اسکے یہہ زیادہ تر تعجب کی بات ہے کہ باتفاق جملہ عیسائیان سب سے پہلے انجیل متی تصنیف ہوئی ہے۔ پہر انجیل مرقس و لوقا بہی ۶۳ء سے پہلے تصنیف ہو چکی تہین اور سب سے آخر انجیل یوحنا بقول معتبر ۹۰ء مین تصنیف ہوئی جسسے ظاہر ہے کہ تینون اناجیل کم سے کم ۳۵-۴۰ سال پہلے انجیل یوحنا سے تصنیف ہو چکی تہین مگر یوحنا نے اپنی انجیل مین کہین صراحۃً یا کنایۃً اونکا ذکر نہین کیا حالانکہ اگر ان تینون اناجیل کا وجود یوحنا کی انجیل سے پہلے کا ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ وہ اپنی انجیل مین کہین اونکا ذکر نہ کرتا۔ پس یہ اظہر من الشمس ہے کہ جس زمانہ مین ان اناجیل کا تصنیف ہونا بیان کیا جاتا ہے اوس وقت مین انکا کوئی وجود نہ تہا چنانچہ اسی سبب سے انکی سنہ تالیف مین اسقدر اختلاف فاحش ہے جو یقیناً اسبات کو ثابت کرتا ہے کہ اٹکل پچو انکو متی وغیرہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ پادری عماد الدین نے اعتراض اختلاف سنہ تالیف کے اوٹہانے مین بڑے ہاتہ پانو مارکر ہدایت المسلمین مین دو نظیرین الزامی پیش کی ہین۔ ایک یہہ کہ قرآن کے نزول مین بہی تو اختلاف ہے کوئی بیس کوئی ۲۵ برس بتلاتا ہے۔ دوم محمد صاحب باوجودیکہ بادشاہ تہے اور لوگ انکے حالات سے بخوبی واقف تہے پہر بہی کوئی نہین بتلا سکتا کہ اونکے پاس کتنی عورتین تہین کوئی ۹ کوئی ۱۴ کوئی ۱۸ بتلاتا ہے۔" انتہی۔ پہلی نظیر کا جواب یہہ ہے کہ اگر قرآن شریف ایک ہی وقت مین سب کا سب نازل ہو جاتا جیسے کہ اناجیل اربعہ اپنے اپنے وقت مین ایک ہی دفعہ

Marfat.com

لکہی گئی ہین تب اوپر یصاحب کی قلم فرسائی کچہہ قابل لحاظ بہی ہوتی لیکن جبصورتین قرآن شریف ایک ایک دو دو یا کم وبیش آیات آسمان سی ایک مدت العمر مین نازل ہوا ہی تو بصورتین اگر کسی عالم نی زمانہ نزول مین اختلاف کیا تو کونسی قباحت لازم آگئی حالانکہ متفق علیہ قول یہہ ہی کہ قرآن شریف ۲۳ سال مین نازل ہوا ہی بخلاف اناجیل کے کہ اونکی تالیف مین کسی عیسائی کو ایک سنہ کا یقین نہین سب اٹکلی گپین اوڑتے ہین جیسا کہ پادریصاحب کی تفسیر تو مصرح ہی۔ دوسری نظیر کا مین کیا جواب دون یہہ تو ایک ہنسی کی بات ہی کیونکہ ہمارا دعوی ہی کہ تم اپنی دینی کتابین جنپر تمہارے دین عیسوی کی بنیاد ہی ثابت کرو کہ کس کس سنہ مین تالیف ہوئی ہین اور آپ ہم سی یہہ الزامی سوال کرتی ہین کہ تم محمد صاحب کی عورتین تبلاؤ کہ کتنی تہین جواب بالکل فضول و غیر ضروری بات ہی سبحان اللہ اعتراضون کی عجیب ہون تو ایسے ہی ہون آپکی تحقیق الایمان اور ہدایت المسلمین کی حقیقت بخوبی کہل گئی سچ ہی ہہوٹی دیگچی کا عیب قلعی سی کب تک چہپا رہی ایک ایکدن ضرور ظاہر ہو جاتا ہی حالانکہ یہہ نظیر آپکو اوسوقت پیش کرنی مناسب ہو سکتی تہی کہ جب ہم انجیل لوکا کے باب ۸ آیت ۲ و ۳ - اور انجیل یوحنا کی باب ۱۲ - آیت ۵ پر یہہ اعتراض کرتی کہ کوئی عیسائی ٹہیک نہین کہہ سکتا کہ حضرت مسیح کو ساتہ کتنی عورتین پہرا کرتی تہین اور اونمین سی کتنی اپنے مال سی خدمت کیا کرتی تہین اور آپکو کتنیون سی محبت تہی خدا ایسے دہوکون سی ہر ایک کو بچائی +

(۴) - ان اناجیل مروجہ کی سوا چونتر کتابین اور بہی ہین جو اناجیل و رسالجات کی نام سی مشہور ہین اور جن لوگون سی ان اناجیل مروجہ کا تصنیف ہونا خیال کیا گیا ہی وہ اناجیل وغیرہ بہی اکثر انہین لوگون کیطرف منسوب ہین اور صدہا برس تک عیسائیون مین مروج رہی تہین - عیسائیون نی اونکو غیر الہامی قرار دیکر متروک العمل کر دیا اور پہر طرفہ تر یہہ بات ہی کہ اون کتابون کو جس قاعدہ اور طریقہ سی غیر الہامی اور جعلی قرار دیکر متروک العمل قرار دیا گیا تہا وہ بہی بقول فاضل ہیش کے ایک عجیب و غریب کرشمہ کا تہا چنانچہ فاضل مذکور اپنی کتاب ہیانو ڈیکر مین لکہتا ہی کہ جب بہت سی انجیلین مجتمع ہو گئین تو کونسل نائس نی اونکی الہامی و غیر الہامی کی تمیز کرنی کیلئے یہہ تصفیہ کیا کہ گرجا مین میز کی نیچے کل کتابین گڈ مڈ کر کی رکہدیجائین اور تمام بشپ اس طور سی دعا کرین کہ اینمین جو کتابین الہامی ہین وہ میز پر چڑہ جائین اور جو غیر الہامی ہین وہ نیچے پڑی رہ جائین اور ایسا ہی کے موافق ہوا - انتہی - دیکہو آئیس لنڈ یلڈ صفحہ ۱۵۲ جلد ۲ مطبوعہ نیویارک ۱۸۶۰ء مؤلفہ ایچ پی بلاوٹسکی -

اس حالتمین کسطرح یقین آسکتا ہی کہ جن اناجیل کو مروج کیا گیا ہی یہی الہامی ہین حالانکہ ممکن ہی کہ واقع مین

Marfat.com

یہہ غیر الہامی ہون اور جنکو غیر الہامی قرار دیا گیا ہے وہ الہامی ہون چنانچہ اسی لئے ہمارے رسول خدا نے فرمایا ہے
لاتصدقوا اهل الكتاب ولا تكذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الينا وما اوتى موسى
وعيسىٰ رواه البخاری۔ اور وہ جو بعض عیسائی یہہ کہتے ہین کہ اناجیل مروجہ پر عیسائیون کا اجماع ہوا ہے کہ
یہہ الہامی ہین اور اناجیل غیر مروجہ غیر الہامی ہین اور اجماع بڑی بہاری دلیل انکی حقیت کی ہے۔ اسکا جواب
یہہ ہے کہ عیسائی عالمون کی کونسلین کمیٹیان جنکو اجماع امت کہا جاتا ہے بالکل قابل اعتبار نہین اور دینی کتب
کے الہامی اور غیر الہامی قرار دینے مین انکا اتفاق غیر معتبر ہے کیونکہ صورت واقعہ اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ
کئی ایک کتابین متعدد عیسائی کمیٹیون کے ذریعہ سے کتب الہامیہ مین شامل کی گئی تہین اور سینکڑون برس تمام
کلیسا اونہین بالاتفاق واجب التسلیم جانتی رہی تہین پہر غیر الہامی و جعلی قرار دگیئن چنانچہ سب سے پہلی کمیٹی
جو قسطنطین کے حکم سے ۳۲۵ء مین شہر نائس مین منعقد ہوئی تہی اوسمین ایک کتاب جوڈتہہ ہی کتب الہامیہ
مین شامل کی گئی تہی پہر ۳۶۴ء مین ایک اور کمیٹی لوڈیسیا نام سے قائم ہوئی جسنے علاوہ کتاب جوڈتہہ کے
توریت و انجیل مین اور سات کتابین حسب ذیل واجب التسلیم قرار دین۔ کتاب آستر۔ نامہ یعقوب نامہ ۲ پطرس
نامہ دوم و سوم یوحنا۔ نامہ یہودا۔ نامہ پولوس عبرانیونکو۔ اور اس حکم کو جا بجا مشتہر کرا دیا۔ پہر ۳۹۷ء مین
ایک اور کمیٹی قائم ہوئی جسکو کارتہیج کہتے ہین جسمین علاوہ اگستائن کے جو بڑا عالم تہا ایک سو چھبیس اور بڑے بڑے
عالم تہے اس کمیٹی نے پہلی کمیٹیون کے حکم کو بحال رکہکر یہہ اور سات کتابین الہامی قرار دین۔ کتاب وزدم۔
کتاب ٹوبیاس کتاب باروق۔ کتاب ایکلیزیاسٹیکس کتاب مقابیس اول و دوم۔ مکاشفات یوحنا۔ اسکے بعد
اور تین کمیٹیان مقرر ہوئین کہ جنکو کمیٹی ترلو اور کمیٹی فلورنس اور کمیٹی ترنٹ کہتے ہین۔ ان کمیٹیون نے کمیٹی
کارتہیج کے حکم کو بحال رکہا۔ پس یہہ کتابین بارہ سو برس تک عیسائیون مین واجب التسلیم رہین یہانتک کہ
فرقہ پروٹسٹنٹ نے جو ۱۵۳۰ء مین قائم ہوا ہے کتاب باروق۔ کتاب ٹوبیاس کتاب جوڈتہہ۔ کتاب وزدم کتاب
ایکلیزیاسٹیکس مقابیس کی دونون کتابونکو رد کردیا اور لغو سمجہا اور کتاب آستر کے چند بابون کو بہی
الحاقی بتادیا اور اوسکے سولہ باب مین سے اب نوباب اور دسوین کی بعض آیات کو مانتے مین اور باقی …
بتاتے ہین۔ اب نہایت غور کا مقام ہے کہ جب ایسی بڑی بڑی کمیٹیون کی رائے جسے تمام دنیا کی کلیسا نے صدہا برس تک
واجب التسلیم جانا غلط نکلی تو پہر کس فرقہ اور کس کلیسا کی رائے کتابون کے الہامی غیر الہامی قرار دینے کی نسبت قابل
اطمینان ہو سکتی ہے بلکہ یہہ بات یقینی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ عیسائیون کے پاس اناجیل مروجہ کے الہامی قرار

Marfat.com

دینے کے لئے کوئی کامل دلیل نہین ہے اور ہر ایک گروہ اپنے قیاس اور اٹکل سے ایک ایک کتاب کو ان کے ہیں اور یہہ امر بھی ثابت ہوگیا کہ کلیسیا کا ماننا کچھہ بھی قابل سند نہین ہے +

دلیل دوم - اگر بالفرض والتقدیر یہان بھی لیا جاوے کہ یہہ اناجیل مروجہ حواریون اور اونکے شاگردون کی تصنیفات سے ہین تو بھی انکا الہامی ہونا ثابت نہین ہوسکتا کیونکہ سب عیسائی بالاتفاق یہہ عقیدہ رکھتے ہین کہ حواریون پیغمبرون کی سب تحریر الہامی نہین ہوتی چنانچہ جامعین تفسیر ہنری و سکاٹ اپنی تفسیر مذکور کی جلد اخیر مین لکھتے ہین کہ ضرور نہین ہے کہ ہر لکھا پیغمبر کا الہامی یا قانونی ہو اور اسلئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامی کتابین لکھین یہہ ضرور نہین کہ جو اونہون نے بطور تاریخ کے لکھا وہ بھی الہامی ہو اور واضح رہے کہ پیغمبر اور حواری خاص خاص مطالب ور موقع پر الہام کئے جاتے تھے - انتہی - اور پادری عماد الدین نے تو ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۲۶ مین اس عقیدہ کو صرف تسلیم ہی نہین کیا بلکہ اسکی سچے اور درست ہونے پر بڑا فخر کیا ہے - پس اب مین کہتا ہون کہ جب حواریون کی تحریر دو قسم کی ہوئی ایک الہامی دوسری غیر الہامی تو اب ہم کونسے قاعدہ سے معلوم کرین کہ یہی اناجیل الہامی ہین شاید یہہ غیر الہامی ہون اور الہامی وہ ہون جنکو جعلی سمجھا جاتا ہے کیونکہ اونہین سے بھی بعض اناجیل مروجہ کے مولفین ہی کیطرف منسوب ہین اور اونہین کی تصنیفات سے خیال کیجاتی ہین - اسصورت مین عیسائیونپر واجب ہے کہ اناجیل مروجہ مین سے کوئی ایسی آیت نکالدین کہ جسمین اونکے مصنفین نے صاف صاف لکھا ہو کہ ہمنے اپنی اپنی انجیل الہام سے لکھی ہے جیسا کہ قرآن شریف مین جا بجا مذکور ہے کہ یہہ منزل من اللہ اور الہامی ہے اور جبتک عیسائی اپنا دعوی اسطرحپر ثابت نہ کرلین تب تک اونکا کوئی عذر قابل لحاظ نہین ہے +

دلیل سوم - جب حواریون اور مصنفین اناجیل کے چال و چلن کیطرف جنکو مسیحی صرف اپنے اسلاف سے سنکر یقین کئے بیٹھے مین خیال کیا جاتا ہے تو وہ ایسے نہین تھے کہ اونسے خطا و سہو کا واقع ہونا ممکن نہو بلکہ اونکے حالات سے جو انہین اناجیل مین مرقوم ہین صاف ثابت ہوتا ہے کہ وے ایماندار بھی نہین تھے اور حضرت مسیح عروج آسمان تک اونکی بے ایمانی و سخت دلی کے شکوہ گذار رہے - دیکھو متی ۱۷ - ۲۰ - اور ۱۶ - ۲۳ مرقس ۱۶ - ۱۴ - اور بےسمجھہ ایسے تھے کہ اکثر اوقات جناب مسیح کی بات کو بھی نہین سمجھہ سکتے تھے دیکھو متی باب ۱۵ - آیت ۶ سے ۱۲ تک مرقس باب ۷ - آیت ۱۴ سے ۱۸ تک لوکا باب ۹ - آیت ۴۴ - ۴۵ و باب ۱۸ - آیت ۳۱ سے ۳۴ تک یوحنا باب ۲ - آیت ۱۹ سے ۲۲ تک و باب ۱۱ - آیت ۱۱ سے ۱۳ تک - بعض عیسائی کہا کرتے ہین کہ حواری پہلے ضرور بے ایمان تھے مگر جب مسیح آسمان پر چڑھ گئے اور روح القدس اونکے پاس آیا تو وے ایماندار بلکہ صاحب الہام ہوگئے - لیکن یہہ عذر اونکا کئی دلیلون سے باطل و محض بے بنیاد

Marfat.com

بلکہ انجیل کے سراسر خلاف ہے۔ اوّل یہہ کہ اناجیل مین کسی جگہہ نہ صراحۃً نہ کنایۃً یہہ مذکور ہوا ہے کہ بعد عروج
مسیح کے حواری ایماندار ہو گئے اور اگلی جہالت اونکی جاتی رہی حالانکہ یہہ بات بھی نہین اناجیل مین مذکور ہونی
چاہئے تھی۔ دوّم جب دوبرو حضرت مسیح کے دے ایماندار نہوے تو اس صورت مین تعلیم سہ سالہ وصحبت جناب مسیح بالکل اکارت
ٹہری بلکہ وجود باجود آپکا مخل خیرات وحسنات ثابت ہوا حالانکہ یہہ عیسائیون کے نزدیک بھی مسلم نہین۔ سوم حواری
تو پہلے بھی ایکدفعہ روح القدس سے مستفیض ہو چکے تھے اور جو جو تاثیر اونکو دوسری روح القدس کے پیچھے حاصل
ہوئی تھی وہی پہلی دفعہ بھی مسیح نے اونکو عنائت کی تھی مثلاً دیوؤن کو نکالنا۔ بیمارونکو اچھا کرنا۔ کوڑہیونکو
تندرست کرنا۔ مُردونکو جلانا وغیرہ۔ دیکھو متی باب ۱۰۔ آیت ۱ سے ۲ تک۔ چہارم بعد مستفیض ہونے روح القدس
دوسری دفعہ کے بھی وہی نافرمانی خدا اور جناب مسیح کی اونسے ظہور مین آئی ہے چنانچہ کتاب اعمال کے باب ا مین
آیت ۴ سے ۱ تک جناب اعظم الحوارئین پطرس کا قول اسطرح پر مرقوم ہے۔ مین دعا مانگ رہا تھا اور حالت وجد مین آسمان
سے ایک چادر کی مثل چیز معجبہ تک آئی اوسمین زمین کے جانور جنگلی اور چارپائے اور ہوا کے پرندے دیکھے اوسوقت
مجھے آواز آئی کہ جسکو ہم حلال کہین تو حرام مت کہو غرضیکہ تین مرتبہ اسیطرح آواز آئی مگر مینے نہ مانا۔ انتہی ملخصاً
پھر نامہ گلیتان باب ۲ مین آیت ۱۱ سے ۱۴ تک جناب پولوس اسطرح فرماتے ہین۔ جب پطرس انطاکیہ مین آیا تو مینے
روبرو اوسسے مقابلہ کیا کیونکہ وہ ملامت کے لائق تھا اسلئے کہ وہ پیشتر اوسسے کہ کئی شخص یعقوب کیطرف سے آوے
قومونکے ساتھہ کھایا کرتا تھا پر جب وے آئے تو مختونون سے ڈر کر پیچھے ہٹا اور الگ ہو گیا اور باقی یہودیون نے بھی
اسیطرح دورنگی کی یہانتک کہ برنباس بھی دیکے اونکی ریا مین شریک ہوا جب مینے دیکھا کہ وے انجیل کی سچائی
پر سیدھی چال نہین چلتے تو مینے سبھون کے سامنے پطرس کو کہا انتہی۔ دیکھو اسجگہہ جناب پولوس مقدس بقیدہ
عیسائیان الہام سے جناب اعظم الحوارئین پطرس کو اور برنباس کو مکار اور ریاکار اور انجیل سے پھرے ہوے بیان
فرماتے ہین۔ جب اعظم الحوارئین کا یہہ حال ہے تو دوسرے حواریون کی تو کچھہ بات ہی نہین۔ پنجم۔ خود عیسائیون
کے پیشوا اور بڑے بڑے عالم وفاضل اسبات کے قائل ہین کہ حواریون نے بعد نزول روح القدس کے بھی غلطی
چنانچہ وارڈ صاحبنے اپنی کتاب اغلاطنامہ مین لکھا ہے کہ ڈاکٹر گوڈ اپنی کتاب مباحثہ
تہا لکھتے ہین کہ پطرس نے بعد نزول روح القدس کے ایمان مین غلطی کی ہے اور برنتس کہتا ہے کہ پطرس سردار حواریان
نے اور برنباہ نے بھی بعد نزول روح القدس کے مع کلیسیا یروشالم کے غلطی کہائی ہے انتہی۔ ایسی ہی اور بھی بہت
سے قول ہین مگر چونکہ پادری عماد الدین نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۱۲۰ مین مان لیا ہے کہ ضرور حواریون سے غلطی

ہوئی ہی بلکہ صفحہ ۱۲۹ مین لکہا ہی کہ روح القدس سی مستفیض ہونا اور صدور کرامات دلیل نبوت بلکہ ایمان کی نہین ہی- پس جب یہہ حال ہی تو ہم کونسی دلیل سی یقین کرین کہ جو کچہہ اونہون نی مسیح کا حال یا اونکی تعلیم کو قلمبند کیا ہی وہ سب صحیح اور الہام سی لکہا ہی بلکہ برخلاف اسکی انکی مصنفین نی بہت سی روایتین اور کئی ایک حوالی جناب مسیح اور اپنی طرف سی ان اناجیل مین ایسی لکہی ہین جو صریحا غلط ہین جس سی صاف پایا جاتا ہی کہ اونہون نے اونکو الہام سی نہین لکہا اور نہ مسیح ہی نی ایسا فرمایا ہوگا ورنہ اگر یہہ الہام سی لکھتے یا مسیح نی فرمایا ہوتا تو ہرگز غلط نہ نکلتا چنانچہ اسجگہہ بطور نمونہ چند مثالین ذیل مین درج کیجاتی ہین-

(۱)- انجیل متی باب ۲- آیت ۲۳ مین مسیح کی نسبت لکہا ہی کہ- وہ جو نبیون نی کہا تہا پورا ہوا کہ وہ ناصری کہلاویگا انتہی- یہہ حوالہ بالکل جہوٹا ہی عہد عتیق کی کسی کتاب مین مسیح کی حق مین یہہ کہین نہین لکہا کہ وہ ناصری کہلاویگا- اس انجیل کی مصنف نی محض اسلیے معتقد کرنی لوگون کی ایسا لکہدیا ہے +

(۲)- مسیح کا قول یہہ ذکر بجواب اس طعن کی کہ وہ مسیح کی شاگردون پر بسبب عدم حرمت یوم سبت کی جو اونسی ظاہر ہوا تہا کرتی تہی انجیل متی باب ۱۲- آیت ۵ مین اسطرح پر منقول ہی- کیا تمنی توریت مین نہین پڑہا کہ کاہن سبت کی دن ہیکل مین سبت کی حرمت نہین کرتی تو بہی بیگناہ ہین انتہی- توریت مین اس روایت کا نشان تک کہین نہین بلکہ اسکی عوض بہت سی جگہہ تعظیم یوم سبت کی تاکید اور ابدیت بنی اسرائیل کے حق مین خواہ کاہن ہون یا غیر کاہن لکہی ہی یہانتک کہ حرمت کا تارک واجب القتل ہے جیساکہ خروج کی باب ۳۱- آیت ۱۴-۱۵ اور گنتی کی باب ۱۵- آیت ۳۵ مین مصرح ہی

(۳)- انجیل متی باب ۱۶ مین حضرت مسیح کا قول اسطرح پر منقول ہی- ۲۷ کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کی جلال مین اپنے فرشتون کی ساتہہ آویگا تب ہر ایک کو اوسکی اعمال کے موافق بدلہ دیگا- ۲۸ مین تم سی کہتا ہون کہ اونمین سی جو یہان کہڑی ہین بعضے ہین کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت مین آتی دیکہہ لین موت کا مزہ نہ چکہینگے- پہر انجیل متی باب ۲۴- آیت ۳ سی ۳۴ تک اور انجیل مرقس باب ۱۳- آیت ۴ سی ۳۰ تک اور انجیل لوقا باب ۲۱- آیت ۷ سی ۳۲ تک مین لکہا ہی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ مسیح نی فرمایا کہ جب مین بادلونمین بڑی قوت اور جاہ وجلال سی ظاہر ہوکر آونگا اوس وقت آفتاب سیاہ ہوجاویگا اور چاند اپنی نور کو نہ دیگا اور ستاری گر پڑینگی اور قوت آسمان کی ٹوٹ جاویگی تبتک اس زمانہ اور پشت کی لوگ نہ گذرینگی انتہی- پہر انجیل متی باب ۲۶- آیت ۶۴ و ۶۵ مین لکہا ہی- کہ حضرت مسیح نی صلیب پر چڑہنی سی پہلے سردار کاہن کو فرمایا تہا کہ تم ابہی بادلون مین آسمان سی اوترتی دیکہو گی- انتہی یہہ تینون روایتین بالکل خلاف واقع برآمد ہوئی ہین کیونکہ اٹہارہ سوسال سی زیادہ عرصہ گذر گیا ہی کہ جناب مسیح حسب بیان آیات مندرجہ

بالا کی ابھی تک تشریف نہین لائے اور مخاطبین بلکہ اونکی ذریات مین سے کسی کی خاک تک بھی باقی نہین رہی پس
اگر جناب مسیح نے ایسا فرمایا ہوتا یا یہہ اناجیل الہام سے لکھی جاتین تو ہرگز ایسی غلطی فاحش نہین واقع
ہوتی - ہدایت المسلمین و اظہار عیسوی کے مصنفون نے ان آیات کو سچا ثابت کرنے اور اپنے اوپر سے مذمت
دفع کرنیکے لئے بہت کچھہ ہاتھہ پانو مارے ہین مگر کچھہ نہو سکا اور ہوتا بھی کیونکر اناجیل کے خود مفسرین اس مقام پر
حیران و لاچار ہین چنانچہ اسکاٹ صاحب اپنی تفسیر جلد ۱ کے صفحہ ۱۹ مین بعد اٹکلی تاویلات دور دراز
اور تباہی یروشلم پر ان آیات کو محمول کرنے کے لاچار ہو کر اسطرحپر لکھتے ہین کہ "تو بھی یہہ باتین پوری
قیامت کے دن پاوینگی" پس جب یہہ باتین قیامت کو پوری ہونگی تو ضرور یہہ آیتین غلط ٹھہرین کیونکہ یہان لکھا
ہے کہ جبتک یہہ باتین واقع نہو لینگی تب تک اس زمانہ کے لوگ نہ مرینگے حالانکہ اون لوگون کا نام و نشان
تک باقی نہین رہا ہے +

(۴) متی باب ۱۹ - آیت ۲۸ مین حضرت مسیح کا قول حواریون کے حق مین اسطرحپر منقول ہے - یسوع نے کہا کہ
مین تم سے سچ کہتا ہون کہ تم جو میرے پیچھے ہولئے جب نئی خلقت مین ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا تم بھی
بارہ تختون پر بیٹھکر اسرائیل کے بارہ گروہون کی عدالت کروگے - انتہی دیکھو یہہ خبر بھی صریحاً خلاف واقع برآمد ہوئی
ہے کیونکہ یہودا حواری جو انہین بارہ مین سے تہا جنکے لئے یہہ وعدہ ہے بوجہ گرفتار کرانے مسیح کے قطعاً جہنمی ہوگیا ہے +

(۵) متی باب ۱۹ - آیت ۲۹ - اور جسنے گہر یا بہائی یا بہن یا ماں باپ یا جورو یا بال بچون یا زمین کو میرے نام
پر چہوڑا سو گنا پاویگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا - مرقس باب ۱۰ - ۲۸ تب پطرس نے اوسے کہا دیکھہ ہم نے
سب کچھہ چہوڑا اور تیرے پیچھے ہولئے - ۲۹ یسوع نے جواب دیا کہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ ایسا کوئی نہین جسنے
گہر یا بہائیون یا بہنون یا باپ یا ماں یا جورو یا لڑکے بالون یا کھیتونکو میرے اور انجیل کے لئے چہوڑ دیا ہے ۳۰
جو بالفعل اس جہان مین سو گنا نہ پاوے - گہر اور بہائی اور بہن اور ما اور لڑکے اور کھیت تصدیعون کے ساتھہ
اور آنیوالے جہان مین ہمیشہ کی زندگی پاویگا - انتہی - یہہ آیات بالکل غلط ہین کیونکہ انکے بموجب لازم آتا ہے
کہ جس شخص نے مسیح کے لئے اپنے ماں باپ یا عورت یا بہائی بہن کو چہوڑا ہو اوسکو ضرور دنیا مین ہی سو ماں باپ
سو عورتین یا سو بہائی بہن ملین حالانکہ یہہ ناممکن ہے اور نہ کبہی ایسا ہوا ہے - اور اگر اسی کو دنیا کے
انعام ملا ہو تو اوسکا پتہ دین - علاوہ اسکے جو عیسائی قرآن کی بعض آیات وعدہ و وعید پر اعتراض کیا کرتے ہین اونکو
غور کرنا چاہئے کہ یہان مسیح اپنی پیروی کے لئے لوگونکو کیا دنیاوی طمع دیتے ہین +

Marfat.com

(۶)- متی باب ۲۷- ۵۰- اور یسوع نے پہر بڑے شور سے چلا کر جان دی ۵۱- اور دیکہو ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پہٹ گیا اور زمین کانپی اور پتہر تڑک گئے ۵۲- اور قبرین کہل گئین اور بہت لاشین پاک لوگون کی جو آرام مین تہے اٹہین ۵۳- اور اوسکے اٹہنے کے بعد قبرون سے نکلکر اور مقدس شہر مین جا کر بہتونکو نظر آئین دیکہو اگر یہہ باتین صحیح ہوتین تو اسقدر واقعات عظیمہ سوائے انجیل کے اور تواریخ مین بہی درج ہوتے کہ مسیح کے جان دینے کے وقت یہہ یہہ باتین ظہور مین آئین حالانکہ سوائے انجیل متی کے قبرون سے پاک لوگون کی لاشین نکلکر مقدس شہر مین آنے کے بیانات دیگر اناجیل مین بہی مفقود ہین دیگر تواریخ کا تو کیا ذکر ہے +

(۷)- انجیل مرقس باب ۱۶- آیت ۱۷ و ۱۸- اور وے جو ایمان لائینگے اونکے ساتہہ یہہ علامتین ہونگی کہ وے میرے نام سے دیوونکو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے سانپونکو اوٹہا لینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پئینگے تو اونہین کچہہ نقصان نہوگا وے بیمارون پر ہاتہہ رکہینگے تو چنگے ہوجاوینگے- پہر انجیل یوحنا باب ۱۴- آیت ۱۲- مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ جو مجہپر ایمان لاویگا یہہ کام جو مین کرتا ہون وہ بہی کریگا بلکہ اسسے بہی زیادہ اتہہ دیکہو یہہ آیتین بہی بالکل غلط ہین کیونکہ اگر مسیح نے ایسا فرمایا ہوتا تو ضرور مومنین مسیح کے ساتہہ علامات مذکورہ بالا ہوتین حالانکہ صرف مومنین تو بجائے خود بڑے بڑے پادری صاحبان جو باعث تقوی اور زہد کے بعینہ مسیح مجسم بنے ہوئے ہین اوصاف مذکورہ بالا سے بالکل عاری ہین- پس معلوم ہوا کہ ضرور یہہ آیتین بعد الہام کے لکہی گئی ہین یا یہہ کہ حسب فتوے وہ جناب مسیح کے کوئی سچا عیسائی نہین- بعض کہسچن کہا کرتے ہین کہ یہہ حواریون کی نسبت حضرت مسیح نے فرمایا تہا لیکن وہ یہہ نہین سمجہتے کہ یہہ بطور موجبہ کلیہ کے ہے یعنے ہر ایک شخص جو مسیح پر ایمان لاویگا اوسکے ساتہہ یہہ معجزات ہونگے- دوم حواری تو اس ارشاد سے پہلے ہی جناب مسیح پر ایمان لاچکے تہے بلکہ روح القدس بہی اونکے پاس تہا دیکہو متی ۱۰- ۲۰- پہر اونکے حق مین ایسا فرمانا کہ جو مجہپر ایمان لاویگا محض بے معنی اور بالکل خلاف محاورہ ہے +

135396

(۸)- مرقس باب ۸- آیت ۱۲ قول مسیح بخطاب طالبان معجزہ یون مرقوم ہے- اوسنے (مسیح نے) اپنے دل سے آہ کہینچکر کہا کہ اس زمانہ کے لوگ کیون نشان چاہتے ہین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ اس زمانہ کے لوگونکو کوئی نشان نہ دیا جائیگا انتہی- اور متی باب ۱۲- آیت ۳۹ کے اخیر مین اسطرح پر لکہا ہے- "پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہین دکہایا نہ جائیگا"- اگر یہہ آیات سچی اور الہامی ہین تو بموجب انکے چاہیے کہ سب معجزات مسیح کے جو تقریبا پندرہ سولہ اناجیل مین مرقوم ہین جہوٹی اور بناوٹی ہین کیونکہ آیات مذکورہ بالا مین مسیح نے صاف فرمایا ہے کہ

Marfat.com

من ماننے کی لوگونکو کوئی معجزہ نہ دکھاؤنگا- پس ضرور یا تو آیات مذکورہ بغیر الہام لکھی گئی ہین یا معجزات بنا دلی
ہین ورنہ معاذاللہ مسیح دروغگو ٹہرتے ہین +

(۹)- لوقا باب ۲۳ مین آیت ۲۹ سے ۴۳ تک مسیح اور اون دو بدکارون کی گفتگو جو اسکے ساتھہ پہانسی دیئے گئے
سطرح پر منقول ہے- اور ایک اون بدکارونمین سے جو صلیب پہ لٹکائے گئے تہے اوسے طعنہ دیکر کہتا تہا کہ اگر تو مسیح ہے
تو آپکو اور ہمکو بچا- دوسرے نے اوسے ملامت کرکے جواب دیا کیا تو بہی خدا سے نہین ڈرتا- اور اوسنے یسوع سے کہا اے
خداوند جب تو اپنی بادشاہت مین آوے مجہے یاد کیجیو- یسوع نے اوسے کہا مین تجہسے سچ کہتا ہون کہ آج تو میرے
ساتہہ بہشت مین ہوگا انتہی ملخصاً- مسیح کا یہہ وعدہ غلط ثابت ہوا کیونکہ مسیح تو مصلوب ہوکر تین دن رات
قبر مین رہے جسکی بابت ڈاکٹر فانڈر حل الاشکال کے صفحہ ۲۱ و ۲۲ مین لکہتا ہے کہ مسیح موت کے بعد جہنم مین گیا اور
وہان کی روحونکو تعلیم دی اسکے بعد آسمان پر اُٹہایا گیا اور خدا کے دہنے ہاتہہ جا بیٹہا دیکہو مرقس ۱۶- ۱۹-
پس جبکہ مسیح تین روز تک بہشت مین نگئے تو وہ بدکار اوسے روز مسیح مصلوب کے ساتہہ کسطرح بہشت مین داخل ہوا
ہوگا- اگر قول فانڈر صاحب صحیح سمجہا جاوے تو بجائے بہشت کے مسیح کے ہمراہ دوزخ مین البتہ اُسی روز داخل ہوسکتا ہے

(۱۰)- انجیل یوحنا کی اخیر آیت ۲۵ مین لکہا ہے- پر اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کئے اور اگر وہ جدا
جدا لکہے جاتے تو مین گمان کرتا ہون کہ کتابین جو لکہی جاتین دنیا مین نہ سما سکتین- دیکہو یہہ محض شاعرانہ مبالغہ
اور غیر الہامی آیت بلکہ صریح کذب ہے کیونکہ اگر فرض کیا جاوے کہ مسیح نے اپنی ۳۳ سال کی زندگی مین سو ہزار
عجائب کئے تاہم اونکی قلمبند شدہ حالات کی کتاب ایک مکان کی کوٹہڑی مین سما سکتی ہین کجا یہہ کہنا کہ تمام جہان مین
نہ سما سکین کیا اس سے بہی زیادہ کوئی جہوٹا مبالغہ ہوگا +

(۱۱)- اعمال باب ۷- ۱۵- اور یعقوب مصر مین گیا وہان وہ اور ہمارے باپ دادے مر گئے- ۱۶- اور وے اونکو سکم
مین لیگئے اور اوس مقبرہ مین جسکو ابرہام نے حمور سکم کے باپ سے روپئے دیکے مول لیا تہا گاڑا- انتہی- یہان لوقا
نے تین غلطیان کی ہین- ایک یہہ کہ سکم کی اوس زمین مین جو بنی حمور سکم کے باپ سے خریدی گئی تہی اوسمین
یعقوب کو گاڑا نہین گیا تہا بلکہ یوسف کو گاڑا تہا- دوم وہ زمین ابرہام نے نہین بلکہ یعقوب نے سو قسیطہ کو
مول لی تہی چنانچہ یہہ دونون باتین پیدایش ۳۳- ۱۹- اور یشوع ۲۴- ۳۲ سے ظاہر ہین- سوم یعقوب
مکفیلہ کے مغارہ مین جسے ابرہام نے گورستان کی ملکیت کے لئے عفرون حتی سے ممرے کے مقابل مول لیا تہا گاڑا تہا
جیسا کہ پیدائش ۵۰- ۱۳ مین ہے- اور ان غلطیونکو مفسرین اناجیل نے بہی تسلیم کر لیا ہے +

Marfat.com

دلیل چہارم - قطع نظر اسکے کہ اناجیل اربعہ مسیح کے حالات کم و بیش یا پس و پیش بیان کرنے مین آسمان و زمین کا فرق رکہتی ہین خود نفس معاملہ و مطلب مین جابجا انمین اختلاف فاحش واقع ہوا ہے حالانکہ ان اناجیل کے یکے بعد دیگرے تالیف ہونیکے سبب سے انجیل متی کے بعد ہر سہ اناجیل کے مؤلفین کو انجیل سابق کے دیکہنے اور بغیر الہام تطابق دینے کا بخوبی موقع حاصل تہا کجا یہہ کہ الہام سے انکے لکہے جانیکا دعوی کیا جائے چنانچہ بطور نمونہ چند اختلاف بیان کئے جاتے ہین -

(۱) - انجیل متی باب ۸ مین لکہا ہے - ۲۸ جب وہ اس پار گرگسینون کے ملک مین پہنچا دو شخص جنپر دیو چڑہے تہے قبرون سے نکلکر اوسے ملے - انتہی - اسی قصہ کو مرقس باب ۵ - آیت ۱ و ۲ - اور لوکا باب ۸ - آیت ۲۶ و ۲۷ مین اسطرح پر لکہا ہے - اور وے دریا کے پار گدرینون کے ملک مین پہنچے اور جیون وہ کشتی سے اترا وونہین ایک آدمی جسمین ایک ناپاک روح تہی قبرون سے نکلتے ہوئے اوسے ملا انتہی بعبارت مرقس دیکہو متی بیان کرتا ہے کہ دو آدمی مسیح کو ملے تہے اور مرقس و لوکا ایک آدمی کا ملنا بیان کرتے ہین اور لفظ گرگسینون اور گدرینون کا اختلاف جو علیحدہ علیحدہ دو شہر ہین اسکے علاوہ ہے

(۲) - متی باب ۱۸ - آیت ۱ - اوسوقت شاگردون نے یسوع پاس آکے اوس سے پوچہا کہ آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا کون ہے ۲ یسوع نے ایک چہوٹا لڑکا بلا کے اوسے اونکے بیچمین کہڑا کیا - انتہی - یہی قصہ مرقس باب ۹ - آیت ۳۳ - ۳۴ - اور لوکا باب ۹ - آیت ۴۶ و ۴۷ مین اسطرح پر لکہا ہے - پہر اونکے درمیان یہہ بحث اوٹہی کہ ہم مین سب سے بڑا کون ہے یسوع نے اونکے دلونکا خیال جانکر ایک لڑکے کو لیا اور اپنے پاس کہڑا کیا - انتہی بعبارت لوکا - دیکہو انجیل متی سے تو ظاہر ہے کہ مسیح کے شاگردون نے مسیح سے سوال کیا کہ ہم مین بڑا کون ہے اور دوسری انجیلون سے ثابت ہوتا ہے کہ اونہون نے مسیح سے خود نہین پوچہا تہا بلکہ مسیح نے اونکے دلونکا خیال دریافت کرکے اوسکا جواب دیا تہا +

(۳) - انجیل متی کے باب ۲۰ کی آیات ۲۱ و ۲۲ سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع کے پاس یعقوب اور یوحنا حواری کی مان نے آکر درخواست کی کہ میرے بیٹونکو یہہ مرتبہ بخش کہ تیری بادشاہت مین وے دونون تیرے داہنے اور بائین بیٹہین - اور انجیل مرقس کے باب ۱۰ - آیت ۳۵ سے ظاہر ہے کہ خود یعقوب اور یوحنا نے آکر مسیح کو کہا کہ ہمکو یہہ مرتبہ دے کہ بادشاہت مین تیرے داہنے اور بائین بیٹہین +

(۴) - انجیل متی مین باب ۲۷ کی آیت ۳۱ سے ۳۵ تک اور مرقس مین باب ۱۵ کی آیت ۲۰ سے ۲۴ تک اور لوکا مین باب ۲۳ کی آیت ۲۶ سے ۳۳ تک لکہا ہے کہ جب مسیح کو صلیب دینے کے واسطے لئے جاتے تہے تو شمعون نام قرینی کو جو شہر کے باہر سے آتا تہا بیگار پکڑکے صلیب اوسپر رکہدی کہ یسوع کے پیچہے پیچہے لیچلے اور جب وے اوس جگہہ پر جسکو

نام کہتے تھے پہنچے تو وہان اوسکو صلیب دی - لیکن انجیل یوحنا باب ۱۹ مین آیت ۱۶ سے ۱۸ تک یون لکھا ہے - اور وے یسوع کو پکڑکے لے گئے سو وہ اپنی صلیب اوٹہائے ہوئے اوس جگہہ کو جو کھوپری کا مقام کہلاتا ہے نکلا اور وہان اونہون نے اوسے اور اوسکے ساتھ دو اور کو صلیب پر کھینچا - انتہی دیکھو پہلے تینون اناجیل سے ظاہر ہے کہ تا مکان کھوپری شمعون صلیب کو لیگیا اور انجیل یوحنا سے ثابت ہے کہ اوس مقام تک خود جناب مسیح صلیب اوٹہا لے گئے تھے معلوم نہین دونون بیانون سے کونسا صحیح ہے +

(۵) - انجیل متی باب ۲۶ - آیت ۳۴ - اور لوقا باب ۲۲ - آیت ۳۴ - اور یوحنا باب ۱۳ - آیت ۳۸ مین لکھا ہے کہ یسوع نے پطرس سے کہا مین تجھہ سے سچ کہتا ہون کہ تو اسی رات کو مرغ کے بانگ دینے کے پہلے تین بار میرا انکار کریگا انتہی بعبارت متی - چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب پطرس مسیح کا تین دفعہ انکار کر چکا تو جھٹ مرغ نے بانگ دیدی جیسا کہ متی باب ۲۶ - آیت ۷۴ و ۷۵ - اور لوقا باب ۲۲ - آیت ۶۰ و ۶۱ مین مصرح ہے - لیکن انجیل مرقس کے باب ۱۴ - آیت ۳۰ مین لکھا ہے کہ یسوع نے اوسسے کہا مین تجھہ سے سچ کہتا ہون کہ آج ہی کی رات مرغ کے دو بار بانگ دینے کے آگے تو تین بار میرا انکار کریگا - انتہی چنانچہ اسکے بعد مرقس نے باب مذکور کی آیت ۶۶ سے ۷۲ تک مسیح کے قول کو اپنے بیان سے اسطرحپر تطبیق دی ہے کہ پطرس کی پہلی دفعہ انکار کرنے پر مرغ نے ایک بانگ دی پہر جب دو دفعہ اور انکار کر چکا تو مرغ نے دوسری بانگ دی - علاوہ اسکے متی ۲۶ - ۷۴ - اور مرقس ۱۴ - ۷۱ مین پطرس کے مسیح سے تیسری دفعہ کے انکار مین لکھا ہے کہ تب وہ سو (پطرس) لعنت بہیجکر اور قسم کہا کر کہا کہ مین اس شخص (مسیح) کو نہین جانتا - انتہی بعبارت متی - اور لوقا باب ۲۲ - آیت ۶۰ مین پطرس کے تیسری دفعہ کے انکار پر یہہ الفاظ لکھے ہین - پطرس نے کہا اے شخص مین نہین سمجہتا کہ تو کیا کہتا ہے - انتہی - دیکھو کہان قسم کہا کر اور لعنت بہیجکر انکار کرنا اور کہان یہہ کہنا کہ مین نہین سمجہتا کہ تو کیا کہتا ہے - نہین معلوم ان بیانات سے کس انجیل کا بیان صحیح ہے +

(۶) - انجیل متی باب ۲۸ - آیت ۱ مین بعد مدفون ہونے مسیح کے اسطرحپر لکھا ہے کہ جب ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹنے لگی تو مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئین - اور انجیل یوحنا باب ۲۰ - آیت ۱ مین لکھا ہے - ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی تڑکے ایسا کہ ہنوز اندھیرا تہا قبر پر آئی - لیکن انجیل مرقس باب ۱۶ - آیت ۲ مین اسطرحپر لکھا ہے کہ ہفتہ کے پہلے دن بہت سویرے سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئین - دیکھو کہان پو پہٹنے اور اندھیرے کے وقت قبر پر آنا اور کہان یہہ بیان کہ سورج نکلتے ہوئے قبر پر آئین +

(۷) - انجیل مرقس باب ۱۶ - آیت ۵ - اور انجیل متی باب ۲۸ مین آیت ۲ سے ۵ تک مریم مگدلینی وغیرہ کی نسبت لکھا ہے کہ

Marfat.com

قبر مین جاکر اونہون نی ایک جوان کو سفید پوشاک پہنی دہنی طرف بیٹہی ہوئی دیکہا۔ انتہی بعبارتہ مرقس لیکن لوکا باب ۲۴ کی آیت ۳ و ۴ مین اسطرح پر لکہا ہی۔ اور اندر جاکی یسوع کی لاش نہ پائی اور ایسا ہوا کہ جب وی اسبات سی حیران تہین دیکہو دو شخص چمکتی پوشاک پہنی اونکی پاس کہڑی تہی۔ اور انجیل یوحنا باب ۲۰۔ آیت ۱۱ و ۱۲ مین اسی قصہ کو اسطرح پر لکہا ہی۔ لیکن مریم باہر قبر پر روتی کہڑی رہی اور روتی ہوئی جبکہ قبر مین جہک کی نظر کی تو دو فرشتی سفید پوشاک مین ایک کو سرہانی اور دوسری کو پایتانی جہان یسوع کی لاش رکہی تہی بیٹہی دیکہی۔ دیکہو یہان ایک ہی قصہ مین تینون اناجیل کی بیانات مختلف ہین +

(۸)۔ انجیل متی باب ۲۸ مین آیت ۱ سی ۵ تک مریم مگدلینی اور دوسری مریم کا مسیح کی قبر پر آنا وغیرہ حال لکہا ہی اور مرقس باب ۱۶ مین آیت ۱ سی ۸ تک مریم مگدلینی اور یعقوب کی ماں مریم اور سلومی کا قبر پر آنا وغیرہ لکہا ہی اور یوحنا باب ۲۰ مین آیت ۱ سی ۱۰ تک صرف مریم مگدلینی کا قبر پر آنا وغیرہ حال لکہا ہی۔ دیکہو پہلی انجیل والا دو عورتون کا دوسرا تین عورتون کا تیسرا صرف ایک عورت کا قبر پر آنا لکہتا ہی۔ کیا خوب الہام ہوا بچون کا کہیل ٹہیرا +

(۹)۔ انجیل متی باب ۶۔ آیت ۱۳ مین لکہا ہی۔ اور ہمین آزمائش مین نہ ڈال بلکہ برائی سی بچا۔ پہر اسی انجیل کے باب ۲۶۔ آیت ۴۱ مین لکہا ہی۔ جاگو اور دعا مانگو تا کہ امتحان مین نہ پڑو۔ پہر لوکا باب ۲۲۔ آیت ۴۰ مین ہی۔ اونسی (مسیح) اونسی کہا دعا مانگو تا کہ آزمائش مین نہ پڑو۔ مگر برخلاف اسکی نامہ یعقوب باب ۱ آیت ۱۳ مین اسطرح پر لکہا ہی کہ جب کوئی امتحان مین پہنسی تو وہ نہ کہی کہ مین خدا کی طرف سی امتحان مین پہنسا کیونکہ خدا بدیون سی نہ آزمایا جاتا اور نہ کسی کو آزماتا۔ دیکہو متی کی بیان سی خدا آزمانیوالا ثابت ہوتا ہی اور یعقوب اسکی تردید کرتا ہی +

(۱۰)۔ نامہ اقرنتیان باب ۱۲۔ آیت ۳ مین ہی۔ پس مین تمہین جتاتا ہون کہ کوئی نہین جو خدا کی روح سی بولتا یسوع کو ملعون کہتا ہی۔ پہر خود وہی نامہ گلتیان باب ۳۔ آیت ۱۳ مین لکہتی ہین۔ مسیح نی ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت چہڑایا کہ وہ ہماری بدلی مین لعنت ہوا کیونکہ لکہا ہی جو کوئی کاٹہ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہوا۔ انتہی دیکہو آپ ہی فرمایا کہ کوئی صاحب الہام شخص مسیح کو ملعون نہین کہہ سکتا ہی۔ پہر آپ ہی باوجود ادعائی الہام کی مسیح کو معاذ اللہ بدلیل لعنتی و ملعون ثابت کیا +

(۱۱)۔ انجیل متی باب ۲۰ مین ہی۔ ۲۹ جب وی اریحا سی روانہ ہونی لگی بڑی بہیڑ اوسکی پیچہی ہولی۔ ۳۰۔ اور دیکہو دو اندہی جو راہ کی کنارے بیٹہی تہی جب سنا کہ یسوع چلا جاتا ہی پکارنی لگی کہ اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ لیکن انجیل لوکا باب ۱۸ مین آیت ۳۵ سی ۳۸ تک اور نیز مرقس باب ۱۰ آیت ۴۶ و ۴۷ مین اسطرح پر لکہا ہی کہ پہر ایسا ہوا کہ جب وہ اریحا کی

Marfat.com

نزدیک آیا ایک اندہا راہ پر بیٹہا بہیکہ مانگتا تہا اوسنے پکار کے کہا اے یسوع ابن داؤد مجہپر رحم کر انتہی بعبارتہٖ لوکا - دیکہو متی لکہتا ہے کہ دو اندہے راہ پر بیٹہے تہے - لوکا و مرقس لکہتے ہین کہ ایک اندہا بیٹہا تہا - و دوم متی و مرقس کے بیان مین ہے کہ جب مسیح اور اوسکے شاگرد اریحا سے روانہ ہوئے تو دو اندہے راہ پر بیٹہے ہوئے پائے اور لوکا لکہتا ہے کہ جب مسیح معہ شاگردان اریحا کے نزدیک آیا تو یہ ماجرا گذرا - اور وہ جو اظہار عیسوی مین پہلے اختلاف کے جواب مین بہ تقلید تفسیر اسکاٹ یہہ تاویل کی گئی ہے کہ دراصل دو ہی اندہے تہے مگر مرقس و لوکا نے اونمین سے صرف مشہور آدمی کا ذکر کردیا اور دوسرے گمنام کو چہوڑ دیا - لیکن اس سے حقیقی اختلاف رفع نہین ہوسکتا بلکہ وہ تحقیق تو جبہی ہوتی کہ تینون کا بیان تمام ہے کیونکہ رفع اختلاف تو جب ہوتا کہ جب ایسی تاویل مناسب کیجاتی کہ اوس سے متی کیطرح مرقس و لوکا کے بیان مین بہی دو اندہون کا وجود بخوبی ظاہر ہوتا - سو اسکو تطبیق نہین کہا کرتے بلکہ سبب اختلاف کہتے ہین - اکثر اختلافات کی تطبیق مین مفسرین اناجیل کی ایسی ہی تاویل دیکہی جاتی ہین کہ بجائے تطبیق کے اونسے صرف سبب اختلاف ثابت ہوتا ہے جسے خواہ نخواہ اونکی فہم و ذکا پر ہنسی آتی ہے +

کُتب قسم دوم

اول - کتاب اعمال یہہ کتاب بزعم عیسائیان لوکا کی تصنیف کی ہے جسمین حواریون کے اعمال بطور تاریخ مرقوم ہین
دوم - نامہ پولوس کا رومیونکو - سوم نامہ پولوس کا قرنتیونکو - چہارم نامہ دوم پولوس قرنتیونکو - پنجم نامہ پولوس گلیتیونکو - ششم نامہ پولوس افسیونکو - ہفتم نامہ پولوس فلپیونکو - ہشتم نامہ پولوس قلسیونکو - نہم نامہ اول پولوس تسلونیقیون کو - دہم نامہ دوم تسلونیقیون کو - یازدہم نامہ اول پولوس طماؤس کو - دوازدہم نامہ دوم پولوس طماؤس کو - سیزدہم نامہ پولوس طیطس کو - چہاردہم نامہ پولوس فلیمون کو - پانزدہم نامہ پولوس عبرانیونکو
واضح ہو کہ یہہ پولوس اول یہودی تہا عیسائی ہونے سے پہلے عیسائیونکو بہت تکلیفین دیا کرتا تہا چنانچہ کتاب اعمال حواریون مین بخوبی مصرح ہے بلکہ یہہ خود اپنے نامہ گلیتیون کے باب ۱ آیت ۱۳ و ۱۴ مین اسبات کا مقر ہے مسیح کے دو سال بعد تائب ہوکر عیسائی ہوا ہے اسنے مسیح کو آسمان پر چڑہنے سے پہلے نہین دیکہا مگر یہ کہتا ہے کہ عروج کے بعد اوسوقت کہ جب مین دمشق کیطرف جاتا تہا تو راستہ مین اور دوسری دفعہ یروشلم مین دیکہا ہے اور اپنے تئین مسیح کے رسولونمین قرار دیتا ہے چنانچہ جابجا اپنے نامونمین لکہتا ہے کہ مین تو کچہہ کم نہین سمجہتا ہون دیکہو نامہ دوم قرنتیان باب ۱۱ - آیت ۵ و باب ۱۲ - آیت ۱۱ - اہل عیسائی اسکو بہ لحاظ رسالت اور پیغمبرون مثل موسی وغیرہ کے سمجہتے ہین - لیکن ہمارے نزدیک اسکا قول ہرگز مستند نہین ہے کیونکہ عیسائیون

Marfat.com

اہل اسلام کی کتب سے ثابت ہوتا ہی کہ یہہ شخص بڑا مکار تہا - اسنے توریت کی نسبت بہت سخت و سست کہا ہی کہ جسکا بیان
موجب طوالت ہی اور کچہہ آیندہ بیان کیا جائیگا - آخر کو دوسری بار روم مین آکر لوگون کی ہاتہ سی مقتول ہوا -
شانزدہم[16] نامہ یعقوب حواری - ہفتدہم[17] نامہ اول پطرس حواری - ہژدہم[18] نامہ دوم پطرس - نوزدہم[19] نامہ اول یوحنا - بستم[20]
نامہ ۲ یوحنا - بست ویکم[21] نامہ ۳ یوحنا - بست و دوم[22] نامہ یہودا حواری - بست و سوم[23] مکاشفات یوحنا -

یہہ سب نامجات و کتب اناجیل کے ساتہہ شامل کیے گئے ہین اور اس ساری مجموعہ پر انجیل کا اطلاق کیا گیا ہی لیکن ان سب
نامجات وغیرہ کو ساری عیسائی نہین مانتے - چونکہ پادری عمادالدین نے ہدایت المسلمین کے صفحہ ۲۶ مین قسم دوم کی بعض
کتب کی تسلیم و عدم تسلیم کے اختلاف کو مان لیا ہی اسلئے سب عیسائیون کے اقوال کو یہان بیان کرنا کچہہ ضرور نہین صرف
اونکے ایک عذر خام کا جو اونہون نے اس اختلاف کے جواب مین لکہا ہی جواب الجواب لکہا جاتا ہی - پادری صاحب لکہتے ہین کہ
بیشک ان نامجات کی قبولیت اور عدم قبولیت مین اختلاف پڑا تہا اور لازم بہی یہی تہا کہ اختلاف پڑتا کیونکہ متفرق
نامجات متفرق ملکون مین بعض رسولون کیطرف سے بہیجے گئے پہر جسوقت تمام خطوط ہر ہر جگہہ سے جہان جہان بہیجے گئے
جمع کئے گئے تو ضرور ہوا اور مقتضائے ایمان بہی تہا کہ اونکی تسلیم مین اختلاف پڑتا اسکی مثال یون ہی کہ اگر کوئی شخص
ایک خط لاہور سے آگرہ کو بہیجدے اور ایک پشاور کو پہر دلی مین جاکر ایک خط لاہور کو بہیجدے پہر آگرہ مین جاکر ایک
خط دلی کو روانہ کردے اور ایک ملتان کو اب اون سب خطوط پر جہان جہان گئے ہین وہان کے لوگ عملدرآمد کرنے لگیہ
اور بعد مرجانے اوس خط لکہنے والے کے عرصہ دراز کو کوئی اوسکے سب خطوط کو ہر ہر ملک سے لاکر ایک کتاب مین جمع کرے تو اب بتلاؤ
کہ آگرہ والون کا خط لاہور والے بدون جہگڑے کے کیونکر مانینگے اور دلی والے پشاور والون کا خط بدون دلائل کب
تسلیم کرینگے" انتہی - مین کہتا ہون کہ یہہ عذر محض خام اور بالکل غیر واقع ہی کیونکہ اگر اوس شخص کے تمام خطوط کی
ایک ہی تعلیم ہو اور باہم مختلف نہو اور یہہ تعلیم اوس تعلیم سے جو آگے الہامی مانی گئی ہو کسیطرح نقیض و برخلاف بہی
نہو تو پہر اون خطوط کے عدم قبولیت کی کیا وجہ - بلکہ اصل حقیقت تو یہہ ہی کہ جب پولوس وغیرہ نے اپنے خطوط متفرق
ملکون مین بہیجے اور وہان کے لوگون نے اون خطوط کی تعلیم توریت و انجیل کے برخلاف پائی تو اونکا انکار کیا چنانچہ
یہہ بات اوسوقت کے عیسائیون کے اقوال سے جو ان نامجات کی قبولیت مین مختلف تہے بخوبی صحیح ہی جیسا کہ وارڈ
صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ کے صفحہ ۳۷ مین لکہتا ہی کہ پومرن جو شاگرد رشید لوتہر کا اور علمائے کبار فرقہ پروٹسٹنٹ
سے ہی لکہتا ہی کہ یعقوب اپنے نامہ کو واہیات مین تمام کرتا ہی اور کتابون کا حوالہ ایسا مخالف دیتا ہی کہ جسمین روح القدس[24]
نہین رہ سکتا اسلئے وہ نامہ الہامی کتابون مین نہ گنا جاوے - اور یوسیبیوس اپنی تاریخ کی ساتوین جلد کے باب[25]

مین لکہتا ہے کہ دیونیتس کہتا ہے کہ بعض نے ہم سے پہلے تمام کتاب مشاہدات کو علیحدہ کردیا اور اوسکے رد مین کوشش کی ہے کہ یہہ سب بیمعنی اور بیعقلی اور بڑا بہاری حجاب جہالت کا ہے - انتہی - لارڈنر اپنی تفسیر کی چہٹی جلد کے صفحہ ۳۸ مین قول اُرجن کا یون نقل کرتا ہے کہ فرقہ ابیونی کے دونون گروہ کے لوگون نے پولوس کے نامجات کو رد کیا تہا اور پولوس کو دانا اور نیک آدمی نہین جانتے تہے - پہر اُسی صفحہ مین قول یوسیبیوس کا نقل کرتا ہے کہ یہہ فرقہ پولوس کے نامجات کو رد کرتا تہا اور اوسکو توریت سے پہرا ہوا کہتا تہا - اور وارڈ صاحب اپنی کتاب اغلاطنامہ مین لکہتا ہے کہ زونیگلس عمر اور پروٹسٹنٹ کہتے ہین کہ نامجات پولوس مین سب کلام پاک نہین اور چند چیزون مین اوسنے غلطی کی ہے - انتہی - پس ان کہون علماء کے اقوال کے بموجب نامجات پولوس وغیرہ کی سب کلام نہ تو موافق توریت اور مطابق الہام اور نہ غلطی سے خالی ہے - اب مین ان نامجات کے اون مقامونکو جو توریت و انجیل سے برخلاف ہین بطور نمونہ کے بیان کرتا ہون تا کہ عوام کو بہی معلوم ہو جاوے کہ ان علماء نے کچہہ تحکم اور مکابرہ کی راہ سے ہی انکا نہین کیا بلکہ اونکا انکار محض بسبب برخلاف ہونے اس تعلیم کے اگلی تعلیم سے ہے -

(۱) - کتاب احبار کے باب ۱۱ - اور کتاب استثنا کے باب ۱۴ مین بہت سے جانورونکو جو خنزیر بہی اونمین داخل ہے حرام لکہا ہے اور اسیطرح باب ۲۰ - آیت ۲۵ کتاب احبار مین پاک اور ناپاک جانورونمین تمیز کرنیکی تاکید ہوئی ہے لیکن پولوس مقدس برخلاف اسکے نامہ رومیون کے باب ۱۴ - آیت ۱۴ مین لکہتے ہین کہ کوئی چیز آپ ناپاک نہین لیکن جو اوسکو ناپاک جانتا ہے اوسکے لئے ناپاک ہے - پہر نامہ طیطس کے باب ۱ - آیت ۱۵ مین لکہتے ہین کہ پاک لوگون کے واسطے سب کچہہ پاک ہے پر ناپاک اور بے ایمانون کے واسطے کچہہ پاک نہین - انتہی -

(۲) - کتاب پیدائش کے باب ۱۷ مین ابراہیم اور بنی اسرائیل کی نسبت خدا تعالی کا حکم اسطرح پر لکہا ہے - ۱۰ - اور عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان جسے تم یاد رکہو گے یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک مرد کا ختنہ کیا جاوے - ۱۱ - اور اپنے بدن کی کہلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میرے اور تیرے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹہہ دن کا ہو ختنہ کیا جاویگا کیا گہر کا پیدا کیا ہو پردیسی سے خریدا ہو جو تیری نسل کا نہین ۱۳ تیرے خانہزاد کو تیرے زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسم مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ - اور وہ شخص جسکا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے لوگونمین سے کٹ جاوے کہ اوسنے میرا عہد [illegible] اور توریت کی اور کتابونمین بہی اسکے ابدی ہونیکی تاکید لکہی ہے یہانتک کہ حضرت مسیح کا بہی آٹہوین دن ختنہ ہوا جیسا کہ انجیل لوقا کے باب ۲ - آیت ۲۱ مین مصرح ہے بلکہ پولوس کے زمانہ تک بہی اوسپر عمل جاری رہا کیونکہ خود پولوس نے تمتہی اوس کے

شاگرد کا ختنہ کرایا جو اعمال کے باب ۱۶ سی ظاہر ہی۔ لیکن اخیر کو جناب پولوس نامہ گلتیان کی باب ۵ مین لکھتی ہین۔ ۲۔ اگر تم ختنہ کراؤ تو مسیح سی تمہین کچھہ فائدہ نہوگا۔ ۴ تم جو شریعت کی روسی راستباز بننا چاہتی ہو تو مسیح سی جدا ہوئی+

(۳)۔ کتاب خروج کی باب ۲۔ آیت ۱۰۔ اور کتاب استثنا کی باب ۵۔ آیت ۱۵۔ اور قوانین کی باب ۲۳۔ آیت ۳ مین کسقدر روز شنبہ کی عزت کی تاکید ابدالآباد کی لئی لکھی ہی یہانتک کہ جو کوئی اوسدن کام کری واجب القتل ہی۔ اسیطرح کتاب خروج باب ۱۲۔ آیت ۱۴۔ اور کتاب قوانین کی باب ۲۳ مین حکم عیدون کا بنی اسرائیل کی لئی واجب الرعایت تہا۔ علی ہذا کتاب قوانین کی باب ۶ و ۱۰۔ اور کتاب گنتی کی باب ۱۸ مین حکم قربانیون کا ابدالآباد کی لئی بیان ہوا ہی لیکن پولوس ان سب کی نسبت سبکدوشی بیان کرکی نامہ قلسیون کی باب ۲۔ آیت ۱۴ مین فرماتی ہین۔ اور حکمون کا دستاویز جو ہمارا مخالف تہا ہماری بابت مٹا ڈالا اور اوسکو بیچمین سی اوٹہا کی صلیب پر کیلین جڑین انتہی اور حواریون نی بعد مشورہ اور اجتہاد کی الغا کیا اور شام کی رہنی والون کی طرف خط لکہا تہا اوسسی صاف ظاہر ہی کہ سوائی چند احکام معدودہ توریت کی ملت عیسوی مین بالکل فراغت ہی جیسا کہ اعمال باب ۱۵۔ آیت ۲۸ و ۲۹ مین مصرح ہی+

(۴) انجیل متی باب ۱۹ مین شرعی احکام کی نسبت حضرت مسیح کا ارشاد اسطرح پر منقول ہے۔ ۱۶۔ ایک نی آکی اوسسی کہا ای نیک استاد مین کون سا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷۔ اوسنی اوسسی کہا کہ تو کیون مجھی نیک کہتا نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا۔ پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہی تو حکمون پر عمل کر۔ پہر متی باب ۷ مین ہی۔ پس جو کوئی میری یہہ باتین سنتا اور اونہین عمل مین لاتا ہی مین اوسی اوس عقلمند آدمی کی مانند ٹہراتا ہون جسنی چٹان پر اپنا گہر بنایا ۲۶ پر جو کوئی میری یہہ باتین سنتا اور اونپر عمل نہین کرتا وہ اوس بیوقوف کی مانند ٹہریگا جسنی اپنا گہر ریت پر بنایا۔ پہر باب ۱۲۔ آیت ۳۷ مین ہی۔ کیونکہ تو اپنی باتون ہی سی راستباز گنا جائیگا اور اپنی باتون ہی سی گنہگار ٹہریگا۔ انتہی۔ اور اسی کی مطابق نامہ یعقوب باب ۲ مین ہی۔ ۱۴۔ ای میری بہائیو اگر کوئی کہی کہ مین ایماندار ہون اور عمل نکرتا ہو تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اوسی بچا سکتا ہی۔ ۲۴ پس تم دیکہتی ہو کہ آدمی اعمال سی راستباز ٹہرا جاتا ہی اور صرف ایمان سی نہین انتہی۔ دیکہو حضرت مسیح شریعت کی احکام پر عمل کرنیکی کسقدر تاکید کرتی ہین اور زندگی باعث زندگی یعنی نجات بتاتی ہین اور یہہ کہکر کہ نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا" کس صفائی و صراحت سی اپنی عبودیت کا اظہار کرتی اور اپنی الوہیت و تثلیث کا رد فرماتی ہین۔ مگر برعکس اسکی پولوس شریعت کی احکام کی تعمیل کو ایک بیفائدہ کام بلکہ اونپر عمل کرنیوالونکو لعنتی بتاکر صرف مسیح پر ایمان لانی کو باعث نجات و راستبازی ٹہراتی ہین چنانچہ نامہ رومیونکی باب ۳۔ آیت ۲۸ مین فرماتی ہین۔ کیونکہ ہمنی یہہ نتیجہ نکالا ہی کہ آدمی ایمان ہی سی بے اعمال شریعت کی راستبا-

Marfat.com

ر آتا ہی - پہر نامہ گلیتون باب ۲ - آیت ۱۶ مین ہی - آدمی نہ شریعت کی کامون سی بلکہ یسوع مسیح پر ایمان لانی سی
ستباز گنا جاتا ہی - پہر باب ۳ - آیت ۱۰ مین فرماتی ہین - کیونکہ وی سب جو شریعت ہی کی اعمال پر تکیہ کرتی ہین لعنت سی
بحت ہین کیونکہ لکہا ہی جو کوئی اون سب باتونکی کرنی پر کہ شریعت کی کتاب مین لکہی ہین قائم نہین رہتا لعنتی ہی
۵) - انجیل متی باب ۵ آیت ۱۷ مین حضرت مسیح کا ارشاد توریت وغیرہ کی نسبت اسطرح پر منقول ہی "یہ گمان مت کرو
مین توریت اور نبیونکی کتابونکو منسوخ کرنے آیا ہون مین منسوخ کرنی نہین آیا بلکہ پورا کرنیکو آیا ہون" - اور اسکی
وجہ وائل مین پولوس مقدس کا بہی توریت کی نسبت یہی خیال ہی جیسا کہ نامہ رومیون باب ۳ - آیت ۳۱ مین
رماتے ہین "پس کیا ہم شریعت کو ایمان سی باطل کرتی ہین ایسا نہووی بلکہ ہم تو شریعت کو قائم کرتی ہین" اسکی بعد
یہہ خیال مین تبدیلی ہوئی تو نامہ گلیتون کی باب ۳ - آیت ۲۴ مین اسطرح پر فرمایا - "پس شریعت مسیح تک پہنچانیکو
ہمارا استاد ٹہری تاکہ ہم ایمان سی راستباز گنی جاوین" - یعنی شریعت سے جو مراد توریت ہی وہ ہمین صرف ...
ہوا کہ اوسنی مسیح تک ہمین پہنچایا - مگر آخرکار اس فائدہ کو بہی نظرانداز کرکی نامہ عبرانیون کی باب ۷ مین اسطرح ارشاد
ہوا دیا - ۱۸ پس اگلا قانون (توریت) اسلئی کہ کمزور اور بیفائدہ تہا اوٹہہ گیا ۱۹ کیونکہ شریعت نی کچہہ کامل کیا
پہر اسی کی باب ۸ آیت ۷ مین فرمایا - کیونکہ اگر وہ پہلا عہد بےعیب ہوتا تو دوسری کی لئی جگہہ کی تلاش نہوتی انتہی
... صاحب اپنی تفسیر جلد ۱ کی صفحہ ۴۷ مین زیر آیت ۱۸ باب ۵ - انجیل متی لکہتی ہین کہ توریت کی احکام تین قسم کی ہین
... اخلاقی دوم رسمی سوم ملکی - سو ان مین سی اول قسم کی حکم تو کبہی بدل نہین سکتی مگر باقی دونون قسم کی احکام منسوخ
ہو سکتی ہین - پہر جلد ۲ کی صفحہ ۲۳ مین بدفعہ ۵ و ۶ لکہتی ہین کہ جسقدر دین عیسوی بڑہتا اور پہیلتا گیا اوسیقدر
آئین موسوی منسوخ ہوتی گئی اور اب وہ وقت قریب آگیا تہا کہ تعلیم موسوی آیندہ کو منسوخ کیجائی اور اوسکا لحاظ
نہ رکہا جائی - پہر لکہتی ہین کہ اکثر یہود جو دور دور سی یروشلم کو آتی تہی وہ پولوس مقدس کو دشمن موسوی کہا کرتی
تہی - پہر جلد ۳ کی صفحہ ۱۳۰ مین زیر آیت ۴ باب ۱۴ نامہ رومیان لکہتی ہین کہ پولوس کی کلام سی صاف ثابت ہوتا ہی
کہ آئین انتظام موسوی منسوخ ہو گیا اور ان احکام منسوخ شدہ مین احکام حلت و حرمت حیوانات بہی شامل ہین -
پہر جلد ۵ مین زیر آیت ۱۵ باب ۱ نامہ طیطس لکہا ہی کہ یہہ جو یہود بعض حیوانات کو پاک اور بعض کو ناپاک جانتی تہی
... مقدس فرماتی ہین کہ مسیحی دین سی یہہ قید جاتی رہی اور سب پاک و حلال شمار کئی گئی - پہر اسی جلد ...
... نامہ عبرانیان لکہتی ہین کہ آئین موسوی ہمیشہ کی لئی نہ دیا گیا تہا اور اوسمین بہت نقص تہی یعنے گناہ کی معافی نہ ...
... تہا حتی کہ جو لوگ اوسپر چلتی تہی اونکو بہی نجات نہین دلاتا تہا اور یہہ انسان کو دوزخ سی نہین بچا سکتا تہا اور ...

سامان نجات کے واسطے تیار نہ کر سکتا تہا اور یہہ ایک نمونہ کے طور پر تہا اور جب اصل آگیا تو اب نمونہ کی حاجت نہ
اسی لیے اسکے ایک عمدہ قانون دیا گیا - پہر اسی جلد کے صفحہ ۲۱۸ مین لکہتے ہین کہ آئین موسوی مین ذکر دنیا کی باتو
کا تہا اور ہمین آسمانی باتون کا - اور توریت مین صرف حال کی زندگی کے طریقے بیان ہوئے تہے اور عزت وحشمت دنیوی
کا ذکر تہا اور کوئی تسلی بخش چیز قیامت کے لیے نہ تہی حالانکہ نئے عہدنامہ مین روحانی ذکر اذکار ہین اسلیے یہہ قابل منسوخ
پہر اسی جلد کے صفحہ ۲۱۸ مین زیر آیت ۷ باب ۸ نامہ عبرانیان لکہتے ہین کہ خدا نے پہلے ہی سے پرانے عہدنامہ کو عیبدار اور نا
قابل نجات سمجہکر کچہہ مدت کے لیے یہہ دکہو دیا تہا اور چونکہ یہہ کامل اور بے عیب تہا اسلیے ایک بے عیب کامل عہدنامہ دیا
چنانچہ یہی عقیدہ ہے گروٹیس سٹوورٹ - روزنملر - آرسی من وغیرہ عالمون کا - پہر اسی صفحہ مین لکہتے ہین کہ شاید
پرانے عہدنامہ مین کچہہ نقص ہوگا جو خدا نے دوسرے کا وعدہ کیا اور وہ جوانب دیا جائیگا وہ پہلے سے مخالف ہوگا اور
اسکے اوسکے نقص چہپ جائینگے - انتہی - دیکہو مسیح تو توریت کی وہ عزت کرین اور پولوس اوسکو صرف منسوخ اور
متروک العمل ہی قرار نہ دین بلکہ کمزور و بیفایدہ اور عیبدار بتائین حالانکہ ہمین صرف توریت اور اوسکے احکام کی
ہی اہانت نہین ہے بلکہ خود خدا تعالی کی ہے جسنے صدہا سال تک اپنے بندگان کو بیفایدہ اور عیبدار احکام کی تعمیل مین مجبور
رکہا - طرفہ یہہ کہ پولوس مقدس نے تو صرف اسیقدر کہنے پر اکتفا کیا ہے مگر اونکے پیرو بقول مشہور بڑے میان تو بڑے
میان چہوٹے میان سبحان اللہ اسکے بہی زیادہ کلمات تعظیم نسبت توریت اور صاحب توریت کے فرماتے ہین چنانچہ
صاحب اپنی کتاب اغلاط نامہ مطبوعہ ۱۸۶۲ء کے صفحہ ۳۷ مین لکہتے ہین کہ جناب لوتہر صاحب (جو مصلح دین عیسوی او
پیشوائے فرقہ پروٹسٹنٹ ہین) اپنی ایک کتاب کی جلد ۳ کے صفحہ ۴۰ و ۴۱ مین لکہتے ہین کہ ہم نہ سنینگے اور دیکہینگے موسیٰ
کیونکہ وہ صرف یہودیون کے لیے تہا اور ہمکو اوسکے کچہہ علاقہ نہین - پہر اپنی ایکدوسری کتاب مین لکہتے ہین کہ ہم نہ
قبول کرینگے موسی کو اور نہ اوسکی توریت کو کیونکہ وہ تو دشمن عیسی ہے - پہر لکہتے ہین کہ موسی تو جلادونکا اوستا
ہے - پہر لکہتے ہین کہ دس حکمونکو عیسائیون سے کچہہ علاقہ نہین - پہر لکہتے ہین کہ ان دس حکمونکو خارج کرنا چاہیے کہ تمام
بدعت ابہی موقوف ہوجاویگی کیونکہ یہہ احکام چشمہ سب عنون کے ہین - انتہی - اور اسیطرح شاگرد رشید جناب لوتہر یعنی
وتقلید اپنے اوستاد کی کرکے یون فرماتے تہے کہ "یہہ دس احکام کلیسا مین نہ سکہائے جاوین" - دیکہو کتاب اغلاط نامہ صفحہ مذکو
تعجب ہے کہ جبان دس احکام کو (جنمین شرک نکرنا - ماباپ کی تعظیم کرنا - خون نکرنا - زنا نکرنا - ہمسایہ کو پیار کرنا - جہو
گواہی نہ دینا - بہی ہے) عیسائیون سے کچہہ تعلق نہوا اور یہہ احکام سرچشمہ بدعت ٹہرائے گئے تو عیاذاً باللہ ہمین صرف
توریت کو ہی باطل ورد نہ کیا گیا بلکہ خود مسیح کو جہٹلایا گیا جو احکام مذکورہ بالا کی پابندی کی تاکید فرماتے تہے جیساکہ

Marfat.com

متی کے باب ۵ - آیت ۱۸ و ۱۹ مین ہے - اور خیال کرنا چاہیے کہ جب ان احکام کی پابندی عیسائیون پر نہوئی تو شرک کرنا اور ماں باپ کی تعظیم نہ کرنا - ہمسایہ کو ستانا - چوری و زنا کرنا - جھوٹھ بولنا - خون کرنا معاذ اللہ جائز ٹھہرا - سو یہ مسیح کی تعلیم کو الٹ پلٹ دینا نہین تو اور کیا ہے ؎

(۶) - کتاب یسعیاہ باب ۶۴ - آیت ۴ مین ہے - کیونکہ قدیم سے انسان نے نہ سنا نہ کبھی کانون تک پہنچا نہ آنکھون نے تیرے سوا کوئی خدا دیکھا جو اپنے انتظار کھینچنے والے کے ساتھ ایسا کچھ کرے - انتہی - اور پولوس نے اس عبارت کو نامہ اول قرنتیون کے باب ۲ - آیت ۹ مین اس طرح پر نقل کیا ہے - بلکہ جیسا لکھا ہے کہ خدا نے اپنے پیار کرنے والون کے لیے وہ چیزین تیار کین جو نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین اور نہ آدمی کے دل مین آئین دیکھو یسعیاہ کا مطلب کیا ہے اور پولوس نے الہام سے اوسکو کیا سمجھ لیا ہے - سچ ہے صاحب الہام ہونے تو ایسے ہی ہون ؎

(۷) - کتاب خروج باب ۲۴ مین ہے - ۹ تب موسیٰ اور ہارون اور ناداب و ابیہو اور ستر اکابر اسرائیلی چڑھ گئے ۱۰ - اور اونہون نے اسرائیلیون کے خدا کو دیکھا اور اوسکے پانو کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی گچکاری اور اوسکی صفائی جرم آسمان کی مانند تھی ۱۱ - اور بنی اسرائیل کے امیرون پر اوسنے اپنا ہاتھ نہ رکھا اور انہون نے خدا کو دیکھا اور کھایا اور پیا - دیکھو اسجگہ سے صاف ظاہر ہے کہ موسیٰ وغیرہ اکابر بنی اسرائیل نے خدا تعالیٰ کو دیکھا بلکہ اوسکے ساتھ کھایا پیا بھی ہے - لیکن یوحنا اور پولوس اس سے بالکل انکاری ہین دیکھو نامہ اول یوحنا ۴ - ۱۲ - کسی نے خدا کو کبھی نہین دیکھا - اور نامہ اول تمطاؤس ۶ - ۱۶ - اور اوسے کسی انسان نے نہ دیکھا نہ دیکھ سکتا ہے ؎

پس ان دلیلون سے ثابت ہوا کہ پولوس وغیرہ کی تعلیم قطع نظر توریت کے خود حضرت مسیح کی تعلیم سے بالکل [illegible] اور برعکس ہے اوسلیے اکثر متقدمین محقق مسیحیون نے کئی صدیون تک بعض نامجات کو الہامی نہین مانا ؎

امر دوم - اناجیل غیر مروجہ کے بیان مین

اسمین کچھ شک نہین کہ جن ایام مین اناجیل مروجہ تالیف ہوئین اونہین دنون بلکہ اوس سے پیشتر بہت لوگون نے مسیح کے حالات کو انجیل کے نام سے قلمبند کر دینا شروع کر دیا تھا چنانچہ بشپ مارش اکہارن وغیرہ لکھتے ہین کہ مسیح کے حالات مین ابتداءً ایک تحریر تھی جسکی نقلین متبدلہ مولفین انجیل کے پاس تھین اور نقلون سے ان لوگون نے اناجیل ترتیب دین اور کچھ اپنی طرف سے اضافہ کیا چنانچہ فاضل نورٹن [illegible] کے دیباچہ مین لکھتا ہے کہ اکہارن نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ ابتداءً مسیح کے حالات مین ایک چھوٹا سا رسالہ تھا ممکن ہے کہ اوسی کو اصل انجیل کہا جاوے اور غالباً یہ رسالہ اون مریدون کے لیے بنایا گیا تھا جنہون نے مسیح کی

باتین اپنے کانون سے نہین سنی تہین اور نہ اوسکے حالات اپنی آنکہون سی دیکہے تہے - اور یہہ رسالہ بمنزلہ قالب کے تہا اور راویون مسیح کے حالات ترتیب وار نہین لکہے تہے (اب فاضل نورٹن لکہتا ہی) اکہارن کے قول کے بموجب یہہ رسالہ انجیل مروجہ کے بہت مخالف تہا اور یہہ رسالہ تمام اون انجیلون کا ماخذ تہا جو پہلی اور دوسری صدی مین رایج تہین اور انجیل متی اور لوقا اور مرقس کے لئے بہی ماخذ تہین الخ چمبرس نے اکہارن کے قول کو زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہی اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک تو اصلی تحریر تہی اور اسکی پہلی نقل سنٹ متی کے استعمال مین تہی اور دوسری نقل متغیرہ سنٹ لوقا کے استعمال مین تہی اور تیسری وہ نقل جو دونون نقول مذکورہ سے لی گئی تہی اور سنٹ مرقس کے استعمال مین تہی - اور چوتہی وہ نقل جو سنٹ متی اور لوقا دونون کے استعمال مین تہی - انتہی دیکہو چمبرس سائیکلو پیڈیا جلد ۵ مطبوعہ ۱۸۶۹ء لندن بیان گاسپل - اور تفسیر اسکاٹ مین انجیل لوقا کے باب اکے آیت ا تا ۴ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ رسولون اور اورون نے بہی جنہون نے مسیح کو اپنی آنکہہ سے دیکہا اور اوسکے باتون کو اپنے کانون سے اور اوسکی نصیحت سنی ہر جگہہ جا کر مسیح کی انجیل سنائی اور ایسا کرتے ہوئے اوسکی زندگی اور موت اور جی اوٹہنے کا سب حال اور اوسکی نصیحت کا بیان کیا سننے والون مین سے بہت ایمان لائے اور یہہ ارادہ کرکے کہ ان باتون کی یاد بنی رہے بہتون نے کچہہ کچہہ صحیفون مین لکہا بعضون نے کم بعضون نے زیادہ کتنون نے کچہہ صفائی سے اور کتنون نے بے ترتیبی اور بے لیاقتی سے - یہہ حال دیکہکر مین جو بہت دنون سے رسولون کا رفیق اور خاصکر پولوس کا ہمسفر ہوا تمام احوال کو خوب تحقیق کرکے اور اوسمین بہت محنت اوٹہا کر سب شروع سے آخر تک جو کچہہ چاہیے ترتیب کے ساتہہ تجہے لکہتا ہون تاکہ تو اونہین بخوبی سمجہے - انتہی - پس اسکے مطابق تہوڑے ہی عرصہ مین اونکی تعداد اناجیل مروجہ سے دو چند سہ چند تک پہونچ گئی تہی جنمین سے بعض اناجیل تو خود حواریون اور مصنفین اناجیل مروجہ ہی کیطرف منسوب اور انہی کی مصنفہ سمجہی جاتی ہین اور بعض مریدان حواریون کی - سو یہہ اناجیل و نامجات غیر مروجہ اگرچہ چوہتر کتابون کے قریب ہین جنکی فہرست اعجاز عیسوی مین صفحہ ۲۴۶ سے ۲۵۹ تک مندرج ہے مگر اونمین سے مندرجہ ذیل ایسے صحیفے ہین جو اناجیل کے نام سے مشہور اور حواریون اور مصنفین اناجیل مروجہ کیطرف منسوب ہین -

۱ متی کی انجیل طفولیت مسیح - ۲ یوحنا کی دوسری انجیل - ۳ یعقوب کی انجیل - ۴ پطرس کی انجیل - ۵ برنباس کی انجیل - ۶ اندریا کی انجیل - ۷ مرقس والی مصریون کی انجیل - ۸ عبرانیون کی انجیل - ۹ فیلپ کی انجیل - ۱۰ برتولما کی انجیل - ۱۱ توما کی انجیل - ۱۲ متیاس کی انجیل - ۱۳ پولوس کی انجیل - ۱۴ نیقودیما کی انجیل - ۱۵ بارہ رسولون کی انجیل - ۱۶ انجیل ولادت مریم - علاوہ انکے موشیم مورخ اپنی تاریخ کی جلد اول مین ذیل بیان حال فرقہ ناصریون اور ابیونی کے لکہتا ہی کہ ان دونون فرقون کے

پاس ایک اور انجیل تہی جو ہماری انجیل سے مختلف ہے اور اوس انجیل کے حق مین ہماری [illegible]
بہرحال یہہ اناجیل پہلی صدیون مین عیسائیون کے درمیان اکثر مروج رہین مگر جب [illegible]
ہوئین تو رفتہ رفتہ اونکا رواج کم ہوکر بعض کو تو غیر الہامی اور بعض کو جعلی قرار دیکر [illegible]
اور بڑی وجہ اونکے غیر الہامی متروک کی یہہ بیان کیجاتی ہے کہ بعض مین حالات مسیح کے [illegible]
مگر غیر مکمل ہے جیسا کہ تفسیر اسکاٹ کی تصریح سے جو ابہی پیچہے گذری مترشح ہے لیکن [illegible]
تو جب اونکی درستی تجربہ کو تسلیم کر لیا گیا تو پہر بلا وجہ صرف عدم تکمیل کا عذر اونکے [illegible]
دے سکتا۔ دوم اگر یہ بات ہی لیا جاوے تو اس سے لازم آتا ہے کہ چارون اناجیل مروجہ بہی غیر معتبر قرار [illegible]
وہ بہی بہ نسبت ایکدوسرے کے ناقص اور ادہوری ہین اور بغیر چارون کے اکہٹا کئے مسیح کی [illegible]
پوری اور کامل طور پر معلوم نہین ہوسکتی۔ چنانچہ متی اپنی انجیل کے باب اول مین یوسف [illegible]
پائے جانے سے طلاق دینے کا ارادہ کرنا۔ اور پہر خواب مین فرشتہ کے سمجہانے سے [illegible]
اوس سے نزدیکی نہ کرنا۔ اور باب ۲ مین چند مجوسون کا پورب سے آنا اور ستارہ کا [illegible]
کے ساتہ ساتہ چلنا۔ اور مجوسیون کا مسیح کو سجدہ کرنا۔ اور یوسف کا معہ حضرت مریم و مسیح ہیرود بادشاہ [illegible]
مصر کو جانا۔ اور ہیرود بادشاہ کا غصہ ہوکر بیت لحم اور اوسکی نواح کے لڑکونکو جو دو برس [illegible]
کرنا۔ اور ہیرود بادشاہ کے مرنے کی خبر پاکر یوسف کا معہ مریم و مسیح ملک اسرائیل مین واپس آنا۔ مگر جب [illegible]
اپنے باپ ہیرود کی جگہہ حکمران ہوا ہے تو خوف سے جلیل کیطرف مراجعت کرنا اور شہر ناصرہ مین مقیم ہونا۔ اور [illegible]
یوحنا کا مسیح کو اپنے سے بزرگ سمجہکر بپتسمہ لینے سے منع کرنا۔ اور باب ۵ و ۶ مین مسیح کا پہاڑ پر بیٹہکر لوگونکو [illegible]
فرمانا۔ اور باب ۱۳ مین مسیح کا آسمان کی بادشاہت کو اچہے بیج بونے اور اوس سوداگر کی مانند جو قیمتی موتیونکی
تلاش مین ہے اور مچہلیون کے جال کی مانند تمثیلات مین بیان کرنا۔ اور باب ۲۰ مین مسیح کا آسمانی بادشاہت کو
اوس صاحبخانہ کی تمثیل مین بیان کرنا جو تڑکے باہر نکلکر اپنے انگورستان مین مزدور لگادے۔ اور باب ۲۷ [illegible]
اسکریوطی کا اپنے فعل سے پشیمان ہوکر جو تیس روپیہ مسیح کے پکڑانے کے معاوضہ مین لئے تہے [illegible]
اور سردار کاہنون کا اون روپیون سے کمہار کا کہیت پردیسیون کے دفن کرنے کیلئے خرید کرنا۔ اور پیلاطوس کا [illegible]
کے روبرو (جنہون نے مسیح کے صلیب دینے کی اوس سے درخواست کی تہی) ہاتہ دہونا اور یہہ کہنا کہ مین اس راستباز آدمی
کے خون سے بیزار ہون" لکہا ہے اور دوسری تینون انجیلونمین ان قصون مذکورہ کا نام و نشان تک درج نہین ہے

اسطرح لوقا اپنی انجیل کے باب ۱ مین قصہ ذکریا کا اور کیفیت ولادت حضرت یوحنا اور آنا فرشتہ کا حضرت مریم کے پاس اور حاملہ ہونیکی خوشخبری دینا اور گفتگو اوس معصومہ کی اوس فرشتہ کے ساتھ اور پھر حاملہ ہونا اوسکا اور بعد حمل کے حضرت ذکریا کی عورت کے پاس اوسکا تشریف لیجانا اور تقریباً تین ماہ وہان رہنا اور پھر اپنے گھر مین واپس آنا - اور باب ۲ مین یوسف کا معہ مریم بیت لحم کیطرف واسطے اسم نویسی کے جو بحکم قیصر تمام شہرونمین ہوئی تھی جانا اور ولادت مسیح کا وقوع مین آنا اور ولادت مسیح کی خوشخبری بذریعہ فرشتہ کے اون گڈریونکو ملنی جو اوس ملک مین اپنے گلہ کی نگہبانی کرتے تھے اور اسوقت دیگر ملائک کا نازل ہونا - اور آٹھوین روز مسیح کا ختنہ کرنا اور بعد انقضائے ایام نفاس کے اونکو یروشلم مین حسب شریعت موسوی واسطے قربانی گذارنے کے لیجانا اور شمعون کا روح القدس کے الہام سے واسطے دیکھنے مسیح کے آنا اور اسطرح ایک نبیہ عورت کا حاضر ہونا جو چوراسی سال سے بیت المقدس کے اندر عبادت الہی مین مشغول تھی اور حاضرین سے مسیح کے بارہ مین گفتگو کرنا - اور بارہ برس کی عمر مین مسیح کا بعد اتمام ایام عید کے مراجعت وطن کے وقت بلا اطلاع والدین کے اوروشلیم مین ٹہر جانا اور ایک منزل آکر اونکے والدین کا اونکو جستجو کرنا اور اسی جہت سے اوروشلیم مین پھر آکر مسیح کو ہیکل مین معلمون کے پاس پانا - اور باب ۴ مین مسیح کا شنبہ کے روز مسجد مین کتاب یسعیا کو کھولنا اور وہ مقام پانا جہان یہہ لکھا تھا کہ خداوند کی روح مجھپر ہے اوسنے اسلئے مجھے مسیح کیا کہ غریبونکو خوشخبری دون مجکو بھیجا کہ ٹوٹے دلونکو درست کرون - قیدیونکو چھوٹنے اور اندھونکو دیکھنے کی خبر سناؤن اور جو بیڑیون سے گھائل ہین اونہین چھڑاؤن اور خداوند کے سال مقبول کی منادی کرون - انتہی - اور پھر کتاب مذکور بند کرکے اور خادم کو واپس دیکر جماعت کو فرمانا کہ آج اس نوشتہ نے تکمیل پائی - اور باب ۷ مین مسیح کا ایک مردہ شخص کو جو ایک بیوہ عورت کا اکلوتا بیٹا تھا زندہ کرنا اور ایک فاسقہ عورت نے فریسی کے گھر مین مسیح کے پاؤنپر عطر ملا اور پیار کیا تھا مسیح کا اوسکے تمام گناہ کو بخشدینا - اور باب ۱۰ مین مسیح کا ستر آدمیونکو مقرر کرکے واسطے تعلیم خلائق کے شہرونکو روانہ کرنا - اور باب ۱۳ مین مسیح کو چند آدمیون کا اسبات کی خبر دینا کہ پیلاطوس نے جلیل کے چند آدمیون کا خون اونکی قربانیون کے ساتھ ملایا ہے اور مسیح کا اس خبر کو سنکر لوگونکو نصیحت کرنا - اور باب ۱۴ مین مسیح کا واسطے کھانا کھانے کے ایک فریسی کے گھر سبت کے دن تشریف لیجانا اور وہان ایک مستسقی کو شفا بخشنا اور صاحب خانہ کو نصائح فرمانا - اور باب ۱۵ مین ایک شخص کے دو بیٹون کی تمثیل اور باب ۱۶ مین ایک دولتمند اور اوسکے خانساماں کی تمثیل - اور ایک دولتمند جو لال ودھین کپڑے پہنتا تھا اور لعاذر نام ایک غریب آدمی کی تمثیل اور باب ۱۸ مین تمثیل قاضی اور تمثیل دو آدمیون کی جنمین سے ایک فریسی اور دوسرا خراج گیر تھا مسیح نے بیان کرنا - اور باب ۱۹ کے شروع مین ایک محصول لینے والے کا قصہ جو مسیح کے ساتھ واقع ہوا - اور باب ۲۱ مین

Marfat.com

پیلاطوس کا بعد گرفتاری کے مسیح کو اپنے حکم سے ہیرودیس کے پاس بہیجنا اور اوسکا بعد تمسخر و استہزا کے اوسکو پہر پیلاطوس کے پاس بہیج دینا" لکہتا ہے اور ان امور سے باقی تینون انجیلین ساکت ہین -

علی ہذا یوحنا اپنی انجیل کے باب اول مین علمائے یہود کا یوحنا سے سوال کرنا کہ تو کون ہے اور اوسکا جواب دینا اور دیگر گفتگو جو درمیان مین واقع ہوئی - اور خبر دینا پطرس کا مسیح کے حال سے نتہنائیل کو اور اوسکا ایلی قصہ کا ذکر کرنا - پہر مسیح پر ایمان لانا - اور باب ۲ مین مسیح کا پانی کو شراب بنانے کا معجزہ جو پہلا معجزہ ہے اور اسطرح کی یہود سے گفتگو کرنا کہ اس ہیکل کو گرادو تو مین اوسکو تین روز مین کہڑا کر دونگا اور وہ جواب جو منکرون نے دیا - اور باب ۳ مین مسیح کے پاس نقودیما کا آنا اور جو گفتگو دونون کے درمیان واقع ہوئی - اور باب ۴ مین قصہ عورت سامری کا جو متصل کنوئین شہر سوکار کے مسیح سے ہمکلام ہوئی تہی اور اوسکی خبر سے شہر کے لوگون کا مسیح کی خدمت مین حاضر ہونا اور اونمین سے بہتون کا ایمان لانا - اور ایک ملازم بادشاہ کے لڑکے کو شفا بخشنے کا قصہ اور اوسکا معجزہ دیکہ کے مسیح پر ایمان لانا - اور باب ۵ مین ایک مریض کو شفا بخشنے کا قصہ جو ۳۸ سال سے بیمار تہا اور جو گفتگو مریض اور یہود اور مسیح کے درمیان واقع ہوئی - اور باب ۶ مین مسیح کا ایک بڑے گروہ کے ساتہ اسطرح گفتگو کرنا کہ جسم میرا اگر کہا نے اور خون میرا قابل پینے کے ہے اور اسپر اوس گروہ کی قیل و قال کرنا - اور باب ۸ مین قصہ ایک زانیہ عورت کا جو زنا کی حالت مین پکڑی گئی تہی اور یہود ہیکل مین اوسے مسیح کے پاس لائے تہے - اور تمام معجزات و حالات مندرجہ باب ۹ و ۱۰ و ۱۱ - اور باب ۱۳ مین مسیح کا رومال لیکر اپنی کمر باندہنے اور اپنے مریدون کے پانو دہونے کا قصہ اور باب ۱۴ و ۱۶ مین قصہ بشارت فارقلیط بشرح تمام لکہا ہے اور تینون انجیلیون مین سے کوئی ان قصون کے لکہنے مین مشغول نہین ہوا -

خصوصاً انجیل مرقس تو بہت ہی مختصر و مجمل ہے بلکہ اسکی بے ترتیبی کے تو خود متقدمین مسیحی شہادت دیتے ہین جیسا کہ اظہار عیسوی کے صفحہ ۳۰۳ مین لکہا ہے کہ پے پیس کہتا ہے کہ مرقس نے جو پطرس کا مترجم تہا جو کچھ اوسے یاد تہا ٹہیک ٹہیک لکہا مگر جسطرح کہ خداوند مسیح نے کہا اور کیا ترتیب وار بلحاظ زمانہ کے نہین لکہا کیونکہ اوسنے مسیح سے سنا اور نہ اوسکی پیروی کی تہی لیکن پطرس کا ساتہی تہا - انتہی - جسسے اسکو کوئی استحقاق الہامی کتاب ہونیکا حاصل نہین ہے - علاوہ اسکے انجیل لوکا کی تصنیف کا منشا جو ریلیجس ٹرکٹ سوسائٹی [illegible] نے اپنی تفسیر مطبوعہ لنڈن کے دیباچہ انجیل لوکا مین اسطرح پر بیان کیا ہے کہ اس انجیل کی تصنیف کا منشا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ بجائے اون ناقص اور غیر مصدقہ بیانات کے جو لوگون مین مشہور ہو رہے تہے لوکا صحیح اور الہامی حالات مسیح کی تعلیم و معجزات اور زندگی کی نسبت بیان کرے - انتہی - اسسے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انجیل متی اور مرقس نے انجیل لوکا کے

پہلے تصنیف ہو چکی تہین مسیح کے سچے حالات لوگونکو پہونچانے کے لیے مکتفی نہ تہین جسکی تلافی و تدارک کے لیے لوقا
کو یہہ ضرورت داعی ہوئی - پس ثابت ہوا کہ انجیل متی و مرقس کے غیر مکمل ہونیکا اور کیا اقرار چاہیے - اگر یہہ کہو کہ
گو مسیح کا حال اناجیل اربعہ مین سے کسی مین پورا درج نہین ہوا مگر ہر ایک مین بقدر ضرورت و ہدایت ضرور درج
ہوا ہے تو یہہ عذر بھی بالکل کمزور و ہیچ ہے کیونکہ منجملہ ضروری تعلیم و ہدایت دینی کے ایک اصول مسیح کی الوہیت
ہے جسکی تصریح تینون اناجیل مین حسب بیان مفسرین انجیل یوحنا کے بالکل مفقود ہے اور صرف یوحنا ہی اسکا متکفل
ہوا ہے چنانچہ تفسیر اسکاٹ کے دیباچہ انجیل یوحنا مین لکھا ہے کہ چونکہ یہہ صحیفہ متی و مرقس و لوقا کے صحیفون کے بعد
لکھا گیا اسمین بہت سی باتین ہین جنہین اونہون نے نہین لکھا چنانچہ یوحنا مسیح کی الوہیت اور اوسکی خدمتونکی
شروع اور اوسکی نصیحتون اور یہودیون سے مباحثون اور شاگردون کے ساتہہ گفتگو خاصکر وہی جو عشاء ربانی
کے مقرر کرنے کے وقت ہوئی ان سبہون کا زیادہ بیان کرتا ہے انتہی - پہر تہوڑی دور آگے جاکر لکھتا ہے کہ اور انجیل لکہنے والے
مسیح کی تمثیلون اور معجزون اور فقیہون و فریسیون کے ساتہہ مباحثون کا بیان کرتے ہین مگر یوحنا اوسکی گفتگو
اور اوسی کی بابت زیادہ بیان کرتا ہے - اگر کوئی مسیح خدا کے بیٹے کا حقیقی حال اور خدا کی ذات و صفات اور اوسکے وصل
پہونچنے کی راہ اور عیسائی دینداری اور تسلی کی حقیقت دریافت کیا چاہے اور سب سے پاکترین نصیحتونپر غور کرنیکا
ارادہ رکہے تو اسی کتاب کو دعا کے ساتہہ پڑہنا اور اوسکے مضمون پر دل لگانا چاہیے انتہی - اور مختصر تفسیر ریلیجس ٹریکٹ
سوسائٹی منعقدہ سنہ ۱۸۹۹ء کے دیباچہ انجیل یوحنا مین اسطرح پر لکھا ہے کہ اس انجیل کا منشا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی
اصلی حقیقت و کام اور چلن کی نسبت صحیح مسیحی رائے دنیا کے واسطے مہیا کرے - لہذا یوحنا کو ہدایت ہوئی کہ وہ اپنے
بیان کے لیے مسیح کی زندگی کے اون حالات کو منتخب کرے جو نہایت صفائی سے مسیح کی الوہیت کو ظاہر کرتے ہین اور مسیح
کے کلام کے اون حصونکو بیان کرے کہ جنمین مسیح نے اپنی موت کی اصلیت کہ وہ دنیا کے لیے کفارہ ہوئی اور اپنی حقیقت کی
نسبت صفائی سے بیان کیا - یوحنا کا اون واقعات و حالات کو چہوڑ دینا جو دیگر اناجیل مین لکہے ہین یا اونکو مختصر
طور پر بیان کرنا اسپر دال ہے کہ وہ بیانات درست ہین اور اون حالات کے لیے جو دیگر اناجیل مین لکہنے سے رہ گئے تہے اور
نہایت ہی ضروری تہے لکہنے کو جگہہ نکل آئی - انتہی - بلکہ یوحنا اپنی انجیل کو مسیح کی الوہیت کے ہی اشارون سے شروع کرتا
ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ اوسکی اصل و اہم غرض اپنی انجیل کی تصنیف سے صرف مسیح کی الوہیت کا اصول قائم کرنیکی
ہے - پس اسکے مطابق پہلی تینون اناجیل بوجہ عدم بیان ضروری تعلیم کے ناقص اور قابل ترک کرنے کے ہین
دوسری وجہ اونکے متروک العمل اور غیر الہامی و جعلی ٹہرائے جانے کی یہہ بیان کیجاتی ہے کہ وہ اپنے بیانات مین اناجیل

Marfat.com

بیانات سے مطابق نہین ہین۔ لیکن اول تو اس وجہ کے پیش کرنے سے عیسائیون پر لازم ہے کہ وہ اناجیل مروجہ کا الہامی ہونا ایسے دلائل قطعیہ سے ثابت کر دکھائین کہ ان مین کسی شک وشبہہ کی گنجائش نہ رہے مگر چونکہ وہ ان دلائل و وجوہات سے جو اس کتاب کے امر اول مین مفصل بیان کئے گئے ہین اناجیل مروجہ کا الہامی ہونا ثابت نہین کر سکتے تو اونکے اس عذر خام پر کچھ التفات نہین کیجا سکتی۔ دوم۔ چونکہ بعض اناجیل مروجہ بقول عیسائیان اپنے بیانات مین قرآن سے مطابقت اور اناجیل مروجہ سے مخالفت رکھتی ہین جیسا کہ انسائکلو پیڈیا جلد ۱ کے صفحہ ۴۹۱ مین لکھا ہے کہ برناباس کی انجیل مین مسیح کے حالات دوسری انجیلون کے برخلاف بیان ہوئے اور اوسکے اکثر مضامین قرآن سے ملتے ہین۔ انتہی۔ اور سیل صاحب ترجمہ قرآن کے مقدمہ مین باب ۴ کے صفحہ ۴۵ مین لکھتے ہین کہ برنباس کی انجیل مین مسیح کا حال الہامی انجیلون کے برخلاف لکھا ہے اور بعض بعض مقام پر قرآن کے مضامین سے مطابقت رکھتی ہے انتہی اور میور صاحب اپنی تاریخ کلیسیا کے ضمیمہ مین لکھتے ہین کہ اونمین اکثر جہوٹے افسانے قرآن کے مطابق مندرج ہین انتہی۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہین کہ اصل مین الہامی اناجیل وہی ہین جو قرآن کے مطابق ہین اور تمہارا اونکو غیر الہامی قرار دینا محض اسی لئے ہے کہ وہ تمہارے اصول موضوعہ کے برخلاف ہین جو ایک مدت کے بعد یوحنا خصوصاً پولوس کی تعلیم سے استنباط کئے گئے ہین جنہون نے مسیح کی اصلی تعلیم کو بگاڑ کر کچھ کا کچھ بنا دیا ہے چنانچہ قرآن شریف کی تفسیر معالم التنزیل مین جو اخیر پانچوین صدی ہجری کی تصنیف ہے زیر آیت وقالت النصاری المسیح ابن اللہ لکھا ہے کہ عروج مسیح کے لشمہ عیسوی تک عیسائی لوگ ٹہیک اسلام کے طریقہ پر رہے۔ قبلہ کیطرف نمازین پڑہتے اور ماہ رمضان کے روزے رکہتے تہے۔ یہانتک کہ اونمین اور یہود مین لڑائیان ہوئین اور یہود مین ایک بہادر شخص پولوس نام تہا جسنے حضرت عیسیٰؑ کے اصحاب کو قتل کرنا شروع کیا پہر یہود کو کہا کہ اگر عیسیٰؑ حق پر تہے تو ہمنے کفر کیا اور ہم دوزخی ٹہرے اسصورتمین اگر عیسائی جنت مین داخل ہوئے اور ہم دوزخ مین تو ہم خسارہ مین رہے۔ آؤ مین ایک ایسا حیلہ کرتا ہون کہ اونکو گمراہ کرکے دوزخ کا سزاوار کرون پس وہ یہہ ارادہ کرکے اور اپنے گہوڑے عقاب نام کے جسپر وہ سوار ہوکر لڑائی کو جایا کرتا تہا پانو کاٹ کر اور پشیمانی سے اپنے سر پر خاک ڈالکر عیسائیون کے پاس چلا گیا کہا کہ مجکو آسمان سے آواز آئی ہے کہ جبتک تو عیسائی نہو گا تیری توبہ قبول نہو سکیگی پہر اونکے
کی اور عیسائیون نے اوسکو اپنے کلیسیا مین داخل کیا جسپر وہ ایک سال تک دن رات کلیسیا مین [illegible] رہا بعدہ کہا کہ مجکو آسمان سے آواز آئی ہے کہ تیری توبہ قبول ہوگئی عیسائیون نے اوسکو سچ جانا اور اوس سے محبت کرنے لگے۔ اسکے بعد وہ بیت المقدس کیطرف گیا اور عیسائیون نے نسطور کو خلیفہ بنا کر اوسکو تثلیث کا مسئلہ سکہایا پہر

روم کیطرف متوجہ ہوا اور وہانکے عیسائیونکو لاہوت و ناسوت کا بیان پڑہکر یعقوب نام ایک عیسائی کو کہا کہ عیسی
نہ آدمی نہ جسم تہا بلکہ خدا کا بیٹا تہا۔ پہر ایک شخص ملکا نام کو کہا کہ اللہ قدیم ہے اور عیسی بہی قدیم ہے۔ پس جب یہہ
اصول اونمین متمکن ہوگئے تو تینون گروہ کو علیحدہ علیحدہ بلا کر ہر ایک سے کہا کہ توہی میرا خالص دوست ہے اور
مینے مسیح کو خواب مین دیکہا ہے اور وہ تجہسے بڑا راضی ہوا ہے۔ پہر اونمین سے ہر ایک کو کہا کہ مین کل کے دن واسطے
خوشنودی مسیح کے اپنے آپکو قتل کر ڈالونگا تم اپنے مذہب کو اوروں تک پہنچاؤ۔ پہر اپنی مذبح مین جا کر اپنے آپکو قتل
کر دیا اور اسکی تیسرے روز ہر ایک نے اپنے اپنے مذہب کیطرف لوگونکو بلانا شروع کیا اور اونکا آپسمین ایسا اختلاف ہوا
کہ ایکدوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ انتہی۔ اگرچہ عیسائی لوگ اس قصہ کے سارے بیان پر اعتبار نکرینگے اور اسکو
اپنے عقیدہ کے برخلاف سمجہینگے لیکن جب پہلی تینون اناجیل کو جو ۶۴ء سے پہلے کی تصنیف شدہ خیال کیجاتی ہین
غور سے پڑہکر انجیل یوحنا کو جو ۹۵ء مین محض الوہیت مسیح کا اصول قائم کرنیکی غرض سے تصنیف ہوئی ہے مطالعہ کیا
جاوے اور اسکے ساتہہ ہی کتاب اعمال مین پولوس مقدس کے حالات کی سیر کرکے اوسکی نامہ قرنتیون کے باب ۹ مین آیت
۲۰ و ۲۱ کو پڑہا جاوے جسمین پولوس مقدس اپنی تعریف خود ہی اسطرح کرتے ہین کہ مین یہودیون کے درمیان
یہودی سا تہا تا کہ مین یہودیونکو نفع مین پاؤن۔ شریعت والونمین شریعت والا بنا تا کہ شریعت والونکو نفع مین
پاؤن اور بے شریعت لوگونمین بے شریعت سا تا کہ بے شریعت لوگونکو نفع مین پاؤن۔ پہر نامہ ۲ قرنتیون کے باب ۱۲
کی آیت ۱۶۔ پر اگر مان لیوین کہ مینے تم پر بوجہہ نہین ڈالا لیکن شاید مینے ہوشیاری سے تمہین فریب کرکے پہنسایا
انتہی۔ تو سمجہدار آدمی کو معالم التنزیل کے قصہ کے اکثر حصہ کی تصدیق کے لیے بہت کچہہ مدد ملسکتی ہے۔ پہر جب ساتہہ
اسکی کتاب ہذا کے امر اول مین کتب قسم دوم کے اندر چوتہی سند کے ذیل مین جو کچہہ بیان ہوا ہے اوسکو غور سے پڑہکر پولوس
مقدس کے حالات کی نسبت مفسرین[1] اناجیل وغیرہ کی توضیحات اور دین عیسوی کے پہیلنے کا ذکر معلوم کرنیکے واسطے

[1] تفسیر بارنس جلد ۴ کے صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ مین زیر آیت ۲۰ و ۲۱ باب ۹ نامہ اقرنتیان اسطرح لکہا ہے کہ شریعت والون سے مراد یہودی لوگ ہین اور بے شریعت بت پرست جسکے یہہ معنی ہوئے کہ پولوس یہودیون مین یہود کے قوانین کا تابع ہوگیا اور بت پرستون مین بت پرستی کرنے لگا اور اونکی رسومات کا تابع ہوا۔ انتہی۔ اور مختصر تفسیر ریلجس ٹریکٹ سوسائٹی کی صفحہ ۲۰۹ مین ان آیات کے نیچے لکہا ہے کہ اگرچہ پولوس شریعت کو ایک طوق سمجہتا تہا جسکو مسیح نے اوتار پہینکا تہا۔ تسپر بہی اوسنے اس طوق کو پہن لیا تا کہ یہودیون کو خوش کرکے مسیح کیطرف لاوے اور اونکی وحشت اور بدظنی دور ہو اور اسطرح سے انجیل کو سن لین۔ اگرچہ پولوس یہہ نہین چاہتا تہا کہ کوئی قانون مسیح کا توڑ کر کسی شخص کو خوش کرے تاہم اوسنے دوسرون تک انجیل پہونچانے کی یہہ سبیل نکالی کہ مسیح کیطرف کچہہ آدمیون کو لے آوے۔ جنکی پہیلانا اصلی مقصد زندگی تہا

Marfat.com

اعجاز عیسوی کے خاتمہ کو صفحہ ۵۷۸ سے صفحہ ۵۹۶ تک بخوبی پڑھ جاوے تو پہر بہت ہی تہوڑا حصہ مذکور کا بلا تصدیق رہکر خود بخود اظہر من الشمس ہو جائیگا کہ اخیر مین مسیح کی الوہیت اور تثلیث وغیرہ کے اصول قائم ہوئے دین عیسوی مین ایک ایسی تبدیلی ہوگئی ہے کہ حضرت مسیحؑ کی اصلی تعلیم پر بالکل ایک نیا چولا پہنایا گیا ہے اور اسی سبب سے دوسری صدی مین عیسائیون سے مندرجہ ذیل علامات اور صدور کرامات کی نعمت عظمی چہین لی گئی جو مسیح نے ایمان لانیوالون کے حق مین بطور موجبہ کلیہ پیشگوئی فرمائی تہی کہ جو لوگ مجہپر ایمان لاوینگے انکے ساتھ یہ علامات ہونگی کہ وے میرے نام سے دیوونکو نکالینگے اور نئی زبانین بولینگے سانپونکو اٹہا لینگے اور ہلاک کرنیوالی چیز کے کہا پی لینے سے انکا کچہہ نقصان نہوگا بیمارون پر ہاتہہ رکہینگے تو وہ چنگے ہوجاوینگے دیکہو مرقس ۱۶ آیت ۱۷ و ۱۸ یوحنا ۱۴ - آیت ۱۲ - پس ہم نہ کوئی وجہ نہین ہے کہ ان کل اناجیل غیر مروجہ کو بے اعتبار اور غیر الہامی ٹہرایا جائے خصوصاً جبکہ بعض انمین سے انہین ایام مین تصنیف ہوئین جب اناجیل مروجہ لکہی گئین اور انکا لکہا جانا بہی انہین اشخاص کیطرف منسوب ہے جنمین سے بعض کی یہ اناجیل اربعہ خیال کیجاتی ہین اور پہر انہین سے بعض کا درستی و صفائی سے لکہا جانا بہی مسلم ہے اور مدت تک عیسائیونمین مروج بہی ہین گو اخیر مین پولوسی عقائد اور اصلی تعلیم کے تبدلات سے انکا رواج رفتہ رفتہ متروک ہوگیا - اسلئے ہم کہتے ہین کہ اناجیل مروجہ و غیر مروجہ مین سے وہی الہامی ہے جسکی تعلیم قرآن کے مطابق ہے اور قرآن بہی صرف انہین کی تصدیق کرتا ہے خصوصاً برناباس کی انجیل جو علاوہ قرآن کے مضامین سے اکثر مطابق ہونیکے بالکل کہلے و صاف طور پر بتصریح نام آنحضرتؐ کے مبعوث ہونیکی خبر دیکر آیہ کریمہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّأْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ کی مصداق ٹہرتی ہے چنانچہ سیل صاحب ترجمہ قرآن کے صفحہ ۳۹ مین زیر آیت ما قتلوہ وما صلبوہ کے لکہتے ہین کہ انجیل برناباس مین لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے مصلوب ہونیکے واقعہ کے ذکر مین برناباس سے یون فرمایا تہا کہ اے برناباس یقین جان کہ کیسا ہی چہوٹا گناہ کیون نہو خدا اسکی سزا دیتا ہے میری ما اور میرے شاگردون نے جو دنیوی غرض سے میرے ساتھ محبت کی خدا اس سے ناراض ہوا اور [illegible]

لہذا وہ کسی قانون پر نہین ٹہیرا - انتہی - وقائع پولوس مصنف پولینج صاحب مین [illegible] فرانسیسی ہے [illegible] کہ کریسا سسٹن نے اپنی تفسیر اعمال حوارئین مین جو چوتہی صدی مین لکہی ہے بیان کیا [illegible] اور نہ اوسکی ناسخات کو مانتے تہے - اور فرقہ نظارینی جو کہ شروع ہی مذہب عیسوی [illegible] اوسکی مکاری کی یہ کہتے تہے کہ وہ اصل مین بت پرست تہا جو یروشلم مین آیا اور [illegible] کی لڑکی سے جسپر کہ وہ عاشق تہا شادی کرے چنانچہ اسی سبب سے اوسنے اپنا ختنہ کرایا لیکن [illegible] یہودیون سے جہگڑا برپا کیا اور ختنہ یوم سبت کی تعلیم اور اور مذہبی معاملات مین برملا یہودیون [illegible] شروع کیا - انتہی +

یہہ جا ئیگا اونکو اس نا مناسب عقیدہ کی سزا اسی دنیا مین انکو دیوے تاکہ وے دوزخ کے عذاب سے بچین اور مین اگرچہ دنیا مین بیقصور تہا پر چونکہ بعض آدمیون نے مجکو خدا اور ابن اللہ کہا خدا کو یہہ بات خوش آئی اور اُسکی مشیت اس امر کی مقتضی ہوئی کہ قیامت کو شیاطین مجہپر نہ ہنسین سو اوسنے اپنی مہربانی سے ایسا بہتر جانا کہ دنیا ہی مین یہودا کی موت کے سبب میری ہنسائی ہوجاوے اور ہر شخص یہ گمان کرے کہ مین صلیب پر کہینچا گیا لیکن یہہ ساری ہتک اور ہنسائی محمد رسول اللہ کے آنے تک رہیگی جب وہ دنیا مین آویگا تو ہر ایک ایماندار کو اس غلطی سے آگاہ کریگا - انتہی دیکہو یہہ انجیل اپنے الہامی اور خدا کی کلام ہونیکے ثبوت مین کسی خارجی دلیل کی محتاج نہین ہے بلکہ سمجہدار اور منصف آدمی کے لیے اسکے الہامی ہونیکے ثبوت مین سو دلیلونکی صرف ایک یہی دلیل ناطق ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم کے آنے کی پیشخبری جس صراحت سے اسمین یا انجیل برنباس مین پہلے سے درج ہوئی تہی وہ ایسے طور سے ظہور مین آئی کہ مخالف کو بہی اوسمین کچہہ جائے انکار نہین ہے بخلاف اناجیل مروجہ کے کہ وہ کوئی خارجی دلیل بہی اپنے الہامی ہونیکی نسبت نہین رکہتین چہ جائیکہ اس انجیل کیطرح اپنے ثبوت مین اندرونی شہادت رکہتی ہون - اب یہانپر پادری ٹہاکر داس صاحب کے اون پانچ شبہات کو رد کیا جاتا ہے جو اونہون نے اظہار عیسوی کے اخیر مین انجیل برنباس کے حسب ذیل ارد کئے ہین

پہلا شبہہ یہہ کہ انجیل برنباس کی نسبت پہلی چار صدیون کے کسی عالم نے ذکر نہین کیا صرف پوپ گلاسیس کے مشہور فتوی مین اوسکے جعل کا ذکر ہے اور اسکا کوئی حصہ موجود نہین **جواب** معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنے مذہب اور کتابون سے ابہی تک بالکل ناواقف ہین ورنہ ایسا غلط دعوی نہ کرتے - دیکہو انسائکلوپیڈیا آف ریلیجن نالج کے صفحہ ۹۴ مین برنباس کی انجیل کا ۴۹۶ء کے قریب تصنیف ہونا لکہا ہے - اور سیل صاحب ترجمہ قرآن کے مقدمہ مین باب ۴ کے صفحہ ۵۳ مین لکہتے ہین کہ ریلینڈ صاحب نے لکہا ہے کہ انجیل برنباس کا ایک ترجمہ ملک افریقہ مین بہی موجود ہے اور شہزادہ یوجین آف سیوائی کے کتب خانہ مین بہی ایک قلمی جلد بہت پرانے زمانہ کی اس انجیل کی اٹلی زبان مین موجود ہے - انتہی - اور رسالہ ارشاد الناس مین ہیر صاحب کے انٹروڈکشن سے اس انجیل کی نسبت یون منقول ہے کہ وہ اوائل سنین مسیحی مین مروج تہی یہہ کتاب بطور احادیث کے ہے اور اصل نسخہ کتبخانہ اٹلی اور لندن مین موجود ہے اور انگریزی مین ترجمہ ہوکر چہپ گیا ہے - متاخرین عیسائیون نے اسکو نامہ برنباس کا لقب دیا ہے اسوجہ سے ڈاکٹر اسمتہ اور ڈاکٹر ہینی اوسے خط کہتے ہین انتہی - اور سائکلوپیڈیا مینی مطبوعہ لندن ۱۸۳۶ء کی جلد ۳ مین سینٹ برنباس کے بیان مین لکہا ہے کہ جو نامہ برنباس کیطرف منسوب ہے وہ اسوقت تک موجود ہے اور دو حصونمین منقسم ہے پہلے حصہ مین عیسائی مذہب کی تعلیمات اور اعتقادات خصوصًا اوسکی سادگی بلا آمیزش شریعت یہود کے

Marfat.com

مدلل بیان کی گئی ہے دوسری حصہ مین اخلاقی تعلیمات کا ذکر ہے۔ یہہ نامہ یونانی زبان مین لکھا گیا تھا مگر لارڈ نر کا
بیان ہے کہ اول کے چار باب اور پانچوین کا کچہہ حصہ یونانی نسخہ مین کم ہے لیکن قدیم لاطینی زبان مین مکمل ہے
آرچ بشپ ویک نے اسکا ترجمہ کرایا ہے اس نامہ مین کوئی صریح ذکر عہد جدید کی کسی کتاب کا نہین ہے آمین ایک
فقرے عہد جدید کے بین جنپر انتخاب کا نشان لگا ہے اور اکثر الفاظ دوسری انجیلون کے بہی استعمال کئے گئے ہین ایک
فقرہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بیت المقدس اوسکے لکہنے کے وقت تباہ کیا گیا۔ لارڈ نر کا خیال ہے کہ یہہ نامہ غالباً
برنباس کا لکہا ہوا ہے اور اوسکے قدیم ہونے مین کوئی شک نہین ہے اور قریب ۷۱ یا ۷۲ ع کے لکہا گیا ہے۔ انتہی
بلکہ خود آپکا صرف گلیسیئس کے فتوی سے اس انجیل کو جعلی قرار دینا اوسکی قدامت ثابت کرتا ہے کیونکہ جب گلیسیئس
کے فتوی مذکور کا ذکر یوسیبیس نے کیا ہے جو ۳۱۵ع مین ہوا ہے جیسا کہ اظہار عیسوی کے صفحہ ۳۲۶ مین آپکی عبارت
(تذکرہ چوتہی صدی کی کتابون کا جنکا ذکر یوسیبیس نے کیا ہے) سے ظاہر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ گلیسیئس یوسیبیس
کے پہلے کا اور غالباً اوائل تیسری صدی کا ہے عالم ہے اور پہر اس سے لازم آیا کہ یہہ انجیل گلیسیئس سے پہلے کی تصنیف شدہ
ہے اور اسکے زمانہ تک وہ برابر مروج اور الہامی مانی جاتی تہی ورنہ اگر وہ پہلے ہی سے عیسائیون نے جعلی و غیر الہامی
سمجہہ رکہی ہوتی تو گلیسیئس کے فتوی کی کیا حاجت تہی۔ علاوہ اسکے آپکا یہہ کہنا کہ پہلی چار صدیون کی دفاتر
کتب مقدسہ مین نہین پائی جاتی۔ خود آپکے ہی قول سے غلط ثابت ہوا کیونکہ یوسیبیس نے اسکا ذکر کیا ہے اور یہہ
کتاب کو آپنے اظہار عیسوی کے صفحہ ۹۶ مین فہرست دفاتر کتب مقدسہ مین شمار کیا ہے۔
سوال یہہ کہ قدما اسکے حوالے نہین دیتے اگر اونکے زمانہ مین موجود ہوتی اور الہامی مانی جاتی تو محمد صاحب کا آنا اور
ہمارا اونکو غلطی سے آگاہ کرنا اونکی مطالعہ سے پوشیدہ نہ رہتا اور اونکی کتابون مین ایسی شخص کا عام تذکرہ پایا جاتا
لہذا اونکی سکوت کتاب ہذا کی عدم موجودگی پر دلالت کرتی ہے۔ **جواب**۔ چونکہ یہہ خبر ایک ایسی ڈہنگ سے اس
انجیل مین بیان ہوئی ہے کہ اوسکا پہلا حصہ مسیح کی الوہیت اور کفارہ کو جو اصل الاصول دین عیسوی قرار دی گئی ہین
بالکل باطل کرکے اخیر مین آنحضرت کے آنے کی بشارت دیتا ہے اسلئے مسیحی قدما جو پولوس کے اعتقادات کے معتقد تہے اس
انجیل سے آنحضرت کی خبر کو اپنی کتابون مین کسطرحسے نقل کرسکتے تہے اگر ایسا کرتے تو اونکو اس خبر کا پہلا
حصہ ابطال الوہیت و کفارہ مسیح ہے خواہ نخواہ ماننا پڑتا اور فرقہ ابیونی و گنوسٹک اور ایرین وغیرہ کے نزدیک جو مسئلہ الوہیت مسیح
کے منکر تہے مومنون بعض و کفرون ببعض کے ملزم ٹہر سکتے تہے۔ پس اس الزام سے بچنے کے لئے اونہون نے اس خبر سے بالکل ہی
سکوت مناسب سمجہا ورنہ در اصل آپکے قدما آنحضرت کے آمد کے حالات سے اسطرحسے واقف تہے کہ جیسے کوئی اپنی اولاد کے

حال سے بخوبی واقف ہوتا ہے چنانچہ سورہ بقر مین ہے الذین اٰتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم یعنی اہل کتاب آنحضرتؐ کو اسطرح سے پہچانتے ہین جیسے وہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہین۔ اسصورت مین اونکا سکوت اس انجیل کی عدم موجودگی پر کسی طرح دلیل نہین ہو سکتا +

تیسرا یہہ کہ اگر یہہ خبر مسیح زندہ ہوتی اور اپنے حواریون کی نسبت ایسے کلمے کہے ہوتے تو اناجیل اربعہ بھی ایسی سکوت اختیار نہ کرتین اور نہ اسمین مسیح کے مرنے اور زندہ ہونے پر اسقدر زور دیا جاتا مگر کل انجیل مقدس دو قدما کی گواہی ہے کہ مسیح مرکر زندہ ہوا اور اپنے آپکو خدا اور خدا کا بیٹا کہنے سے کبھی پشیمان نہوا الخ **جواب**- اول تو حسب تصریح انجیل یوحنا باب ۲۱- آیت ۲۵ کسی نے مسیح کے پورے حالات نہین لکھے- اسصورت مین اناجیل مروجہ کا اس خبر سے ساکت رہنا کسی طرح اس انجیل کی عدم موجودگی یا غیر معتبری کی دلیل نہین ہو سکتا- دوم- جبکہ بہت سے بیانات وحالات مسیح کے ایسے ہین جو صرف ایک ہی انجیل نے لکھے ہین اور باقی تینون اناجیل وسے ساکت ہین تو اسصورت مین ہم پوچھتے ہین کہ کیا اسسے وہ انجیل جسمین وہ حالات درج ہوئے ہین اسبات کی دلیل ہو سکتی ہین کہ وہ غیر واقعی او غلط ہین- اگر ایسی بات ہے تو چارون اناجیل غیر معتبر ہین کیونکہ ہر ایک مین بعض ایسے ایسے بیانات پائے جاتے ہین جو تینون مین درج نہین ہین جنکی مفصل فہرست پیچھے درج کردیگئی ہے خصوصاً انجیل یوحنا کہ اوسمین کسقدر زور شور سے بشارت فارقلیط اناجیل سے چالیس پچاس سال بعد درج ہوئی ہے اور دیگر اناجیل بالکل وسے ساکت ہین- اور اگر یہہ بات مسلم نہین تو بیچاری انجیل برنباس نے کیا قصور کیا ہے جو اس خبر کے سبب سے غیر معتبر خیال کیجاتی ہے حالانکہ اسکی تصنیف بھی وسی زمانہ کی ہے- سوم- جبکہ مولفین اناجیل مروجہ کی تحریرات سہو وخطا سے مصون نہین ہین جنکا نمونہ کتاب ہذا کے امر اول کی دلیل سوم وچہارم مین بخوبی بیان ہوا ہے تو پس ہم کہتے ہین کہ جسطرح مولفین اناجیل نے دیگر بیانات مین غلطی کی ہے اسیطرح ممکن ہے کہ مسیح کی موت کی نسبت بھی اونکو دہوکہ ہو گیا ہو گا اور یہہ دہوکہ ہونا بھی بہت آسان تہا کیونکہ بجائے مسیح کے یہودا بعینہ اونکی شکل کا ہو گیا تہا جسکو سچ مچ حضرت مسیح سے سمجھکر سولی دیدیا گیا تہا- چہارم- مسیح کے درحقیقت مصلوب ہونے پر صرف برنباس کی انجیل ور قرآن شریف ہی انکاری نہین بلکہ بہت سے متقدمین عیسائیون کا یہہ عقیدہ تہا کہ حضرت مسیح مصلوب نہین ہوئے چنانچہ سیل صاحب ترجمہ قرآن کے صفحہ ۴۹ مین زیر آیت فلما احس عیسیٰ منھم الکفر کے لکھتے ہین کہ عیسائیون کا فرقہ ابتدائی شروع ہی مذہب عیسوی مین مسیح کے صلیب پر کہینچے جانیکا انکار کرکے کہتا تہا کہ شمعون دی گرینین اوسکی جگہہ صلیب پر کہینچا گیا ہے- اور فرقہ کیرنتھین اور فرقہ کار پوکریشنز جو مسیح کو مرنا ایک آدمی زاد جانتے ہین اونکا بھی یہی یقین ہے کہ مسیح خود نہین بلکہ اوسکے شاگردون مین سے ایک شخص جو بالکل اوسی کی شکل کا

Marfat.com

ہوگیا تہا سولی دیا گیا تہا اور فوشیس صاحب کا بیان ہی کہ اونہون نی ایک کتاب مسمی بہ جرنیز آف اپسلز یعنی
سفر حواریین پڑہی جسمین کہ اعمال پطرس یوحنا - اندریاس - تہامس اور پولوس مقدس کا بیان تہا اوسمین
بعد بیان طول طویل حالات کی یہہ بہی درج تہا کہ مسیح سولی نہین دیا گیا بلکہ بجائی اوسکی ایک اور شخص سولی دیا
گیا تہا - انتہی - اور جسطرح آپکی اور بیان غلط ثابت ہوئی ہین اسیطرح آپکا یہہ کہنا بہی غلط ہی کہ مسیح کبہی اپنی آپکو
خدا کہنی سی پشیمان نہوا جناب من پشیمان تو جب ہوتی کہ جب اونہون نی اپنی آپکو خدا کہلایا ہوتا بلکہ وہ تو بڑی زور
سی اپنی الوہیت سی انکار کرکی اپنی آپکو ایک آدمی قرار دیتی ہین دیکہو انجیل متی ۱۹ - ۱۷ - مرقس ۱۰ - ۱۷ - لوکا ۱۸ -
۱۸ - تو مجہی کیون نیک کہتا ہی نیک تو کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا +
چوتہا یہہ کہ کسی دلیل سی ثابت نہین کہ برنباس جو حواریون کا ساتہی تہا اس کتاب کا مصنف ہی بلکہ کسی عیسائی نی
زمانہ حضرت محمد صاحب سی پہلی لکہکر برنباس کی نام سی مشتہر کی اور زمانہ محمد صاحب مین ترمیم ہوئی - **جواب**
آپنی ابتک کوئی ایسی دلیل پیش نہین کی جو اس انجیل کی برنباس کی تصنیفات سی ہونیکی منافی ہو بلکہ صرف زبانی
انکار کرکی اپنی دل کو خوش کر رہی ہین اور جو شبہات آپنی اس انجیل کی قدامت پر اپنی خام خیالی سی وارد کئی تہی اونکی
ایسی دندان شکن جوابات سن لئی کہ اگر شرم و حیا سی ذرا بہی مس ہوئی تو پہر آپ کبہی اونکا نام نہ لینگی - اب جناب
سیل صاحب و وہیٹ صاحب یہہ کہنا کہ زمانہ محمد صاحب مین اسمین ترمیم یعنی تحریف ہوئی - اسکا جواب خود آپکی ہی ہم
مذہب محقق مسیحی گاڈفری ہیگنس نی اپنی کتاب اپالوجی کی دفعہ ۱۹۶ و ۱۹۷ مین نہایت معقول و مدلل طور پر
دیا ہی کہ باوجود ڈاکٹر وہیٹ اور سیل صاحب کی عظمت کی مین یہہ کہتا ہون کہ صرف اونکی بیان سی مجکو یقین نہین آتا
کی انجیلی تواریخ مین جیسی کہ وہ اب ہی تحریف ہوئی ہی اور جبتک کہ وہ بعض مختلف تحریرات دستی یا اسیطرح کی اور قوی
دلیلین پیش نکرین مین اونکی رای سی مطابقت نہین کر سکتا اور مین یقین کرتا ہون کہ ایسی دلیل ونکی پاس نہین تہا
کہ اونہون نی اوسکو بیان نہین کیا اور گو در حقیقت مین برنباس کی انجیلی تواریخ کی الہام ربانی ہونیکا قائل نہین ہون مگر
مجکو کسیطرح یقین نہین کہ پیشینگوئی اوسکی اصل مین نہوا ور یہہ بہی مجکو کسیطرح سی یقین نہین کہ وہ خود اپنی زمانہ
کی معاون نہوئی ہو جیسا کچہہ اسکی سوا بہت سی پیشینگوئیون کی کیفیت ہوئی ہی جو پاک اور ناپاک کہلائی گئی
صدی کی بعد انجیلی تواریخون تحریف کی مشکلات کو مکیلس در پادری مارش صاحب نی [illegible] بیان کیا ہی تیسری
یا چوتہی صدی مین ہماری انجیلی تواریخون کی تحریف کی خلاف جو دلائل ہین وہ اوسی زور کی ساتہہ بلکہ اوس سی کسیقدر
زیادہ برنباس کی انجیل کی تحریف کی خلاف بہی عائد ہوتی ہین جو کہ بہت عرصہ کی بعد یعنی ساتوین صدی مین ہوئی

Marfat.com

[illegible] بعد کو ہوئی اور سقدر ظاہرا زیادہ وقت ہوئی ہوگی - اس انجیل کو بہت سے عیسائیون نے [illegible] قبل تسلیم کیا تہا - یہہ خیال کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کہ پڑہی لکہی مسلمانون نے جو سنہ ہجری کی دوسری [illegible] مین بکثرت تہے ان تحریفون کو اگر وہ ایسی خراب تہین جیسی کہ بیان کی گئی ہین معلوم کیا ہو اسکی [illegible] معلوم ہوتی کہ ہم کی سرسری پر دہی پادریون نے ان بعض پرانی تحریرات دستی کو زبان یونانی اور عرب اور [illegible] ایک مین جنمین عبارتین مذکورہ موجود نہین نہ دریافت کر لیا ہو دلیل مسکت پر لحاظ کرنے کی [illegible] کی وجہ سے عیسائیون کو مسلمانون کے ساتہہ مناظرہ کرنے مین ؛ تہ آلی یقیناً اسکی وجہ معلوم نہین ہوئی کہ یونان اور سیریا اور مصر وغیرہ بیشمار عیسائی خانقاہون سے ایک بہی پیش نہو سکی یہ مسلمانون کی طرف سے مدعی [illegible] عیسائی پادریون سے کہتا ہون کہ اس انجیل کی ایک ہی تحریری جلد ایسی نکالدین جسمین یہہ عبارتین نہین پائی جاتین یہہ جلدین مسلمانون کے نزدیک بہت رائج ہین جہانکہ عیسائی خانقاہین کثرت سے ہین اور اون [illegible] وہ جلدین بہی ضرور ہونگی اگر عمداً غارت نکردی گئی ہون" انتہی - پس اگرچہ سچ ہین تو حسب صراحت محقق ممدوح مصدر [illegible] کا ثبوت نہ دینا اُس شخص نے کسوقت مین یہہ تہمیم کی ہے اور یہہ برناس کی انجیل کا کوئی قدیمی نسخہ ایسا نہ دکہا [illegible] آنحضرت سے پہلے کا لکہا ہوا ہو اور اوسمین یہہ پیشخبری درج نہو تبتک آپکا یہہ بلا دلیل دعوی جو عقلاً و نقلاً [illegible] کچہہ بہی قابل لحاظ نہو سکیگا +

پانچوان حضرت محمد صاحب نے عموماً اس خبر کا حوالہ دیا اور کسی مصنف کا نام نہین بتایا جنہون نے مسیح کے اقوال و فعال قلمبند کئے اور یہہ اسلئے کیا تاکہ فریب چہپا رہے اگر الہامی کتابون کیطرف اشارہ کرتے تو فوراً قلعی کہلجاتی کیونکہ اونمین ایسی خبرین ہرگز نہین - اور اگر کسی جعلی کتاب کا حوالہ دیتے تو آپکی وحی کی مٹی خراب ہوتی اسلئے اس دور اندیشی نے ایسی احتیاط سے اس خبر کو قرآن مین بیان کیا ہے کہ فریب ظاہر نہووے - **جواب** گو حضرت نے اسلئے کسی خاص انجیل کا نام لیکر اپنی پیشخبری کا حوالہ نہین دیا کہ صرف یہہ ایک ہی خبر آپکی نسبت انجیل برناس مین موجود نہین بلکہ اناجیل مروجہ کے متعدد مقامات مین صراحتاً و کنایتہً آپکی نسبت خبرین درج ہین چنانچہ ازالۃ الاوہام و بشارات محمدیہ وغیرہ مین اونکو ایسی مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بجز آنحضرت کے اور کوئی اونکا مصداق نہین ہو سکتا - مگر تاہم حسب شدت و تمدی اپنی پیشخبری کتب سابقہ کی نسبت بحکم ربانی قرآن شریف کے مختلف مقامات مین مبشراً یاتی من بعدی اسمہ احمد اور یجدونہ مکتوباً عندہم فی التوراۃ والانجیل - اور یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم فرمایا ہے وہ عام طور پر نہین بلکہ خاص طور پر حوالہ سے بہی بڑہکر ہے کیونکہ یہہ آیات بہ بلا عیسائیون و یہود عرب کے سامنے پڑہی جاتی تہین اون

Marfat.com

وہ روزمرہ اونکو سنتے تھے - پس اگر خدانخواستہ انجیل اور توراۃ مین حضرت کی نسبت کوئی خبر اونکی نسبت نہ ہوتی تو کیا وہ آپ پر یہہ اعتراض نہ کرتے کہ آپکی آمد کی کوئی خبر کتب سابقہ مین نہین ہے یون ہی آپ دعوی کرتے ہیں کہ ہماری خبر توراۃ و انجیل مین ہے اسصورت مین آپکی دعوی رسالت پر بہت سخت صدمہ پہونچ سکتا تھا بلکہ جو لوگ مسلمان ہوتے وہ بھی آپکی نسبت بدظن ہوجاتے چہ جاکہ آیندہ دن دُگنی رات چوگنی ترقی ظہور مین آتی - پس اونکا اس معاملہ مین سکوت یا چنداں متعرض نہونا بالکل تسلیم دعوی کی دلیل ہے چنانچہ جن یہود و نصاری کو سعادت ازلی یاور و مددگار ہوئی وہ توراۃ و انجیل مین حضرت کی خبرین دیکھکر فوراً آپ پر ایمان لائے *

الحاصل عیسائیون کے پاس اناجیل غیر مروجہ کو متروک کرنیکی کوئی وجہ معقول موجود نہین ہے اور اونہون نے اونکو جعلی قرار دیکر اپنے مطلب کی اناجیل کو الہامی مان رکہا ہے *

امر سوم - نبی آخر الزمان اور قرآن کی ضرورت کے بیان مین

اگرچہ پادری فنڈر صاحب کے دعوی مذکور سے یہان قرآن کی ضرورت کے بیان کرنیکی چندان ضرورت نہ تھی مگر چونکہ بعض نوعیسائی مثل پادری ٹہاکرداس صاحب وغیرہ اپنی خام خیالی سے اسبات پر جمے ہوئے ہین کہ پیغمبر آخر زمان کے آنے کی کوئی ضرورت نہین تھی اور جو باتین قرآن مین بیان کی گئی ہین اونکی بائبل سے پہلے بخوبی خبر مل چکی تھی مختصر طور پر گذارش ہے کہ انبیا کے سلسلہ کے بعد دیگرے سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمیشہ سے خدا تعالی بنی آدم کی ہدایت کے لئے جب وہ راہ راست سے بہٹک کر گمراہی مین جا پڑے ہین پیغمبر بہیجتا رہا ہے اسصورت مین جن لوگونکو تواریخ سے ذرا بہی مس ہے وہ خوب جانتے ہین کہ آنحضرتؐ کے مبعوث ہونے اور قرآن کے نزول سے پہلے کل دنیا پر جہالت سے ایک ایسی تاریکی و ظلمت چھائی ہوئی اور بیدینی پہیلی ہوئی تہی کہ اگر اسلام اپنی نورانی شعاعون سے جہان کو روشن نہ کرتا تو ممکن نہ تھا کہ وہ ظلمت دور ہوسکتی بلکہ یقین تہا کہ وہ روز بروز متزائد ہوکر باعث ہلاکت ابدی ہوتی چنانچہ یہود تو بعض انبیا کی نسبت ایسے ایسے خیال فاسد رکہتے اور ناشائستہ اقوال لکہتے تہے کہ اونکے بیان سے قلم لرزتی ہے اور نصاری بسبب محبت مسیح کے اس افراط کو بڑھ گئے تہے کہ حضرت مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا سمجہکر شرک کا کوئی دقیقہ اونہون اوٹہا نہ رکہا اور بزرگون کی تصاویر بناکر اونکی پرستش کو دین عیسوی کا رکن اعظم سمجہتے تہے - اور کل اہل عرب بت پوجتے اور خیالی جنات کی پرستش کرتے تہے - اور اہل فارس دو خدا اہرمن و یزدان کو مانتے اور اپنی بہنون اور بیٹیون کو عورت بنالینا جائز سمجہتے تہے - اور اہل ہند درختون و پتہرونکو سجدہ کرتے تہے - پس ایسے وقت مین نہایت ضرور تہا کہ خدا کیطرف سے کوئی ایسا ہادی آوے کہ اونکے مادۂ عقلی کو حجابات سفلی سے پاک و صاف کرکے اونکو ملکی صفات بنادے

Marfat.com

اونکا خدا کے سامنے یہہ عذر باقی نرہے کہ ہمین عبادت کے سچے طریقہ کی واقفیت نہ تھی اوراسلئے ہم معذور تھے پس اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین مبعوث ہوئے اور اونکی وساطت سے قرآن شریف نازل ہوا کہ بنی آدم کے دلون سے اونکے سب بیہودہ اور باطل خیالات دور کئے۔ اور اس حالتمین آنحضرتؐ اور قرآن شریف سے جو ضروری اور لابدی کام ظہور مین آئے اونکی مختصر اور بطور نمونہ فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) جسطرح باوجود بارہ حواریون کی موجودگی اور اونکی مسیحی تعلیم کے پہیلانے کی سرگرمی کے جن لوگونکو پولوس مقدس کے ذریعہ اور وساطت سے ازل مین عیسائی ہونا لکہا تہا اونکے لئے پولوس کا آنا ضروری تہا۔ اسیطرح انبیا کے اخیر سلسلہ پر باوجود کتب سابقہ کے جن لوگون کو صرف آنحضرتؐ اور قرآن شریف کے ذریعہ ایماندار ہونا اور خدا کی بادشاہت مین داخل ہونا ازل مین مرقوم تہا اونکے لئے آنحضرتؐ کا ہادی ہونا اور قرآن کا آنا ضرور تہا +

(۲) چونکہ یہود و نصارا نے اپنی کتب الہامیہ مین خدا کی کلام کے ساتہہ کلام بشری کو ملاکر ایسا خلط ملط کردیا تہا کہ الہامی وغیر الہامی کلام مین کسیطرح تمیز نہین ہوسکتی تہی اسلئے نہایت ضرورت ہوئی کہ بنی آدم کو بذریعہ آنحضرتؐ ایک ایسا خالص کلام الہی یعنے قرآن دیا جاوے جسکو کلام بشری سے مس تک بہی نہین ہوئی +

(۳) خدا کی وحدانیت جسکے پہیلانے کے لئے ہزارون انبیاء آئے تہے اور اخیر مین عیسائیون کے عقیدہ تثلیث نے عقلاً و نقلاً بالکل باطل ہوا اوسکو خلط ملط کرکے بالکل شرک بنادیا تہا قرآن نے وحدانیت الہی کو عیسائیون کے بیہودہ اور باطل خیالات کی کدورت سے ایسا متمیز کردیا کہ من کل الوجوہ شرک و بت پرستی کی جڑہی اکہیڑ ڈالی +

(۴) مسیح کی بن باپ ولادت کا عجیب غریب معاملہ جو خلاف عادت تخلیق انسانی ہونے کے باعث کسی کی سمجہ مین نہ آسکتا تہا اور انجیل مین جو اسکے متعلق بیان تہا وہ ایسا غیر مکتفی اور ناکارہ تہا کہ اوس سے کسیطرح کی آدمی کو تشفی نہوسکتی تہی بلکہ حضرت مریم کے ساتہہ یوسف نجار کی شادی ہونیکی بیان نے جو اناجیل مروجہ مین درج ہے مسیح کے بن باپ پیدا ہونے مین ایسا شک و شبہہ ڈالدیا تہا کہ یہود کو بہ نسبت حضرت مریم و مسیح کے طرح طرح کی بدگمانیان کرنے اور کفر بکنے کا موقع ملگیا تہا۔ اسلئے قرآن شریف نے نازل ہوکر ایسی صفائی و عمدگی سے مسیح کی بن باپ ولادت کو بدلائل ثابت کیا کہ مخالفین کے سب تعہمات باطل کردئے اور مسیح کی اعلیٰ شان اور اونکا حقیقی احترام جو اونکے شایان تہا بنی آدم کے دلون پر کماینبغی بڑی وضاحت سے منقش کیا +

(۵) چونکہ کفارہ کے مہمل و بیمعنی عقیدہ سے جو صرف سراسر خلاف عدالت ہی نہین بلکہ اوس سے انبیائے سابق کی ہزار سال کی تعلیم و تاکید اعمال حسنہ محض رائگان و برباد جانے کے علاوہ اوسکی لغو امید نے لوگون کی یہہ حالت کردی تہی

Marfat.com

اونکی دلون سے گناہ کا ڈر اوٹھ گیا تہا کیونکہ جب مسیح پر ایمان لانیوالون کے بدلے مین خود سزا پا چکی تو ایسے مومن مسیح کو گناہ کا ڈر ہی کیا رہا۔ اسلئے بنی آدم کو ان توہمات باطلہ اور خیالات فاسدہ سے نکالنے اور مسیح کو مصلوبیت کی ہتک سے بری کرنے اور اونکی حقیقی شان ثابت کرنے کے لئے آنحضرتؐ و قرآن کا آنا ضروری تہا +

(۶)- چونکہ یہودیون نے حضرت مسیح جیسے نبی اور ہادی کا انکار کرکے بڑی درجہ کی بیدینی سے اونکی پرواہ نہ کی بلکہ اپنی نادانی سے سچے مسیح کو چہوڑ کر ایک وہمی مسیح کے منتظر ہوگئے۔ اسلئے یہود کو اس سخت غلطی سے نکالنے اور اون پر حجت قائم کرنے کے لئے آنحضرتؐ اور قرآن کا آنا ضروری تہا۔ جنہون نے آکر دنیا کو ثابت کردیا کہ مسیح آچکے اور ہزارون یہودیونکو منوا دیا اور منکرون پر الزام کامل کردیا +

(۷)- تورات و انجیل مین جو بعض مضامین خدا کی علمیت۔ قدرت۔ حکمت اور قدوسیت کے برخلاف پائے جاتے ہین اون سے لوگون کے خیالات ہٹانے اور خدائے عزوجل کی اعلیٰ قدرت و عظمت اور جلالت جو اوسکے لائق ہے ظاہر کرنے کے لئے قرآن شریف کا نازل ہونا نہایت ضروری تہا +

(۸)- انبیائے سابق مثل نوح۔ داؤد۔ یہودا۔ لوط۔ ہوسیع۔ ہارون۔ سلیمانؑ وغیرہ وغیرہ کی نسبت زناکاری و بیحیائی اور بت پرستی اور کل انبیاء کو چور و ڈاکو ثابت کرنے کے مضامین جو توریت و انجیل میں درج تہے اونکی عصمت و پاکیزگی اور عزت قائم کرنیکے لئے جو اونکی شان کے شایان تہی۔ قرآن کے آنے کی از بس ضرورت تہی +

(۹)- یہود و نصاریٰ نے چونکہ توریت و انجیل کو اپنی اپنی تائید مذہبی کے باعث اونہین تغیر و تبدل کرکے اونکو بالکل بے اعتبار بنا دیا تہا اور نیز اونپر بستون اونکی قتل و الہامی کتب کے جلانے کے متواتر حوادث و آفات کے نازل ہونے سے توریت و انجیل مین بہت کچہہ نقص واقع ہوکر بائبل غلطیون کا ایک مجموعہ بنگیا تہا اسلئے ضرور ہوا کہ قرآن شریف کے ذریعہ اونکی قصص و احکام وغیرہ کی غلطیونکو درست کیا جاوے +

(۱۰)- انبیائے سابق نے جو بالہام ربانی مختلف اوقات مین آنحضرتؐ کے آنے کی بڑے شد و مد کے ساتہہ خبر دی تہی اونکی پیشگوئیون کی تصدیق کے لئے آنحضرتؐ کا آنا از بس ضروری تہا +

(۱۱)- ابتدائے عالم سے مختلف اوقات مین کتنے انبیاء اور اوتار و برگزیدہ لوگ دنیا پر ظاہر ہوئے نظر آتے کہ وہ سب کے سب حق پر تہے یا نہین اونہون نے بنی آدم کی ہدایت کا بیڑا اوٹہا کر اپنی اپنی شریعتین قائم کین اور الہام کا دعوی کرکے اپنی اپنی کتابون کو کلام الٰہی بتایا جیسے توریت۔ انجیل و وید۔ کتب کنفیوشس وغیرہ وغیرہ۔ اور گو اونمین کتب الہامی صرف توریت و انجیل ہی تہین مگر چونکہ یہہ اب ایسا وسیع تہا کہ

کوئی اپنے آپکو سچا ہادی اور اپنی کتاب کو کلام الٰہی کہکر عہدہ برآ ہو سکتا تہا اور سچے جہوٹے کی تمیز اور کہوٹے کہرے کی علیحدگی نہایت مشکل بلکہ غیر ممکن تہی اسلئے اس ضرورت کے پورا کرنے کے واسطے ایک ایسی شہادت و معیار کی نہایت ضرورت تہی جو بذات خود ایسی کامل و مکمل ہو کہ کوئی مخالف اوسکا ابداً آباد تک معارضہ نہ کر سکے۔ پس قرآن نے نازل ہوکر اس ضرورت کو جیسا کہ چاہئے تہا اس خوبی و خوش اسلوبی سے پورا کیا جو اپنی کلام مین ایک ایسا دائمی معجزہ ہے کہ اوسکی مثل ایک ادنی سی سورۃ کے لانے سے بہی تیرہ [۱۳] سو سال سے مخالفین و معاندین بالکل عاجز و خاسر ہین اور قیامت تک ایسے ہی رہینگے۔

علاوہ انکے اور بہت سے امور ایسے تہے کہ جنکے پورا کرنے کے لئے قرآن کی اشد ضرورت تہی لیکن تذکرہ بالا ضرورتین جو بطور نمونہ بیان کر دیگئی ہین منصف مزاج اور اوس شخص کے لئے جسکو ہدایت ازلی اور عقل سلیم شامل حال ہو کافی و وافی ہین +

امر چہارم۔ تعلیم محمدی کی عمدگی پر محققین مسیحیون کی شہادت

محمدی تعلیم کی عمدگی کے ثبوت مین اگرچہ اس کتاب کے ہوتے کسی دوسری شہادت کی کچھہ بہی ضرورت نہین ہے کیونکہ اسمین دونون تعلیم عیسوی و محمدی کا مقابلہ کرکے ہر ایک قسم کے مضمون کو عیسوی تعلیم پر ایسی طرح ترجیح دیگئی ہے کہ ہتہ کنگن کو آرسی کیا۔ لیکن تاہم بعض متعصب عیسائیون کو شرمندہ کرنیکی غرض سے ذیل مین چند منصف مزاج مسیحی محققین کے ایسے اقوال بطور نمونہ درج کئے جاتے ہین جو بلا کسی طرحکی غرض نفسانی کے محض انصاف سے محمدی تعلیم کی عمدگی پر شہادت دیتے اور اوسکو تہہ دل سے پسند کرتے ہین۔

(۱)۔ چیمبرس انسائکلوپیڈیا کی جلد ۶ مین لکھا ہے۔ اسلام کا وہ حصہ جو ستا اوسکے بانی کی رائے کا انکشاف ہوتا ہے نہایت کامل اور غایت درجہ مین موثر ہے یعنے قرآن کے نصائح کسی ایک دو یا تین سورتون مین مجتمع نہین ہین بلکہ اسلام کی عالیشان عمارت مین سلسلۃ الذہب کے مانند مخلوط اور ممزوج ہین۔ ناانصافی۔ جہوٹ۔ غرور۔ کینہ کشی۔ تہمت۔ تمسخر۔ عداوت۔ فضول خرچی۔ طمع۔ حرامکاری۔ خیانت اور نفاق کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اونکو قبیح اور بیہودہ بتلایا ہے۔ اور بمقابلہ اونکے خیر اندیشی۔ فیض رسانی۔ عفت۔ بردباری۔ صبر و تحمل۔ کفایت شعاری۔ راستبازی۔ عالی ہمتی۔ حیا۔ صلح پسندی۔ حق دوستی۔ اور ان سب پر بالا توکل بر خدا اور انقیاد امر الٰہی کو عموماً پرہیزگاری حقہ اور مومن صادق کی اصلی نشانی قرار دی ہے۔ انتہی +

(۲)۔ اڈورڈ گبن تاریخ رومۃ الکبری کی جلد ۶ باب ۵۰ مین لکہتے ہین۔ ہر ایک مذہب مین بانی مذہب کی سیرت سے

Marfat.com

اوسکی تحریری مکاشفات کی تکمیل ہو لی ہی چنانچہ محمدؐ کی حدیثین بہت سے امر حق کی نصیحتین اور اونکے افعال بہت سے نیکی کے نمونے ہین اور اونکے ازواج و اصحاب نے اونکے بہت سے خلوت و جلوت کے آثار جمیلہ محفوظ کر رکہے ہین انتہی

(۳)- ڈاکٹر ای اسپرنگر اپنی کتاب سیرت محمدی کے صفحہ ۹۰ مین لکہتے ہین - محمدؐ تیز فہم اور نہایت مرتبہ کے عالی نظر تہے - صاحب رائے صائب اور عالی مذاق تہے - گو وہ شاعر کے نام کو ناپسند کرتے تہے مگر بہت کرکے تو شاعر تہے - اور قرآن کی عبارت باہم متشابہ اور مضامین عالی اسکے عمدہ فضائل ہین اونکے خیال مین ہمیشہ خدا کا تصور رہتا تہا - اونکو نکلتے ہوئے آفتاب - برستے ہوئے پانی - اور اگتی ہوئی روئیدگی مین خدا ہی کا ید قدرت نظر آتا تہا اور بجلی کی کڑک اور آواز آب اور پرندون کے نغمہ حمد الہی مین خدا ہی کی آواز سنائی دیتی تہی اور سنسان جنگلون اور پرانے شہرون کے خرابات مین خدا ہی کے قہر کے آثار دکہلائی دیتے تہے - انتہی +

(۴)- لنڈن کے کوارٹرلی ریویو نمبر ۲۵۴ بابت ماہ اکتوبر ۱۸۶۹ء مین ایک آرٹیکل جسکا عنوان اسلام ہی اوسمین لکہا ہی کہ ادہر گیٹا اور کارلیل اور ادہر ایک طرف جماعت محققین جدید مثل اسپرنگر اور آماری اور نولڈیکے اور میور اور ڈوزی نے تمام جہان پر یہہ بات ثابت کی ہی کہ اسلام ایک زندگی بخشنے والی چیز ہی ہزارون فائدہ مندیون سے بہرا ہوا ہی اور یہہ کہ محمدؐ (کی سیرت کی نسبت جو کچہہ رائے ہو مگر اونہونے) مروت کی سنہری کتاب مین اپنی جگہہ حاصل کی ہی - جلد ۱۲۷ صفحہ ۲۹۷ +

(۵)- گاڈفری ہیگنس اپنی کتاب اپالوجی مین لکہتے ہین - دفعہ ۶۴ - جب بہت سے طول طویل اور عجیب رسوم عیسائی مذہبون پر خیال کیا جاتا ہی تو شاید ایک حکیم دین اسلام کی خوبی اور سادگی اور سریع الفہم ہونے اور اونکی پیراہ کو دیکہتا ہی کہ میرا مذہب ایسا کیون نہوا - انتہی - اور دفعہ ۵۴ مین لکہا ہی کہ عیسائی مذہب مین اخلاق کا کوئی مسئلہ ایسا نہین ہی کہ مسلمانون کی تعلیم مین نہ پایا جاتا ہو - دفعہ ۲۲۶ - جسکو کوئی تعصب یا مذہبی بیجا باطل نہین جو سخت خرافات یا نہائت پیچ سے خواہ دونون سے پر نہو مگر کل مذاہب مقررہ سے جنکا بیان مینے پڑہا ہی محمدؐ کا مذہب نہائت سادہ اور حکیمانہ ہی اور اپنی اصلی پاکیزگی مین مشکلات کم رکہتا ہی اس عقیدہ سے زیادہ سادہ کیا ہو سکتا ہی کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود برحق خدا ہی اور محمدؐ اوسکے رسول اور ... والے ہین - انتہی - حمایۃ الاسلام ترجمہ اپالوجی صفحہ ۲ ۳ و ۱۱۳ +

(۶)- آنریبل سر ولیم میور صاحب اپنی کتاب لائف آف محمدؐ مین لکہتے ہین - ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ اسلام نے ہمیشہ کے لئے اکثر توہمات باطلہ کو کالعدم کر دیا اسلام کی صدائے جنگ کے روبرو بت پرستی معدوم ہو گئی

Marfat.com

(یہہ بہی کہنا چاہیے کہ بت پرستی کی برائی بیان کرکے ایسی عمدہ تعلیم کی کہ خود بخود لوگ بت پرستی چہوڑکر خدا پرست ہوگئے) اور خدا کی وحدانیت اور غیر محدود کمالات اور قدرت کاملہ کا مسئلہ حضرت محمدؐ کے معتقدون کے دلون اور جانون مین ایساہی زندہ اصول ہوگیا ہے جیسے خاص حضرت محمدؐ کے دلمین تہا (یہہ عمدگی تعلیم کا اثر ہے) مذہب اسلام کی پہلی بات جو خاص اسلام کے معنی مین ہے یہہ ہے کہ خدا کی مرضی پر توکل مطلق کرنا چاہیے۔ بلحاظ معاشرت کے بہی اسلام مین کچہہ کم خوبیان نہین ہین چنانچہ مذہب اسلام مین یہہ ہدایت ہے کہ سب مسلمان آپسمین برادرانہ محبت رکہین یتیمون کے ساتہہ سلوک کرین۔ غلامون کے ساتہہ نہایت شفقت سے پیش آئین۔ نشہ کی چیزون کی ممانعت ہے۔ مذہب اسلام اسبات پر فخر کرسکتا ہے کہ اسمین پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو اور کسی مذہب مین پایا نہین جاتا۔ انتہی

(۷) مسٹر جان ڈیونپورٹ اپنی کتاب اپالوجی مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۹ء کے صفحہ ۱۳۸ مین لکہتے ہین کہ آنحضرتؐ کو فقط اخلاق حمیدہ کی تعلیم اور تاکید ہی نہین کرنی پڑی بلکہ عبادت خدائے یکتا بہی قائم کرنی پڑی کیونکہ تعدیات الہی سے جن لوگون مین آپ مبعوث ہوئے تہے وہ ان دونون باتون یعنے عبادت خدائے یکتا اور اخلاق حمیدہ مین گمراہ تہے پہر لکہتے ہین کہ آیا ممکن ہے کہ جس شخص نے اپنے ملک کے لوگون کے عقائد و رسوم ابد الآباد کے لئے درست و شائستہ کئے ہون اور بعوض طریقہ باطلہ بت پرستی جسمین سالہا سال سے اوسکے ملک کے لوگ غرق تہے عبادت خدائے یکتا و برحق رواج دی ہو اور جس شخص نے قتل اطفال موقوف کردیا ہو اور استعمال مسکرات اور وہ لہو و لعب ممنوع کردئے ہون جنمین بازی لی ہو ہے اور جو منشاء تخریب اخلاق ہین اور جس شخص نے رسم تعدد ازدواج کو جو اوس زمانہ مین غیر محدود تہی محدود کردیا ہو اوسکی نسبت ہم گمان کرین کہ ایسا مصلح اور مہذب جلیل الشان جسنے ترویج احکام حقہ مین ایسی سرگرمی اور جان فشانی کی صرف ایک جعلساز اور مکار تہا آیا ہم یہہ وہم کرسکتے ہین کہ اوسکی رسالت منجانب اللہ نہ تہی بلکہ اوسکا ایجاد تہا۔ استغفر اللہ یہہ گمان آپکی نسبت نہین ہوسکتا اور یہہ کیونکر یقین کرین کہ اونہون نے اپنے زمانہ مین اپنی قوم کو صدق و راستی تعلیم کی تہی اور اونکو خدا نے اسلئے مبعوث کیا تہا کہ اپنی امت کو اوسکی توحید اور صداقت سکہاوین اور اونہین ایسے احکام انتظام ملک اور اخلاق حمیدہ تعلیم کرین جو اونکے مناسب حال ہون۔ انتہی ملخصاً

(۸) سیل صاحب اپنے مقدمہ قرآن کی باب ۲ صفحہ ۵۴ مین لکہتے ہین کہ "قرآن کا بڑا بہاری اصول خدا کی وحدانیت ہے جسپر کہ محمدؐ صاحب کے وعظ کا بڑا زور تہا اور یہہ ایک بڑی بہاری بنیاد والی راستبازی ہے کہ کبہی نہ تہا اور نہ ہوسکتا ہے ایک سے زیادہ خدا"۔ پہر اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ "قرآن مین ضروری قوانین اور ہدایت کے بیانات اور خدائے واحد کی پرستش کرنا اور اوسکی مرضی کے مطابق چلنا ایک قدرتی و الہامی و راستبازی کے طریقہ مین بیان ہوئے ہین" انتہی ملخصاً

Marfat.com

(۹) - گبن صاحب مستند و مشہور مورخ انگلینڈ اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ محمدؐ کا مذہب شکوک اور شبہات سی پاک ہے
کی پیغمبر نے بتون - انسانون - ستارون و سیارون کی پرستش کو اس معقول دلیل سی رد کیا کہ جو شی طلوع
ہوتی ہی غروب ہو جاتی ہی اور جو حادث ہی وہ فانی ہوتی ہی اور جو قابل زوال ہے وہ معدوم ہو جاتی ہی اور
اپنی سرگرمی سی کائنات کی بانی کو ایک ایسا وجود تسلیم کیا ہی جسکی نہ ابتدا ہی نہ انتہا نہ کسی شکل مین محدود نہ
کسی مکانمین اور نہ کوئی اوسکا ثانی موجود ہی جسپر اوسکو تشبیہ دی سکین وہ ہماری نہایت خفیہ ارادون سے آگاہ
رہتا ہی بغیر کسی اسباب کی موجود ہی اخلاق اور عقل کا کمال جو اوسکو حاصل ہی وہ اوسکو اپنی ذات سی حاصل ہے
ان بڑی بڑی حقائق کو پیغمبر نے مشہور کیا اور اوسکی پیروون نے انکو نہایت مستحکم طور سی قبول کیا اور قرآن
کے مفسرون نے معقولات کی ذریعہ سی بہت درستی کی ساتہہ انکی تصریح اور تشریح کی ایک حکیم جو خدا تعالی کی وجود اور
اوسکی صفات پر اعتقاد رکہتا ہو مسلمانون کی عقیدۂ مذکورہ بالا کی نسبت یہہ کہہ سکتا ہی کہ وہ ایسا عقیدہ ہی جو ہمارے
موجودہ ادراک اور قوائی عقلی سی بہت بڑہکر ہی کیونکہ جب ہمنی اوس نامعلوم چیز کو زمان و حرکت اور مادہ اور
حس اور تفکر کی اوصاف سی مبرا کر دیا تو ہماری خیال کرنی اور سمجہنی کے لئی کیا چیز باقی رہی وہ اصل اول جسکی بنا
عقل اور وحی پر ہی محمدؐ کی شہادت سی استحکام کو پہونچی چنانچہ اون کے معتقد ہندوستان سی لیکر مراکو
تک موحد کی لقب سی ممتاز ہین اور بتونکو ممنوع سمجہنے سی بت پرستی کا خطرہ مٹایا گیا ہے - انتہی +

امر پنجم - اس بیان مین کہ اناجیل مروجہ کے مقابلہ مین اہل اسلام کی کونسی کتاب پیش کیجا سکتی ہے -

چونکہ عیسائی لوگ جبکبہی کوئی مضمون یا سند اناجیل مروجہ سی نکالتی ہین تو اہل اسلام کو اسبات پر مجبور کرتے ہین کہ بمقابلہ اسکی تم بہی ایسا مضمون اور اپنی سند صرف قرآن شریف سی نکالکر پیش کرو - لہذا مجکو یہان اسبات کا تصفیہ کرنا ضروریات سی ہوا کہ اناجیل کے مقابلہ مین آیا قرآن شریف پیش ہو سکتا ہی یا اہل اسلام کی دوسری کتابین سو بعد اولی غور و تامل کے ثابت ہوا کہ حسب دلائل ذیل اناجیل کے مقابلہ مین کسیطرح قرآن شریف پیش نہین کیا جا سکتا کیونکہ اناجیل کو قرآن کی ساتہہ کسی طرح کی مشابہت و مماثلت صوری و معنوی نہین -

(۱) - قرآن شریف کی نسبت اہل اسلام کا یہہ عقیدہ ہی کہ وہ منزل من اللہ ہی جو جبرائیل کی وساطت سی آنحضرت کو پہنچا لیکن اناجیل مروجہ کو عیسائی حضرت مسیح کی شاگردون اور دوسری عیسائیون کی تالیف بتلاتی ہین

(۲) - اگر بالفرض والتقدیر حسب زعم عیسائیان قرآن شریف کو آنحضرتؐ کی ہی تصنیف قرار دی لیا جائی تب بہی

اناجیل مروجہ کو قرآن شریف کے ساتھہ ہرگز مشابہت نہین ہوسکتی کیونکہ سہو تین عیسائیونکو حضرت مسیح کی تصنیف کی ہوئی کوئی کتاب پیش کرنی پڑیگی حالانکہ اونہون نے انجیل کیا بلکہ کوئی کتاب خود تصنیف نہین کی چنانچہ ... اپنی تفسیر مین انجیل متی کے دیباچہ مین لکھتا ہے کہ "مسیح نے خود کوئی کتاب نہین لکھی نہ کوئی اوسپر اتری جیسا مسلمان گمان کرتے ہین چنانچہ اسکا ذکر بالکل کہین نہین"۔ انتہی +

(۳)۔ قرآن شریف من حیث النظم والعبارت ایک اعظم اور اقوی معجزہ آنحضرت کا ہے کہ جسکی اعجاز نے تمام جہان کے فصحا و بلغا کو عرصہ تیرہ ۱۳ سو سال سے ایک ادنی سی سورت مثل اوسکی تصنیف کرنے سے عاجز کر رکھا ہے حالانکہ اناجیل مین ہرگز یہہ صفت پائی نہین جاتی اور نہ انکے مصنفون نے کہین اس امر کا دعوی کیا ہے +

(۴)۔ قرآن شریف آنحضرت کے ہی وقت مین لکھا گیا ہے اور اناجیل مروجہ باتفاق جملہ عیسائیون کے ساتھہ سال بعد مصلوب ہونے حضرت مسیح کے لکھی گئی ہین چنانچہ مفصل تشریح اسکی امر اول کی دلیل اول مین گذری ہے +

(۵)۔ قرآن شریف تیئیس سال کے عرصہ مین باوقات مختلفہ اور حسب اقتضائے حالات و مواقع علیحدہ علیحدہ آیات نازل ہوکر حسب الحکم جبرائیل ہیئت کذائی جمع ہوا ہے بخلاف اسکے اناجیل ایک ہی دفعہ اپنے اپنے سنہ مین لکھی گئی ہین +

(۶)۔ قرآن مین جابجا لکھا ہے کہ یہہ خدا کی کلام ہے اور خدا کی طرف سے آنحضرت پر نازل ہوا ہے حالانکہ اناجیل مین کسی جگہہ اسبات کا اشارہ بھی نہین ہوا کہ یہہ اناجیل الہام سے لکھی گئی ہین اور نہ انکے مؤلفین نے حسب دستور مصنفین کہین کوئی ایسی عبارت لکھی ہے جس سے معلوم ہو کہ یہہ اناجیل اونہین نے تصنیف کی ہین بلکہ بخلاف اسکے یہہ معلوم ہے کہ انکے مصنف حواری نہین جیسا کہ امر اول کی دلیل اول مین مفصل بیان کیا گیا ہے +

(۷)۔ قرآن کی نسبت اہل اسلام کے کسی فرقہ کو اسکے منزل من اللہ ہونے مین کسی طرح کا کچھہ شک نہین بخلاف اسکے عیسائیون کے بہت سے علمانے اناجیل مروجہ کے حواریون کی تصنیف ہونے سے انکار کیا ہے جیسا کہ امر اول مین مفصل مبرہن ہے +

(۸)۔ قرآن شریف مین سب طرح کے ضروری احکام از قسم اخلاق و عبادات و معاملات و سیاست وغیرہ بصراحت تمام بیان ہوئے ہین حالانکہ اناجیل مین ہرگز یہہ صفت پائی نہین جاتی سوائے معدودہ احکام اخلاقیہ کے جو اسکے متفرق فصلون مین بیان ہونگے دیگر احکام ضروریہ کا کہین نام و نشان تک نہین +

(۹)۔ قرآن شریف تین قسم کے مضامین پر شامل ہے یعنے توحید۔ قصص انبیا۔ احکام ضروری از قسم اخلاق و عبادات و معاملات اور سیاست وغیرہ۔ بخلاف اناجیل کہ اونمین صرف حضرت مسیح کی تاریخ مرقوم ہے جو اونہون نے اپنے شاگردون سے کہا یا خود کیا یا اونکے ساتھہ برتاؤ ہوا وغیرہ +

Marfat.com

(۱۰)- قرآن مین جتنی کلام درج ہی وہ سب الہامی اور خدا کی کلام ہی اور اوسمین کلام بشری ہرگز شامل نہین بخلاف اناجیل کے کہ باتفاق جملہ عیسائیان اونمین سب کلام الہامی نہین ہی بلکہ کلام الہامی کیساتہ کلام بشری ایسی خلط ملط ہورہی ہی کہ اوسمین بالکل تمیز نہین ہوسکتی چنانچہ انسائکلوپیڈیا برٹینیکا کی جلد ا کی صفحہ ۲۷۴ مین الہام کے بیان مین لکہا ہی کہ اُس امر مین اختلاف واقع ہوا ہی کہ کتب مقدسہ کے کل اقوال الہامی ہین یا نہین جیروم اور گروٹیس اور اپاز مس اور بروکوپس اور بہت سی دوسری علما یہہ کہتے ہین کہ کتب مقدسہ کا ہر قول الہامی نہین ہی" پہر اسی کتاب کی جلد ۱۹ کی صفحہ ۲۰ مین لکہا ہی کہ اگر کوئی ہم سے تحقیق کی راہ سے دریافت کرے کہ تم عہد جدید کی کونسی اجزا کو الہامی مانتے ہو تو ہم کہینگے کہ مسائل اور احکام اور آئندہ کی خبرین جو ملت مسیحیہ کی جڑ ہین اونمین الہام جدا نہین ہوسکتا اور دوسری حالات کی لئیے حواریون کی یاد کافی تہی"- انتہی- ہارنصاحب اپنی تفسیر جلد ا کی صفحہ ۲۴۸ کی حاشیہ مین یون لکہتے ہین کہ "جب ہم کہین کہ کتب مقدسہ خدا کا کلام ہین تو ہماری یہہ مراد نہین کہ وہ سب کلام خدا نے بولا یا لکہوایا ہی یا ہر چیز جو اوسمین ہی کلام خدا ہی بلکہ انصاف اور رحم اور زندگی کی پاکی کے احکام کی بیان اور اون تاریخی حصہ مین جنمین ایسی زندگی کا بیان اصول و احکام کی برخلاف ہی نتیجہ دکہایا گیا ہی تفریق کرنا چاہی پہلا تو پاک اور کلام خدا ہی اور دوسرا یعنی تاریخی حصہ اوسمین بعض کلام نیک آدمیون کا اور بعض شریر کا اور بعض کلام شیطان کا ہی اور اس سب سے اوسکو کلام خدا نہین کہہ سکتے"- انتہی +

(۱۱)- قرآن شریف جس شخص پر اوترا ہی صرف اوسی کی زبان مین نازل ہوا ہی اور خدا کی فضل سے اوسی بان مین اب تک ہر ملک مین رایج و مستعمل ہے بخلاف اناجیل مروجہ کی کہ اونمین سے انجیل متی تو باتفاق ایک جم غفیر عیسائیون کے عبرانی زبان مین تصنیف ہوئی تہی اور اسیطرح یقین ہی کہ باقی اناجیل بہی عبری زبان مین تصنیف ہوئی ہونگی کیونکہ جیسا لیتین حضرت مسیح بالاتفاق عبری نژاد تہے اور عبری بولا کرتے تہے جیسا کہ وقت مصلوب ہونے کے اونہون نے خود اپنی زبان سے کلمہ عبری "ایلی ایلی لما سبقتانی" بولا ہی پس ضرور ہی کہ سب تعلیم جناب ممدوح کی عبری ہی مین ہوگی لیکن اس زمانہ مین وہ سب عنقا صفت ہین اب انکا اصل صرف یونانی زبان مین قرار دیا گیا ہی مالانکہ یہی عیسائی کم جانتے ہین صرف اونکی ترجمی موجود ہین اور یہی مستعمل ہین +

(۱۲)- قرآن شریف کا طرز بیان سرتا پا حاکمانہ ہی یعنے جسطرح حاکم اپنی رعیت وغیرہ کو حکم دیتا ہی بخلاف اناجیل کے کہ انکا بیان محض تاریخانہ و قصصانہ ہے +

Marfat.com

(۱۳)- قرآن شریف کی حفاظت کے لئے آپ خدا تعالی متکفل ہوا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ یعنی ہمنے ہی اوتارا ہے قرآن اور ہم ہی اوسکی تغیر و تبدل سے نگہبان ہین۔ حالانکہ انجیل مین کہین صراحتہً یا کنایتہً خدا کی طرف سے اونکے لئے ایسی حفاظت مذکور نہین ہوئی چنانچہ اسی واسطے اونمین اکثر تحریف اور تغیر و تبدل ہوا ہے بلکہ انجیل کے بڑے بڑے مفسر اسبات کے قائل ہوگئے ہین کہ دیندار عیسائیون نے قصداً اونمین تغیر و تبدل و تحریف کی ہے جیسا کہ ہرن صاحب اپنی تفسیر مین جلد ۲ باب ۸ مین لکھتے ہین کہ جو تہا سبب اختلاف عبارت کا قصداً تحریف ہے جو کسی نے اپنے مطلب کے لئے کی ہو وے عام ہے کہ تحریف کرنیوالا دیندار ہو یا بدعتی اور قدیم بدعتیون مین ارسیون سے زیادہ کسی پر تحریف کا الزام نہین لگایا گیا اور نہ کوئی ایسی حرکت ناشائستہ کے سبب سے اوس سے زیادہ دامن کا مستحق تہا سوا اسکے یہہ بہی تحقیق ہے کہ بعض تحریفات قصداً ان لوگون نے کی ہین جو دیندار کہلاتے تہے اور بعد اونکے وہی تحریفات صحیح دیجاتی تہین تاکہ مسئلہ مقبولہ کی تائید ہو یا جو کچہہ اعتراض اوسپر وارد ہوتا ہو اوٹہہ جاوے۔ انتہی

(۱۴)- قرآن شریف بسبب اون پیشگوئیون کے جو اوسمین درج ہین معجزہ اور کلام الہی ثابت ہوتا ہے اور انجیل مروجہ کہ وہ بسبب مشتمل ہونے مسیح کی پیشگوئیون کے کلام الہی نہین ٹہر سکتین کیونکہ اکثر پیشگوئیان حضرت مسیح کی بعد پوری ہونے کے اونمین لکہی گئی ہین اور بعض ایسی ہین کہ محض خلاف واقع برآمد ہوئی ہین جیسا کہ بطور نمونہ کچہہ امر اول مین بیان ہوا ہے۔ بالفرض اگر حضرت مسیح کی کوئی پیشگوئی مندرجہ انجیل بعد درج ہونے کے پوری بہی ہوئی ہو تو اسصورت مین غایت درجہ مسیح کی صداقت ظاہر ہوگی نہ انجیل کی حقیت کیونکہ اگر کوئی مورخ کسی نبی یا ولی کی کوئی ایسی خبر بتائی ہوئی کہ جسکا ظہور آیندہ کو ہوا اپنی کتاب مین درج کرے تو پہر اگر وہ بموجب اوسکے وقوع مین آجاوے تو اوس مورخ کی وہ کتاب کلام الہی نہین ہوسکتی اور نہ وہ مورخ نبی قرار دیا جا سکتا ہے جبتک کہ وہ خود اپنی پیشگوئی آپ نہ لکہے ✚

(۱۵)- قرآن شریف بموجب آیہ کریمہ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا کے اختلاف اور تناقض سے بالکل منزہ و مبرا ہے بخلاف انجیل کے کہ اونمین سراسر اختلاف اور تناقض پایا جاتا ہے حالانکہ مصنفین انجیل نے بروقت تصنیف کرنے اپنی اپنی انجیل کے ایکدوسرے کی انجیل کو دیکہہ لیا تہا جیسا کہ امر اول کی دلیل چہارم مین بطور نمونہ بیان ہوا ہے ✚

(۱۶)- قرآن شریف جو آنحضرتؐ پر نازل ہوا ہے اوسوقت سے یاد ہوکر دست بدست آجتک اہل اسلام کے پاس چلا آتا ہے اور کوئی جعلی قرآن اوسکے نہین بنا بخلاف انجیل کے کہ بہت سی انجیل بلکہ سہ چندان چہار چندان ان

اناجیل مروجہ کی تصنیف ہوکر حواریون کی طرف منسوب کی گئی ہین یہانتک کہ اصلی اور جعلی مین تمیز کرنی محال ہے

(۱۷)۔ قرآن شریف جیسی کہ چاہئے خدا کی عظمت و جلالت و بزرگی ثابت ہوتی ہے بخلاف اناجیل کے کہ اونکے بعض بیانات سے خدا تعالی کی بےعزتی یعنے کمزوری و بیوقوفی وغیرہ ثابت ہوتی ہے۔ دیکھو نامہ اقرنتیان ۱ باب ۲۵

(۱۸)۔ قرآن شریف و اناجیل کی صورت تالیف مین بھی تطابق نہین یعنے قرآن شریف تو ایک ہی یعنے خدا کی کلام کا مجموعہ ہے اور اناجیل متعدد اشخاص کی تالیفات کے مجموعہ کا نام ہے اور اناجیل اربعہ مین سے اگر ایک بھی نکالدیجاوے تو حضرت مسیح کی تاریخ ناقص رہ جاتی ہے کیونکہ ان کے مؤلفین نے بہ نسبت ایکدوسرے کے کم و بیش حالات مسیح کے انمین لکھے ہین جیسا کہ پیچھے مفصل گذرا +

چونکہ دلائل مندرجہ بالا سے اظہر من الشمس ہوگیا کہ اناجیل مروجہ اور قرآن شریف مین نہ صوری نہ معنوی کوئی تطابق نہین پہلے عیسائیونکو کوئی استحقاق اسبات کا حاصل نہین کہ اناجیل مروجہ کے مقابلہ مین قرآن شریف کو پیش کرانے کے لئے اہل اسلام کو مجبور کرسکین۔

اب رہی اہل اسلام کی کتب احادیث سو اگرچہ اون سے بعض امور مین اناجیل کو کچھ مماثلت و شباہت حاصل ہے یعنے جسطرح اناجیل بعد مصلوب ہونے حضرت مسیحؑ کے ایک مدت دراز کے بعد تالیف ہوئی ہین اسیطرح احادیث بھی آنحضرت کے اقوال و افعال اور معاملات کی تاریخ ہین مگر تاہم کتب احادیث کو اناجیل پر دو وجہ سے ترجیح و فوقیت حاصل ہے۔

اول یہہ کہ احادیث کے جامعین نے حدیث کی سند صحیح متصل جسکو سلسلہ روات کہتے ہین آنحضرتؐ یا اصحاب آنحضرت تک پہنچائی ہے یعنے اسطرح پر بیان کیا ہے کہ مینے یہہ بات فلان شخص معتبر و ثقہ سے سنی ہے اور اوسنے فلان معتبر و ثقہ آدمی سے اور اوسنے اوس صحابی سے جسنے بچشم خود دیکھا ہے یا سنا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسا کیا ہے یا فرمایا ہے یا اونکے سامنے ظہور مین آیا ہے۔ اور جس حدیث کی اسطرح پر سند سلسلہ وار نہو یا راویون مین سے کوئی راوی معتبر نہو یا اوسکا حافظہ اچھا نہو تو وہ حدیث ضعیف ہے اور قابل حجت نہین بلکہ حدیث کے معاملہ مین یہانتک احتیاط مرعی رکھی گئی ہے کہ جس شخص کا کسی دنیاوی معاملہ مین کبھی جھوٹ ظاہر ہوگیا ہو تو دینی معاملہ مین بھی خواہ وہ کیسا ہی دیانتدار کیون نہو بالکل غیر معتبر سمجھا جاتا ہے اور جس حدیث کے سلسلہ مین ایسا شخص پایا جاوے وہ حدیث وضعی اور مردود ہے اور کتب احادیث کے راویون کی معتبری و ثقاہت معلوم کرنے کے لئے کئی ایک کتابین جنکو اسماء الرجال کہتے ہین موجود ہین جنکے ذریعہ ہر ایک صاحب علم ہر ایک حدیث کی نسبت معلوم کرسکتا ہے کہ وہ کس درجہ کی ہے۔ بخلاف اناجیل کے کہ انمین جو مسیح کے حالات درج ہوئے ہین اونمین سے ایک کا بھی ایسی سند متصل کے ساتھ حضرت مسیحؑ تک پہونچنا

ناممکن بلکہ محال ہے۔ دوم یہہ کہ جامعین احادیث کی جلالت و وثاقت و صداقت و ورع اور پسندیدہ روش مسلم مخالفان ہے اور انکی ذکر خیر اور اوصاف حمیدہ سے تواریخ اہل اسلام بھری پڑی ہین بخلاف اناجیل کے کہ آجتک انکی مولفین ہی کسی قطعی دلیل سے محقق نہین ہوئے کہ کون تھے جیسا کہ امر اول مین مفصل بیان ہوا ہے۔ ان اہل اسلام کی کتب سیر مثل روضۃ الاحباب مدارج النبوت وغیرہ ایسی ہین کہ اناجیل سے اکثر امور مین بطابقت کلی رکھتی ہین اور جسطرح اناجیل صرف حضرت مسیحؑ کی تاریخ ہین اسیطرح یہہ بھی خاص آنحضرتؐ کی تاریخ ہین۔ پس اگر عیسائی انصاف کو کام فرماوین تو اناجیل کی مقابلہ مین ان کتابونکو پیش کر سکتے ہین گو یہہ بخلاف اناجیل جنجن کی تصنیفات سے خیال کیجاتی ہین بالتحقیق اوہنین کی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہین۔ لیکن تاہم مین عیسائیون کو شرمندہ کرنے کی غرض سے مسیح کی تعلیم مندرجہ اناجیل کے مقابلہ مین قرآن شریف ہی سے اخلاقی و روحانی تعلیم بیان کرتا ہون اور تنبیہ کے طور پر کہ عیسائیونکو مسیح کی تعلیم مندرجہ اناجیل کے مقابلہ مین آنحضرتؐ کی تعلیم مندرجہ احادیث اور حواریون کے اقوال کے تقابل مین آنحضرتؐ کے اصحاب کے اقوال و نصائح پیش کرانی چاہئے تھے کچھہ بطور نمونہ کتب حدیث وغیرہ سے بھی آنحضرتؐ اور آپکے حوارین یعنی صحابہ کی تعلیم اخلاقیہ نقل کرتا ہون +

فصل اول

ماباپ کی عزت اور اولاد کی پرورش کے احکام مین

کلام مسیح - انجیل متی باب ۱۵ آیت ۴ - خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے ماباپ کی عزت کر اور جو ماباپ پر لعنت کرے جان سے مارا جائے۔ ایضاً باب ۱۹ - آیت ۱۹ - اپنے باپ اور اپنی ما کی عزت کر +

کلام حواریین - نامہ افسیون باب ۶ - آیت ۱ - ای فرزندو تم خداوند کے لئے اپنے ماباپ کے محکوم ہو کیونکہ یہہ واجب ہے۔ ۲ - تو اپنے ماباپ کو حرمت دے کہ وہ پہلا حکم ہے جسکا وعدہ ہے۔ ۳ - تو تیرا بھلا ہوگا اور زمین پر تیری عمر دراز ہوگی ۴ - ای بچے والو تم اپنے فرزندونکو آزردہ نکرو بلکہ خدا کی تربیت اور نصیحت کرکے انکی پرورش کرو۔ نامہ قلسیون باب ۳ - آیت ۲۰ - ای لڑکو تم اپنے ماباپ کی ہر ایک بات مین فرمانبردار ہو کہ خداوند کو یہی پسند ہے۔ ۲۱ - ای بچے والو اپنے لڑکون کو مت چھیڑو نہو وے کہ وے بیدل ہو جاوین +

کلام الہی - پارہ سبحن الذی سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ - وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا

Marfat.com

کما ربّیانی صغیرا یعنے حکم کیا ہے رب تیرے نے یہہ کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرو
اگر پہونچے نزدیک تیرے بڑھاپے کو ایک دونمین سے یا دونون پس مت کہو اونکو اف اور مت ڈانٹو اونکو اور
کہو اونسے بات تعظیم کی اور نیچا کر اونکے لئے بازو تواضع کا مہربانی سے اور کہہ اے پروردگار رحم کر اون دونون پر
جیسا کہ پالا اونہون نے مجھکو لڑکپن مین۔ پارہ حم ۲۶ سورہ احقاف۔ رکوع ۲۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا۔ یعنی حکم کیا ہمنے آدمی کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کو
اوٹھائی ہے اوسکو ماں اوسکی تکلیف سے اور جنتی ہے اوسکو تکلیف سے۔ پارہ ۲۰ ہن۔ سورہ عنکبوت۔ رکوع ۱۔
وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا یعنے حکم کیا ہمنے انسان کو ساتھ ماں باپ کی بھلائی کرنا اور اگر کوشش کرین تجھ سے اس بات کی کہ شریک لاوے
تو ساتھ میرے اوس چیز کو کہ نہین واسطے تیرے علم پس مت کہا مان اونکا۔ پارہ ۲۱ اتل ما اوحی۔ سورہ لقمان رکوع
وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي
وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یعنے حکم کیا ہے ہمنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کو اوٹھایا اوسکو ماں اوسکی نے سستی پر سستی کے
اور دودھ چھڑانا اوسکا ہے دو برس مین یہہ کہ شکر کر واسطے میرے اور اپنے ماں باپ کے واسطے طرف میری ہی پھر آنا
اور اگر کوشش کرین تجھسے اس بات کی کہ شریک لاوے تو ساتھ میرے اوس چیز کو کہ نہین واسطے تیرے ساتھ اوسکے علم پس مت کہا
مان اون دونون کا اور صحبت رکھ اونسے بیچ دنیا کے اچھی طرح سے اور پیروی کر راہ اوس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے طرف
میری پھر طرف میری ہی پھرنا تمہارا پس خبر دونگا تمکو اوس چیز کی جو تم کرتے تھے۔ پارہ ۲ سیقول سورہ بقر
رکوع ۳۰ وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ اور مائین دودہ دیوین اپنی اولاد کو پورے
دو برس۔ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ بِوَلَدِهِ نہ رنج کرے ماں اپنے بچے کے سبب سے بدلے
(اوسکے سے جدا کرکے اوسکے باپ کو دیدینے کے سبب) اور نہ آزردہ کرے باپ بچے کے اوسکی ماں سے اوسکو

کلام رسول مقبول ﷺ۔ مشارق الانوار باب ۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَغِمَ أَنْفُهُ
أَنْفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ رواہ مسلم
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خاک مین ملا پھر خاک مین ملا پھر خاک مین ملا ناک اوسکی

Marfat.com

یہی پایا ایک دو یا دونون کو سو بہشت مین نہ داخل ہوا یعنی اونکی خدمت نہ کی اور اونکو اپنے سے راضی نکیا جو بہشت مین داخل ہونیکا سبب ہی۔ مشکوٰۃ باب البر والصلۃ فصل ۳۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا قَالَ ھُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ۔ یعنی ابن ماجہ مین ابی امامہ سے روایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت سے پوچھا کہ ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہی۔ فرمایا کہ وہ بہشت ہین تیرے (یعنے اونکی رضامندی سے تجکو بہشت ملیگا) اور دوزخ ہین تیرے (یعنے ناراض کرنے سے دوزخ مین جائیگا) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْھَا مَا شَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَاتِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ۔ بیہقی مین ابی بکرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ اللہ تعالی سوای نافرمانی ماں باپ کے اور سب گناہ جنکو چاہتا ہی بخشدیتا ہی اور مقرر اللہ جلدی سزا دیتا ہی ماں باپ کی نافرمانی کرنیوالے کو اوسکے مرنے سے پہلے ہی دنیا مین۔ مشکوٰۃ باب الشفقۃ فصل ۳۔ وَعَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَہٗ مِنْ نَحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ یعنے ترمذی و بیہقی مین ایوب بن موسی سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بخشش باپ کی بیٹے کے حق مین بہتر نیک ادب سکھلانے سے نہین وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَاَنْ یُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَہٗ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ۔ ترمذی مین جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنے بیٹے کو بہتر ہی اوسکے لیے ایک صاع صدقہ دینے سے۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْھَا وَلَمْ یُھِنْھَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ عَلَیْھَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ۔ ابوداؤد مین ابن عباس سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکی ہو ایک بیٹی یا بہن نہ گاڑا اوسکو زندہ (جیسے زمانہ جاہلیت مین بوجہ عار وفقر کے زندہ زمین مین گاڑ دیا کرتے تھے) اور نہ حقیر و ذلیل رکھا اوسکو اور نہ ترجیح دی بیٹے کو اوسپر (دینے دلانے مین) داخل کریگا اللہ بہشت مین اوسکو۔ مشارق الانوار باب ۷۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِعْدِلُوْا فِیْ اَوْلَادِکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ بخاری و مسلم مین نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ برابری کرو اپنی اولاد مین۔ مشکوٰۃ باب الولی فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ وُّلِدَ لَہٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنِ اسْمَہٗ وَاَدَبَہٗ فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّجْہُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ یُزَوِّجْہُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُہٗ عَلٰی اَبِیْہِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ۔ ابی سعید سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے یہان لڑکا پیدا ہو پس چاہئے کہ اوسکا نام اچھا رکھے اور ادب نیک سکھا دے اوسکو پھر جب بالغ ہو تو چاہئے کہ اوسکا نکاح کردے۔ پس اگر وہ بالغ ہوگیا اور

نکاح اوسکا اوسکے باپ نے باوجود مقدور کے نہ کیا اور لڑکے سے گناہ ہوگیا تو اوسکا گناہ اوسکے باپ پر ہی- عن ابن عمر سأله رجل فقال یا رسول اللہ من ابرّ فقال بِرّ والدیک فقال لیس لی والدان فقال بِرّ ولدک کما ان لوالدیک علیک حقا کذلک لولدک علیک حق رواہ الطبرانی و [illegible]
مین ابن عمر سے روایت ہی کہ ایک شخص نے آنحضرت سے پوچھا کہ میں کسکے ساتھ اچھا سلوک کرون آپ نے فرمایا اپنے ماں باپ کے ساتھ اوسنے عرض کی کہ میرے ماں باپ زندہ نہیں آپ نے فرمایا کہ اپنے بچے پر احسان کر جیسا تیرے والدین کا تجھپر حق ہی ویسا ہی تیرے بچے کا تجھپر حق ہے ❊

آثار الصحابہ ۱- کتاب آثار امام محمد- عن عائشة قالت ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم- حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بہتر وہ چیز ہی جو تم اپنی کمائی سے کہاؤ اور بیشک تمہاری اولاد تمہاری کمائی [illegible]
احیاء العلوم- جلد ۲- حقوق الوالدین والولد- قال معاویة للاحنف بن قیس یا ابا بحر ما تقول فی الولد قال یا امیر المؤمنین ثمار قلوبنا وعماد ظہورنا ونحن لهم ارض ذلیلة وسماء ظلیلة وبهم نصول علی کل جلیلة فان طلبوا فاعطهم وان غضبوا فارضهم یمنحوک ودهم ویحبوک جهدهم ولا تکن علیهم ثقلا ثقیلا فیملوا حیاتک ویودوا وفاتک ویکرهوا قربک- یعنی حضرت معاویہ نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ آپ اولاد کے باب میں کیا کہتے ہیں اونہوں نے فرمایا اے امیر المؤمنین وہ ہمارے دلوں کے میوے اور پشتوں کے تکیے ہیں ہم اونکے حق میں زمین فرمانبردار اور آسمان سایہ دار ہیں اور ہم اونہیں کی خاطر کہتے ہیں اگر وہ کچھہ مانگیں تو اونکو دو اور اگر روٹھہ جائیں تو منا لو پھر وہ دل سے تمہیں چاہینگے اور حتی الوسع تم سے محبت رکھینگے اور تم اونپر بھاری مت ہو اور سخت مت بنو ورنہ تمہاری زندگی سے رنجیدہ ہوکر چاہینگے کہ تم جلد مرجاؤ اور تمہارے پاس رہنا اونکو برا معلوم ہوگا ❊

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

اس فصل میں تعلیم عیسوی و محمدی جو مرقوم ہوئی ہی اگرچہ بادی النظر میں یکسان معلوم ہوتی ہی لیکن بنظر غور و تعمق تعلیم عیسوی میں ایک ایسا نقص پایا جاتا ہی جس سے وہ کسی طرح تعلیم محمدی کے ساتھہ برابری [illegible] اور وہ یہ ہی کہ گو مسیح نے والدین کی عزت کرنیکا تو حکم دیدیا [illegible] مگر خود [illegible] اس حکم پر عمل نہیں کیا بلکہ اکثر اپنی والدہ ماجدہ سے نفرت و [illegible] ظاہر کی ہی جیسا کہ انجیل متی باب ۱۲ میں ہی- ۴۷- تب کسی نے مسیح سے کہا کہ دیکھہ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے تجھسے بات کیا چاہتے ہیں ۴۸ [illegible]

جواب مین خبر دینے والے سے کہا کون ہے میری مان اور کون میرے بہائی ۴۹- اور اپنا ہاتہ اپنے شاگردون کیطرف بڑہا کر کہا
کہ دیکہہ میری مان اور میرے بہائی ۵۰ کیونکہ جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی پر چلتا ہے میرا بہائی اور بہن
اور مان وہی ہے- انتہی- یہان علاوہ مان اور بہائیون سے نفرت ظاہر کرنیکے مسیح کا اونکی بات سننے کی خواہش کو ٹالدینا
بیفرمانی کو بہی خوب ثابت کرتا ہے- پہر انجیل یوحنا باب ۲ مین ہے ۱- اور تیسرے دن قانائے جلیل مین کسی کا بیاہ ہوا اور
یسوع کی ماں وہان تہی ۲- اور یسوع اور شاگردون کی بہی اوس بیاہ مین دعوت تہی ۳- اور جب شراب گہٹ گئی
یسوع کی مان نے اوسے کہا کہ اونکے پاس شراب نہین رہی ۴ یسوع نے اوسے کہا کہ اے مستورہ مجہے تجہسے کیا کام میرا وقت ہنوز
نہین آیا- انتہی- دیکہو یہان مسیح نے اپنی والدہ سے اجنبی عورتون کا سا برتاؤ کر کے کیسی سختی سے اوسکو جہڑک دیا کہ
مجہے تجہسے کچہہ غرض نہین اور اوسکے کہنے پر شراب کی افزائش کا معجزہ ظاہر کیا اور جب اپنی مرضی ہوئی تب افزائش
کا معجزہ دکہایا چنانچہ تفسیر بارنس جلد ۱ حصہ ۲ کے صفحہ ۲۱۹ مین اس آیت کے نیچے لکہا ہے کہ مسیح نے اپنی والدہ کی اس
آیت مین بہت ملامت اور ایسی بیعزتی کی اور حقارت کے الفاظ بولے ہین کہ ایسا اور کوئی لفظ مشتمل بر حقارت نہوگا
جیسے کہ الفاظ (اے عورت) - (تجکو مجہسے کیا کام) خصوصاً والدہ کے حق مین - انتہی - تفسیر اسکاٹ مین جو اس فقرے کے
نیچے یہہ لکہا ہے کہ "اون ملکون کے محاورہ مین عورتون سے اسطرح کہنا (یعنے اے مستورہ کر کے کہنا) اخلاق سے بعید
یہہ سختی محبت آمیز تہی" - مین کہتا ہون کہ اگر کسی اجنبی عورت سے اسطرح کا خطاب ہوتا تو کچہہ مضائقہ نہ تہا لیکن
والدہ سے جو بالکل جائے ادب و عزت اور حرمت ہے اسطرحکا خطاب کوئی بہی پسند نہین کر سکتا اور نہ والدہ کو عورت کہکر
مخاطب کرنا اون ملکون کا محاورہ تہا ورنہ بجز مسیح کے کسی ایسے شخص کے قول سے ثابت کرو جسنے اپنی والدہ کو عورت کے الفاظ
سے مخاطب کیا ہو- اور والدہ کی نسبت ایسا برتاؤ اگر سختی محبت آمیز ہے تو معلوم نہین کہ سختی نفرت آمیز کی کیا حد ہوگی
حالانکہ اسی تفسیر مین انجیل متی باب ۱۵ آیت ۴ کے نیچے لکہا ہے کہ ماں باپ کی عزت کرنے مین یہہ سب باتین شامل مین یعنے
فرمانبرداری اور اونسے شفقت سے بولنا اور اونکی نیکنامی ڈہونڈہنا اور حاجت کے وقت خدمت کرنا- اور لعنت کے
مین یہہ باتین ہین یعنے بے ادبی اور سختی سے بولنا حکم نہ ماننا- تحقیر- حاجتمندی مین مدد نہ کرنا انتہی- علاوہ اسکے مسیح
نے اپنے حکم والدین کی عزت کرنے پر خود ہی عمل نہ کرنے مین اکتفا نہین کیا بلکہ اپنے شاگردون کو بہی والدین سے نفرت
اور اونکی عدم خدمت کی جرأت دلائی ہے جیسا کہ متی باب ۸ مین ہے ۲۱- اوسکے شاگردون مین سے دوسرے نے کہا اے
مجہے رخصت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو گاڑون ۲۲ پر یسوع نے اوسے کہا تو میرے پیچہے آ اور مردون کو اپنے مُردے گاڑنے دے
انتہی- دیکہو مسیح کا ایسے نازک وقت مین اپنے شاگرد کو جبکہ اوسکا باپ مردہ پڑا تہا اوسکے دفن کرنیکے لئے رخصت

Marfat.com

اسنے بڑہکر اور کیا ماباپ سے نفرت دلانے کی ترغیب ہوگی - پس یہان منکر مسیح تو یہہ کہہ سکتا ہے کہ یہودیون نے جو حضرت مسیحؑ کو سولی دیا تہا تو ناحق نہین تہا بلکہ وہ ماباپ کی بے ادبی اور نفرت و بیفرمانی سے بموجب تصریح تفسیر اسکاٹ لا کی لعنت مین داخل ہین - خود مستحق قتل تہے اسلئے سولی دئے گئے تہے نہ یہہ کہ بنی آدم کے گناہون کے لئے کفارہ ہوئے تہے - چونکہ مسیحؑ کی تعلیم مندرجہ فصل ہذا مین اونکے قول کو فعل سے مطابقت نہین اسلئے وہ بالکل ناقص ہے اور اَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ کی مصداق ہے اور محمدیؐ تعلیم مطابق قول و فعل ہونے کے اعلیٰ و افضل ہے - احیاء العلوم جلد ۲ مین بروایت ابی الطفیل مستدرک حاکم سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کی دایہ جنہون نے آپکو دودہ پلایا تہا آپکے پاس آئین آپنے اونکے لئے اپنی چادر بچہادی پہر فرمایا کہ اے مادر خوب کیا آپ تشریف لائین پہر اونکو چادر پر بٹہلا کر فرمایا کہ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کرونگا اور جو مانگو وہ دونگا اونہون نے کہا کہ مین اپنی قوم کی سفارش کرتی ہون آپنے فرمایا کہ میرے اپنا اور بنی ہاشم کا حق تمکو دیا یعنی جسقدر انکے حصہ مین لوگ آوین اونکو تمہارے حوالہ کردونگا پس ہر طرف سے لوگ اوٹہے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمنے بہی اپنا حق اونکو دیا پہر اونکے ساتہہ بعد کو یہہ سلوک کیا کہ خیبر مین سے اپنا حصہ اونکو بخشدیا جو حضرت عثمان غنیؓ نے ایک لاکہہ درم کو اونسے مول لے لیا - انتہی -

پس یہان غور کرنا چاہئے کہ اس فصل مین کیا اونکی دی کی تعلیم مؤثر و اعلیٰ سمجہی جاسکتی ہے کہ جسکا قول و فعل مطابق ہو کہ اپنی دودہ پلانے والی تک کے ساتہہ والدہ سے بڑہکر ادب عزت اور عمدہ سلوک کرے یا اوس شخص کی تعلیم جسکے قول و فعل مین ایسا تخالف ہو کہ ہمیشہ اونسے اپنی والدہ سے اجنبیانہ و نفرتانہ اور بیجا برتاؤ رکہا - اور نیز اپنے شاگردون کو ایسے برتاؤ کی جرأت دلائی - حالانکہ خود ہی مسیح اپنے شاگردونکو فرماتا ہے کہ تم زمین کے نمک ہو پر اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ پہر کسی کام کا نہین - تم دنیا کے نور ہو - تمہاری روشنی آدمیون کے سامنے چمکے تاکہ دے تمہارے نیک کامون کو دیکہین - متی باب ۵ - آیت ۱۳ سے ۱۶ تک - مگر افسوس مسیح نے خود اپنے آپکو والدین کی تعظیم مین اچہا نمونہ بناکر نہ دکہایا

فصل دوم

فضیلت صدق و راستی اور مذمت کذب

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۵ - ۶ - مبارک دے جو راستبازی کے بہوکے اور پیاسے ہین کیونکہ دے آسودہ ہونگے مبارک دے جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہین کیونکہ آسمان کی بادشاہت اونہین کی ہے - باب ۱۵ - ۱۹ - کیونکہ جہوٹی گواہی - کفر دل ہی سے نکلتے ہین یہی باتین آدمی کو ناپاک کرنیوالی ہین +

کلام حواریین - نامہ افسیون باب ۴ - ۲۵ سو جہوٹ چہوڑکے ہر ایک شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے - نامہ قلسیون

باب ۳ - ۹ - ایکدوسری سے جھوٹ نہ بولو +

کلام الٰہی - پارہ واذاسمعوا - سورہ مائدہ - رکوع ۱۶ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ - کہیگا اللہ یہہ دن ہے کہ فائدہ دیگا سچ کہنے والونکو سچ اونکا واسطے اونکی بہشت ہے جسکے نیچے نہرین چلتی ہین ہمیشہ رہینگے اوسمین راضی ہوا اللہ اور وہ راضی ہوئے اوس سے یہی ہے مراد پانا - پارہ ۲۲ ومن یقنت سورہ احزاب رکوع ۵ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا یعنے تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتین اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والیان عورتین اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنیوالیان اور عاجزی کرنیوالے اور عاجزی کرنیوالیان اور خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیان اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیان اور نگہبانی کرنیوالے اپنی شرمگاہ کی اور نگہبانی کرنیوالیان اور اللہ کو بہت کرنیوالے اور یاد کرنیوالیان تیار کیا ہے اللہ نے واسطے اونکی بخشش اور ثواب بڑا - پارہ ۳ تلک الرسل سورہ عمران رکوع ۱ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ - یعنے پرہیزگار وہ لوگ ہین جو صبر کرتے ہین سختیونپر اور سچ بولتے ہین اور فرمانبرداری کرتے ہین خدا و رسول کی اور اپنے مال سے راہ خدا مین خرچ کرتے ہین اور بخشش مانگتے ہین خدا سے پچھلی رات کے وقت - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر رکوع ۲۲ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور صاحب بھلائی کے وہ لوگ ہین جو پورا کرتے ہین اپنے عہد کو اور صبر کرتے ہین تنگدستی میں اور لڑائی مین یہہ وہی لوگ ہین جنہون نے سچ بولا اور یہی لوگ پرہیزگار ہین - پارہ ۱۱ یعتذرون سورہ توبہ رکوع ۵ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھ سچون کے - پارہ ۲۲ ومن یقنت سورہ احزاب رکوع ۹ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ اور کہو بات راست و درست - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نسا رکوع ۲۰ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ

Marfat.com

الاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما فلا تتبعوا الھوی ان تعدلوا وان
تلوا او تعرضوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے
ساتھ انصاف کے گواہی دینے والے خدا کے لیے بھی اگرچہ اپنی جانوں یا ماں باپ یا قرابت والوں پر ہی کیوں نہ ہو
مشہود علیہ دولتمند ہو یا فقیر (یعنے گواہی کے وقت غنی کے واسطے غنا کی عزت اور فقیر پر بسبب اسکے افلاس کے رحم نکرو)
پس اللہ بہت مہربان ہے اونپر پس مت پیروی کرو تم خواہشوں کی یہہ کہ نہ عدل کرو اور یا پیچدار بات کرو یا اعراض کرو
پس تحقیق اللہ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو خبردار ہے - پارہ ۶ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۲ - یا ایہا الذین
امنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا
ھو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون - اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم
رہنے والے اللہ کے گواہی دینے والے ساتھ انصاف کے اور نہ باعث ہو تمکو دشمنی کسی قوم کی اس بات پر کہ نہ عدل کرو
پارہ ١٧ اقترب للناس سورہ حج - رکوع ۴ - واجتنبوا قول الزور حنفاء للہ غیر مشرکین بہ اور بچتے رہو
جھوٹ بولنے سے توحید کرنیوالے اللہ کو نہ شریک لانیوالے ساتھ اوسکے - پارہ ١٩ وقال الذین - سورہ شعراء - رکوع ١١
ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم - کیا بتلاؤں میں تمکو کسپر اترتے ہیں شیطان
اترتے ہیں ہر جھوٹ باندھنے والے گناہگار پر +
کلام رسول مقبول - مشکوٰۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ عن ابن مسعود قال رسول اللہ صلعم علیکم بالصدق
فان الصدق یھدی الی البر وان البر یھدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری
الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یھدی الی الفجور وان
الفجور یھدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا
متفق علیہ - ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لازم پکڑو اپنے پر سچ بولنے کو کیونکہ سچ بولنا پہونچاتا
ہے نیکی کو اور نیکی پہونچاتی ہے بہشت میں اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے میں یہاں تک
کہ لکھا جاتا ہے خدا کے پاس صدیق اور دور رکھو اپنے آپکو جھوٹ بولنے سے کیونکہ جھوٹ بولنا پہونچاتا ہے زنا کو اور
زنا پہونچاتی ہے دوزخ میں اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں یہاں تک کہ
لکھا جاتا ہے بڑا جھوٹا - ایضاً فصل ۲ - عن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلعم قال اضمنوا لی ستا من
انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم و

Marfat.com

اِحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ رواه البيهقي عباده بن صامت سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ واسطے منفعت اپنی نفسوں کے چھ چیزوں کی تم لوگ ضامن ہوؤ۔ میں تمہاری لئے بہشت کا
ضامن ہونگا سچ بولا کرو بات کرنے میں۔ جب وعدہ کرو تو اوسکو پورا کرو۔ جب امانت دی جاوے تو اوسکو ادا کرو
حرامکاری سے اپنی شرمگاہ کو نگاہ رکھو۔ نامحرم کے دیکھنے سے اپنی نگاہ کو بند کرو۔ اپنے ہاتھ کو مارنے سے باز رکھو۔
عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَوْصِنِيْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ
لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ۔ مختصراً۔ بیہقی نے ابوذر سے روایت کی ہے کہ ابوذر نے کہا کہ میں
حضرت کے پاس آیا اور بیان کی حدیث دراز یہانتک کہ ابوذر نے کہا کہ مینے حضرت سے عرض کی کہ مجکو کوئی نصیحت کیجئے
آپنے فرمایا کہ سچ بات کہو اگرچہ تمکو یا سننے والے کو کڑوی معلوم ہو پہر مینے کہا کہ کچھ اور زیادہ فرمائیے آپنے فرمایا کہ نہ
ڈرا ظہار دین خدا میں کسی کی ملامت سے پہر عرض کی مینے کہ کچھ زیادہ فرمائیے فرمایا کہ باز رکھے تمکو لوگوں کے عیبوں
سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو اپنے نفس سے یعنے جب کسی کی عیب گیری کا خیال آوے تو اپنے عیبوں کو سوچ کہ مجھہ میں ہیں
اتنے عیب میں کسی کی عیب گیری کیا کروں۔ مشکوۃ۔ کتاب الایمان باب الکبایر فصل ۱ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ
وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ
اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْتُ لَا يَسْكُتُ رواه البخاري۔ ابوبکرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ آہ میں تمکو بتلاتا ہوں کبیرہ گناہوں میں سے جو بہت بڑے ہیں ہمنے کہا ہاں یا رسول اللہ
بتلائیے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور حضرت تکیہ لگائے بیٹھے تھے سو اوٹھہ بیٹھے پہر فرمایا
خبردار ہو اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی خبردار ہو جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی
پہر حضرت اسی کو کہتے رہے یہانتک کہ مینے کہا کہ حضرت نہیں چپ ہونگے۔ ایضاً باب حفظ اللسان فصل ۱ عَنِ ابْنِ
مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ مختصراً۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو
جھوٹ سے۔ ایضاً باب الاقضیۃ فصل ۲ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ
مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رواه ابوداود۔ خریم بن فاتک سے

روایت ہی کہ حضرت ایکدن صبح کی نماز سے فارغ ہو کر کہڑے ہو گئے اور تین دفعہ فرمایا کہ جہوٹی گواہی شرک کی ساتہ برابر کی گئی ہی پہر حضرت نے سند کے طور پر یہہ آیت پڑہی یعنے بچو تم پلیدی بتوں سے اور بچو تم جہوٹ سے درحالیکہ رجوع کرنیوالے ہو باطل سے طرف حق کی نہ شرک کرنیوالے خدا کے ساتہہ - صحیح مسلم - عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِمْ اَلْمَنَّانُ بِعَطِیَّتِہٖ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْفَا وَالْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ حضرت نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جنسے خداتعالی قیامت کے روز بات نکریگا اور نہ اونپر نظر شفقت ہوگی ایک وہ کہ کسی کو کچہہ دیکر احسان جتادے دوسرا وہ کہ جہوٹی قسم کہاکر اپنا مال بیچے تیسرا وہ جو تکبر سے پاجامہ ٹخنوں سے نیچا رکہے - ابوداؤد و ترمذی و نسائی - عَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَیْلٌ لِلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَکْذِبُ لِیُضْحِکَ بِہِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَہٗ وَیْلٌ لَہٗ حضرت نے فرمایا کہ ہلاکی ہی اوسکو جو بات کہے اور جہوٹ بولے تاکہ لوگ اوسے ہنسین ہلاکی ہی اوسکو تباہی ہی اوسکو - ترمذی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَکْذِبُ الْکِذْبَۃَ فَیَتَبَاعَدُ الْمَلَکُ عَنْہُ مَسِیْرَۃَ مِیْلٍ مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِہٖ حضرت نے فرمایا کہ جب آدمی جہوٹ بولتا ہی تو ایسی بدبو اوسکی پہیلتی ہی کہ فرشتہ ایک کوس دور چلا جاتا ہے +

اقوال صحابہ - احیاء العلوم جلد ۴ فضیلۃ الصدق - وقال ابن عباس اربع من کن فیہ فقد ربح الصدق والحیاء وحسن الخلق والشکر - ابن عباسؓ نے فرمایا کہ چار باتین ایسی ہین کہ جس شخص مین ہون نفع اوسی کو ہوتا ہی - سچ بولنا - حیا - حسن خلق - شکر - ایضاً - جلد ۳ - آفۃ الرابعۃ عشر - قال علیؓ اعظم الخطایا عند اللسان الکذوب وشر الندامۃ یوم القیامۃ - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بہت بڑا گناہوں کا خدا کے نزدیک زبان جہوٹی ہی اور سخت ندامتوں سے ندامت دن قیامت کی ہے - وقال عمرؓ احبکم الینا مالم نرکم احسنکم اسما فاذا رأیناکم فاحبکم الینا احسنکم خلقا فاذا اختبرناکم فاحبکم الینا اصدقکم حدیثا واعظمکم امانۃ - حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جبتک ہم سے ملاقات نہین ہوتی تبتک تو ہم مین سے زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہی جسکا نام اچہا ہو اور جب ملاقات ہوجاتی ہی تو وہ اچہا معلوم ہوتا ہی جو عادت اچہی رکہتا ہو اور معاملہ کرنیکے بعد وہ اچہا معلوم ہوتا ہی جو بات کا سچا امانت کا پکا ہو +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اول تو تعلیم محمدی مین جسقدر سچ بولنے اور سچی گواہی دینے وغیرہ اوصاف کی فضیلت وثنا اور جہوٹ بولنے اور جہوٹی گواہی دینے کی مذمت وممانعت بیان ہوئی ہی تعلیم عیسوی مین اوسکا عشر عشیر بہی نہین ہی بلکہ انجیلون کی بابت

Marfat.com

۲۰ مین جو لکہا ہی اسوجہہ سے چہوڑ کر ہر ایک شخص اپنے پڑوسی سے سچ بولے) اوسکے سچ بولنے کا حکم مخصوص و محدود سا ہے سمجہا جاتا ہی۔ دوم مسیح نے خود سچ بولنے پر عمل نہین کیا چنانچہ یوحنا باب ۷ آیت ۸ و ۹ و ۱۰ مین مسیح نے اپنے بہائیون سے کہا کہ تم عید مین جاؤ مین ابہی نہین جاتا کہ میرا وقت ہنوز نہین آیا لیکن جب اونکے بہائی روانہ ہوئے تو وہ بہی خفیہ طور پر عید مین گیا۔ اور پہر طرفہ یہہ کہ مسیح نے اسی پر اکتفا نہین کیا بلکہ اپنے شاگردونکو بہی حق بات کے چہپانے اور جہوٹ بولنے کی ترغیب دی چنانچہ متی ۱۶-۲۰ مین لکہا ہی۔ تب اوسنے (مسیح) اپنے شاگردونکو حکم کیا کہ کسو سے نہ کہنا کہ مین یسوع مسیح ہون۔ پہر متی ۱۵ باب ۱۶ مین ہی ۱۵۔ اور بہت سی جماعتین اوسکے پیچہے ہولین اور اوسنے اون سب کو چنگا کیا۔ ۱۶۔ اور نہین تاکید کی کہ مجہے ظاہر نہ کرنا۔ پہر مرقس ۸ مین ہی ۲۹ پہر اوسنے اونہین کہا کہ تم کیا کہتے ہو کہ مین کون ہون پطرس نے جواب دیا تو تو مسیح ہی۔ ۳۰ تب اوسنے اونہین تاکید کی کہ میری بابت کسی سے مت کہو انتہی۔ یہان غور کرنا چاہئے کہ جب مسیح شاگردون وغیرہ کو اپنی نسبت نہ ظاہر کرنیکی تاکید کی تو اس صورت مین ظاہر ہی کہ جب اونسے مسیح کی نسبت دریافت کیا گیا ہوگا تو لا محالہ اونکو جہوٹ کہنا پڑا ہوگا کہ ہم مسیح کو نہین جانتے۔ اسیطرح جب اون بیمارون سے جنکو مسیح نے چنگا کیا تہا کسی نے پوچہا ہوگا کہ تم کسطرح سے اچہے ہوئے تو مسیح کی تاکید کے بموجب اونکو ضرور کوئی جہوٹا ہی سبب بیان کرنا پڑا ہوگا۔ علاوہ اسکے جبکہ وہ سچے مسیح تہے تو اونہون نے کسلئے اپنے آپکو چہپایا اور لوگون پر اپنے کو ظاہر نہ کیا تاکہ مخالفین پر اتمام حجت ہوتی اور یہہ جو تفسیر اسکاٹ جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ مین لکہا ہی کہ ظاہر ہی کہ مسیح نے جیسا موقع پایا ویسا ہی آپکو ظاہر کیا کبہی کبہی ظاہر کرنا مناسب جانا اور پہر جب یہودیون کی دشمنی کے سبب سے اسکی جان کا خطرہ تہا تب اپنے آپکو کچہہ چہپایا۔ انتہی ایک ہنسی کی بات ہی۔ مین پوچہتا ہون کہ کیا وہ بنی آدم کے گناہون کے بدلہ اپنے آپکو کفارہ دینے نہین آئے تہے اور کیا وہ عالم الغیب نہین تہے کہ وقت سے پہلے یہودی میری جان نہین لے سکتے جو اسطرح سے جان کے خوف سے اپنے آپکو چہپایا اور اپنے شاگردون اور شفایاب مریضونکو جہوٹ بولنے اور جہوٹی بہانہ کرنے کی ترغیب دی۔ پس اس لحاظ سے عیسوی تعلیم متعلق مندرجہ فصل ہذا بالکل ناقص ہے ✦

فصل سوم

متفرق جرائم متعلق زبان

کلام مسیح۔ انجیل متی باب ۷ آیت ۱ کسی پر عیب نہ لگاؤ کہ تم پر عیب لگایا جاوے ۲ کیونکہ جسطرح تم عیب لگاتے ہو اوسی طرح تم پر بہی عیب لگایا جاویگا۔ ۵۔ اے ریاکار پہلے کڑی کو اپنی آنکہہ سے نکال تب تو اوس تنکے کو اپنے بہائی کی آنکہہ سے نکال سکیگا۔ باب ۱۲-۳۶ پر مین تم سے کہتا ہون کہ ہر ایک بیہودہ بات جو کہ لوگ کہین عدالت کے دن اوسکا حساب دینگے ۳۷

کیونکہ تو اپنی باتون سے ہی راستکار گنا جاویگا اور اپنی باتون ہی سے گنہگار ٹھہریگا - باب ۵ - آیت ۲۲ - جو کوئی اپنے
بہائی پر بے سبب غصہ ہو عدالتمین سزا کے قابل ہوگا اور جو کوئی اپنے بہائی کو راکا (بیوقوف) کہے صدر مجلس مین سزا کے لایق
ہوگا اور جو اُسکو مورہ (احمق) کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا - انجیل لوکا ۶ - ۴۵ - اچہا آدمی اپنے دل کے اچہے خزانہ سے اچہی
چیزین نکالتا ہے اور بُرا آدمی اپنے دل کے بُرے خزانہ سے بُری چیزین باہر لاتا ہے کیونکہ جو دل مین بہرا ہے سو ہی مونہہ پر آتا ہے +

کلام حواریین - نامہ رومیان باب ۱۴ - آیت ۱۰ - تو کسلئے اپنے بہائی پہ عیب لگاتا ہے اور تو کسلئے اپنے بہائی کو
حقیر جانتا ہے - نامہ افسیون باب ۴ - آیت ۲۹ - کوئی گندی بات تمہارے مونہہ سے نہ نکلے بلکہ وہ جو اچہی اور ترقی کے
ام آوے - باب ۵ - آیت ۴ بے شرمی اور بیہودہ بات یا ٹہٹہے بازی جو نامناسب ہے نہووے بلکہ بیشتر شکرگذاری ہو -
نامہ ۱ تمطاؤس باب ۶ - آیت ۲۰ - اور بیدینی کی بیہودہ باتون اور اون تکرارون سے جنہین جہوٹ موٹہ علم کہتے ہین
مونہہ پہیر - نامہ ۲ تمطاؤس باب ۲ - آیت ۱۶ پر ناپاک اور بیہودہ باتون سے پرہیز کر - نامہ طیطس باب ۳ - آیت ۲ - اور
سی کے حق مین بُرا نہ کہین کہیڑے نہووین - نامہ گلیتیان باب ۶ - آیت ۱ - اے بہائیو اگر کوئی آدمی کسی خطا مین ناگہان
گرفتار ہو جاوے تو تم جو روحانی ہو ایسے کو روح و فروتنی سے سمہال کے بحال کرو اور اپنے اوپر لحاظ رکہہ کہ تو بہی امتحان مین
پڑے - نامہ یعقوب باب ۴ - آیت ۱۱ - اے بہائیو تم آپسمین ایکدوسری کی بدگوئی نکرو جو اپنے بہائی کی بدگوئی کرتا اور اوسپر
نام لگاتا ہے سو شریعت کی بدگوئی کرتا ہے اور شریعت پر عیب لگاتا ہے - نامہ ۱ پطرس باب ۳ - آیت ۱۰ جو کوئی چاہے کہ
دگی سے خوش ہو اور اچہے دنون کو دیکہے سو اپنی زبان کو بدی سے اور اپنے ہونٹون کو دغا کی بات بولنے سے باز رکہے ۱۱
سے کنارہ کرے اور نیکی کو عمل مین لاوے صلح کو ڈہونڈہے اور اوسکا پیچہا کرے - نامہ یعقوب باب ۳ - آیت ۵ ویسے ہی
بان بہی چہوٹا سا عضو ہے پر بڑا ہی بول بولتی ہے دیکہو تہوڑی سی آگ کیسے بڑے جنگل کو جلا دیتی ہے ۶ سو زبان
یک آگ ہے اور شرارت کا ایک عالم - زبان ہمارے انگون مین ایسی ہے کہ سارے بدن پر داغ لگاتی ہے - نامہ ۱ پطرس باب ۴
یت ۱۱ - اگر کوئی بولے تو وہ خدا کی کلام کے مطابق بولے +

کلام الہی - پارہ ۲۶ حم - سورہ حجرات - رکوع ۲ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا
خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ
يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ ٹہٹہا کرے

Marfat.com

کوئی قوم کسی قوم سی شاید کہ وہ بہتر اون سی ہوون اور نہ بی بی کسی بی بی سی شاید کہ وہ بہتر اون سی ہوون اور مت
عیب لگاؤ آپس اپنی کو اور نہ ملعون کرو ایکدوسری کو ساتہہ بُری لقبون کی بدنامی ہی فاسقی پیچہی ایمان لانی کی اور جس نی
توبہ نہ کی پس وہی لوگ ظالم ہین ای لوگو جو ایمان لائی ہو بچو بہت سی بدگمانیون سی تحقیق بعض بدگمانیان گناہ
ہین اور عیب جوئی مت کرو اور نہ غیبت کری بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکہتا ہی تم مین سی کوئی یہہ کہ کہاوی
اپنی مردی بہائی کا گوشت پس ناخوش کہو اوسکو اور ڈرو اللہ سی تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی۔
پارہ ۱۸ قد افلح المومنون سورہ مومنون۔ رکوع ۱۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ
تحقیق خلاصی پائی اون ایمان والون نی جو اپنی نماز مین عاجزی کرنیوالی ہین اور جو بیہودہ کلام و کام سی مونہہ پہیرنی
والی ہین اور جو زکوۃ ادا کرنیوالی ہین اور جو اپنی شرمگاہون کی غیرون سی محافظت کرنیوالی ہین۔ پارہ ۳۰ عم سورہ
اذا زلزلت الارض وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ اور جو کوئی کریگا برابر ایک ذرہ کی برائی دیکہہ لیگا اوسکو
پارہ ۱۵ سبحن الذی سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ
كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا اور مت پیروی کر اوس چیز کی کہ نہین تجکو ساتہہ اوسکی علم تحقیق کان اور
آنکہہ اور دل ہر ایک سی پوچہا جاویگا۔ پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر۔ رکوع ۴۰ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اور اگر ظاہر کرو جو کچہہ تمہاری دل مین ہی یا چہپاؤ اوسکو حساب لیگا اللہ اوسکا تم سی
پارہ ۳ تلک الرسل سورہ آل عمران۔ رکوع ۳۔ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ۔ کہہ اگر
تم جو کچہہ تمہاری سینون مین ہی یا ظاہر کرو اوسکو جانتا ہی اوسکو اللہ۔ پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر۔ رکوع ۳۶ قَوْلٌ
مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ بات اچہی کہنی اور بخشدینا بہتر ہی
خیرات سی کہ پیچہی اوسکی اذیت ہو (یعنی احسان جتایا جاوی) اور اللہ بی پروا تحمل والا ہی۔ پارہ ۱۳ وما ابرئ سورہ
ابراہیم۔ رکوع ۴ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ اور
مثال بات ناپاک کی مثل درخت ناپاک کی ہی کہ جسم اکہڑ گیا ہی زمین پر نہین ہی واسطی اوسکی قرار۔ پارہ ۲۹ تبارک الذی
سورہ قلم رکوع ۱۔ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ
ذٰلِكَ زَنِيْمٍ۔ اور مت کہا مان ہر ایک قسم کہانیوالی ذلیل کا۔ لوگونکو عیب لگانیوالی کا۔ چلنی والی کا ساتہہ چغلی کی
منع کرنیوالی بہلائی کا۔ حد سی نکلنیوالی گنہگار۔ تند خو بد نصیب کا۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ جاثیہ۔ رکوع ۱۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

Marfat.com

اَثِیْمٍ - وائے ہے واسطے ہر ایک جھوٹ باندھنے والے گنہگار کی - پارہ ۲۵ والمحصنات - سورہ نسا - رکوع ۱۶ وَمَنْ یَّکْسِبْ
خَطِیْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا اور جو کوئی کماوے کچھ خطا یا گناہ پھر تہمت
لگادے ساتھ اسکے بیگناہ کو پس تحقیق اوٹھا لیا اوسنے بہتان اور گناہ ظاہر - پارہ ۱۸ قد افلح - سورہ نور - رکوع ۳
اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ
تحقیق جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاکدامنوں بیخبر ایمان والیوں کو لعنت کی گئی ہے اونکو دنیا اور آخرت میں اور
واسطے اونکے عذاب ہے بڑا - پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل رکوع ۱۴ - اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ جھوٹ وہی لوگ باندھتے ہیں جو اللہ کی نشانیوں پر ایمان نہیں
لاتے اور یہی لوگ جھوٹے ہیں - پارہ ۱۰ واعلموا - سورہ انفال رکوع ۶ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا
فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ فرمانبرداری کرو اللہ اور اوسکے رسول کی اور مت جھگڑو آپسمیں پس نامرد ہوجاؤ
اور جاتی رہیگی ہوا تمہاری +

کلام رسول مقبولؐ - ترمذی ابواب البر والصلة - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ مَنْ عَیَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ
یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَهٗ - معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عیب لگادے اپنے بھائی کو کسی ایسے کام کا مرے گا
جبتک نہ کریگا وہ کام - بلوغ المرام باب الترہیب من مساوی الاخلاق - عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ طُوْبٰی لِمَنْ
شَغَلَهٗ عَیْبُهٗ عَنْ عُیُوْبِ النَّاسِ اخرجہ البزار - انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوشی ہو اوس شخص کو جسکو
روک رکھا اوسکے عیب نے لوگوں کی عیب جوئی سے - ابو داؤد - باب فی النہی عن التجسس عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ یَقُوْلُ اِنَّكَ اِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَّهُمْ اَوْ كِدْتَّ اَنْ تُفْسِدَهُمْ
معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کے عیبوں کے درپے ہوگے تو اونکو خراب کردوگے یا قریب ہے کہ
بگاڑ دوگے - مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ
اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ رواہ البخاری - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑی
جھوٹی بات ہے - ایضاً - فصل ۲ - عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ
مَا لَا یَعْنِیْهِ رواہ مالک - علی بن حسین یعنی امام زین العابدین سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خوبی اسلام آدمی
سے یہ ہے کہ چھوڑ دیوے بیہودہ بات کو - عَنْ وَاثِلَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِیْكَ فَیَرْحَمَهُ
اللّٰهُ وَیَبْتَلِیْكَ رواہ الترمذی - واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ ظاہر کر تو خوشی اپنے بھائی کی خرابی پر

شامد رحم کرے اللہ اوسپر اور تجکو مبتلا کرے - مشارق الانوار - باب ۲ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ رواہ مسلم - عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا کو نہین بہاتی گندی اور بری بات کہنا اور نہ بری بات کا زیادہ کرکے جواب دینا - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهٖ متفق علیہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تحقیق سب آدمیوں سے بدتر خدا کے نزدیک مرتبہ مین قیامت کے دن وہ آدمی ہے جسکا لوگ ملنا چھوڑ دین اوسکی زباندرازی اور بیحیائی سے - مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یَّضْمَنْ لِیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ رواہ البخاری - سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص ضامن ہو واسطے میرے اور لازم پکڑے اپنے اوپر محافظت اوس چیز کی جو درمیان اوسکے دو جبڑون کے ہے یعنے زبان و دانت کہ زبان کو بچاوے بیہودہ اور بری باتون سے اور دانتون کو کہانے پینے حرام سے اور لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی جو درمیان اوسکی دونون ٹانگون کے ہے یعنے حرام کاری نکرے اوسکے لیے بہشت کا ضامن میں ہون - ایضا باب المزاح فصل ۲ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رواہ الترمذی - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہ جہگڑ تو اپنے بہائی سے اور نہ ٹہٹہ کر اوس سے اور نہ وعدہ خلافی کر - موطا - باب التاکید فی حفظ المنطق - عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْكَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ - ابی شریح کعبی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص خدا اور دن قیامت پر ایمان لاتا ہے پس چاہیے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے - مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ۱ - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِّضْوَانِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ رواہ البخاری - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک بندہ خدا کی رضامندی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دلین اوسکو کچہہ بڑی بات نہین سمجہتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے خدا اوسکے درجے بلند کرتا ہے اور مقرر بندہ خدا کی ناخوشی کی کوئی بات بول جاتا ہے اور دلین اوسکو کچہہ بڑی بات نہین سمجہتا حالانکہ اوسی بات کے سبب سے دوزخ مین گر پڑتا ہے - ترمذی - باب ماجاء فی حسن الخلق عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ - ابی الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مقرر اللہ دشمن رکہتا ہے گالیان دینے والے بیہودہ بکنے والے کو - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَ

Marfat.com

لا الفاحش ولا البذی۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں مومن طعن ولعن کرنیوالا اور گالیاں دینے والا اور بیہودہ بکنے والا۔ مشکوۃ باب حفظ اللسان فصل ۲۔ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ متفق علیہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چغل خور بہشت میں نجائیگا۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَأْتِیْ ھٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَھٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ متفق علیہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بدترین لوگوں کا قیامت کے دن وہ دورویہ منافق صفت آدمی ہے کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کے اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس اور طرح۔ مشارق الانوار باب۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ مَا الْعَضْهُ ھِیَ النَّمِیْمَةُ الْقَالَةُ بَیْنَ النَّاسِ رواہ مسلم۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہاں میں بتلاتا ہوں تمکو کہ بہتان کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو کثرت گفتگو سے لوگوں میں فساد ڈالے۔ مشکوۃ باب ما نہی عنہ فصل ۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ؐ قَالَ اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّھَا الْحَالِقَةُ رواہ الترمذی۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم برائی ڈلوانے سے درمیان دو شخصوں کے کیونکہ وہ مونڈ ڈالنے والی یعنی تباہ کرنے والی ہے۔ ایضاً باب الرفق والحیاء فصل ۲۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ رواہ احمد والترمذی۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ شرم ایمان سے ہے اور اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بیشرمی بدی سے ہے اور بدلوگ دوزخ میں ہیں۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَھْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ رواہ ابوداؤد۔ حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سخت گو اور سخت خو بہشت میں داخل نہیں ہوگا۔ ترغیب المرام باب الترہیب من سیء الاخلاق۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ اخرجہ البزار۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بہت ناپسند مردوں میں خدا کے پاس جھگڑالو شخص ہے۔

اقوال صحابہؓ۔ احیاء العلوم۔ باب فضیلة الصمت۔ قال ابن عباسؓ اذا اردت ان تذکر عیوب صاحبك فاذکر عیوبك۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جب تمہارا دل چاہے کہ لوگوں کے عیب بیان کرو تو اپنے عیب [illegible] تنبیہات باب الثانی۔ قال عمرؓ من ترك فضول الکلام منح الحکمة ومن ترك المزاح منح البھاء ومن ترك الاشتغال بعیوب غیرہ منح الاصلاح بعیوب غیرہ۔ عمرؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے چھوڑی فضول کلامی دیگئی اسکو حکمت اور جسنے چھوڑی ٹھٹھے بازی دیگئی اسکو روشنی اور جسنے چھوڑا شغل غیر کے عیبوں کا دیگئی اسکو

اصلاح اپنے عیبون کی - احیاء العلوم جلد ۳ باب فضیلۃ الصمت قال ابن مسعودؓ واللہ الذی لا الہ الا ہو ما من شئ احوج الی طول سجن من لسان - ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجکو اوسکی قسم ہے جسکے سوا اور کوئی معبود نہین ہے کہ کوئی چیز زبان کے سوا زیادہ قید رکھنے کی محتاج نہین ہے - قال ابن عمرو ان احق ما طہر الرجل لسانہ - ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ پاک کرنے کے لئے سب سے زیادہ مستحق آدمی کی زبان ہے - منبہات باب الثانی وعن ابی بکر الصدیق فی قولہ تعالیٰ ظہر الفساد فی البر والبحر قال البر ھو اللسان والبحر ھو القلب فاذا فسد اللسان بکت علیہ النفوس واذا فسد القلب بکت علیہ الملائکۃ - ابو بکر صدیق سے روایت ہے تفسیر قول الٰہی مین جو ظہر الفساد فی البر والبحر ہے کہ کہا مراد لفظ بر سے زبان ہے اور لفظ بحر سے دل ہے - پس جبکہ فاسد ہوئی زبان روتی ہین اوسپر جانین اور جبکہ فاسد ہوا دل روتے ہین اوسپر فرشتے - ایضاً باب الخامس وقال عمرؓ رأیت جمیع الاخلاءِ فلم ار خلیلاً افضل من حفظ اللسان - عمرؓ نے فرمایا کہ دیکھا مینے سب دوستونکو پس نہ دیکھا مینے کوئی دوست اچھا نگاہ رکھنے زبان سے - احیاء العلوم جلد ۳ باب فضیلۃ الصمت قال مجاھد سمعت ابن عباس یقول خمس لھن احب الی من الدراھم الموقوفۃ لا تتکلم فیما لا یعنیک فانہ فضل ولا امن علیک الوزر ولا تتکلم فیما یعنیک حتی تجد لہ موضعاً فانہ رب متکلم فی امر یعنیہ قد وضعہ فی غیر موضعہ فعنت ولا تمار حلیماً ولا سفیہاً فان الحلیم یقلیک والسفیہ یؤذیک واذکر اخاک اذا غاب عنک بما تحب ان یذکرک بہ واعفہ مما تحب ان یعفیک منہ وعامل اخاک بما تحب ان یعاملک بہ - مجاہد نے کہا کہ مینے ابن عباسؓ سے سنا ہے یہہ کہا کرتے تھے کہ پانچ چیزین مجھے روپیون کے وقف سے بھی اچھی معلوم ہوتی ہین ایک بیہودہ کلام کا ترک کرنا کیونکہ وہ زیادہ ہوتا ہے اور اوسمین گناہ کا خوف لگا رہتا ہے - دوسرے کلام مفید بے موقع نہ کہنا کہ اکثر کلام مفید اگر بے موقع بولا جاتا ہے تو خرابی لاتا ہے - تیسرے حلیم اور بیوقوف سے تکرار نہ کرنی کیونکہ حلیم سے تکرار کرنے سے اوسکو غصہ دلاتا ہے اور بیوقوف سے ایذا اوٹھانی - چوتھے ذکر کسی غائب بھائی کا ایسی طرح کرنا جیسی طرح خود اپنا ذکر اوس سے کہلانا منظور ہوا اور اوسکے اون قصورون سے درگذر کرنا جنکو اوس سے معاف کرانا اچھا معلوم ہوا اور اوس سے وہ معاملہ کرنا کہ وہ بھی ویسا ہی کرے تو اچھا لگے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ہرچہ بر خود مپسندی بر دیگری مپسند - پانچوین عمل کرنا اس یقین کے ساتھ کہ احسان کرنے سے جزا پاویگا اور جرم کرنے سے سزا - قال ابن مسعودؓ انذرکم فضول کلامکم بحسب امرئٍ من الکلام ما بلغ بہ حاجتہ - ابن مسعود فرماتے ہین کہ مین تمکو بیہودہ کلام سے ڈراتا ہون آدمی کو اوسقدر کافی ہے جس سے اوسکی حاجت روائی ہو جاوے - قال عمرؓ من مزح استخف بہ - حضرت عمر فرماتے ہین کہ جس شخص نے تمسخر

کیا تضعیف ہوا اوسکی سبب ہی۔ وقال عمرؓ اتدرون لم سمی المزاح مزاحًا قالوا لا قال لانہ زاح عن الحق
عمرؓ نے لوگونکو کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مزاح یعنی تمسخر کا کیون مزاح نام رکہا گیا اونہون نے عرض کیا کہ ہم نہین جانتے
آپنے فرمایا اسلئے کہ وہ حق سے دور ہوتا ہے۔ وقال علیکم بذکر اللہ تعٰ فانہ شفاءٌ وایاکم وذکر الناس فانہ
داءٌ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ لازم پکڑو اپنے پر خدا کا ذکر کیونکہ وہ شفا ہے اور بچو تم لوگون کے ذکر سے کہ وہ بیماری ہے۔
قال ابن مسعودؓ لا یکونن احد کم امعۃ قالوا وما الامعۃ قال الذی یجری مع کل ریح۔ ابن مسعودؓ نے
فرمایا کہ کوئی تم مین سے رکابیا مذہب مت ہو کہ جدہر کی ہوا دیکہے اودہر ہی پہر جاوے۔ قال ابو ھریرۃ لا ینبغی لذی
الوجھین انیکون امینًا عند اللہ۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین کہ دورخا آدمی خدا کے نزدیک امین نہین ہوتا۔
منہاج بابالسابع۔ وسئل عن علیؓ ما اثقل من السماء فقال البھتان علی البرایا اثقل من السماء
حضرت علیؓ سے پوچہا گیا کہ کیا ہے زیادہ بہاری آسمان سے۔ فرمایا لوگونپر بہتان باندہنا آسمان سے بہاری ہے +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

فصل ہٰذا مین جو تعلیم عیسوی و محمدی تحریر ہوئی ہے اگرچہ وہ بادی النظر مین یکسان معلوم ہوتی ہے مگر غور کرنے سے
عیسوی تعلیم مین یہہ بڑا نقص ظاہر ہوتا ہے کہ اس فصل کی بعض تعلیم پر مسیح نے باوجود بڑے حلیم و نرم دل مشہور ہونے کے خود
پابند رہکر اپنے آپکو اپنی تعلیم کا عمدہ نمونہ نہین دکہلایا چنانچہ انجیل متی باب ۲۳ مین فقیہون و فریسیونکو برخلاف
اپنی تعلیم کے جابجا مکروہ و نالائم و سخت الفاظ ریاکار۔ مکار۔ نادان۔ اندہے۔ سانپ اور سانپ کے بچے لکہکر اونکے
طرحطرح کے عیب لگائے اور اونکی تذلیل و توہین کا کوئی دقیقہ اوٹہا نرکہا اور ایک بیچاری کنعانی عورت کو جسنے اونکے
پانوپر گرکر اپنی بیٹی پر سے دیونکالنے کی بڑی عاجزی سے استدعا کی تہی کُتّے سے تشبیہ دیکر فرمایا کہ مناسب نہین کہ لڑکونکی
روٹی لیکر کتون کے آگے پہینکی جاوے۔ دیکہو متی باب ۱۵۔ آیت ۲۶۔ مرقس باب ۷ آیت ۲۷۔ بارنس صاحب اپنی تفسیر جلد ا
حصہ ا کے صفحہ ۱۶۲ مین زیر آیت ۳۴ باب ۱۲ متی جسمین مسیح نے فریسیونکو سانپون کے بچے کہا ہے۔ لکہتے ہین کہ ایسی سخت ملامت
جیسی کہ اس فقرہ مین پائی جاتی ہے کبہی کوئی حلیم اور ملائم مزاج آدمی نہ کریگا۔ پہر اسی جلد کے صفحہ ۱۹۲ مین زیر آیت ۲۶
باب ۱۵ لکہا ہے کہ یہودی اپنے آپکو سب سے افضل سمجہکر اورونکو بالفاظ حقارت مثل کتا وغیرہ بولا کرتے تہے [illegible]
کو اسی لفظ سے پکارتے تہے عیسائی بہی اونکو ایسا ہی کہتے تہے اسواسطے یہہ لفظ یعنے کتا مسیح نے بہی حقارت کیلئے کہا تہا
حالانکہ خود ہی اپنی زبان سے ارشاد فرمایا تہا کہ جو کوئی اپنے بہائی کو بیوقوف کہے صدر مجلس مین سزا کے قابل ہوگا اور
جو کوئی اوسکو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔ متی ۵۔ ۲۲۔ تفسیر اسکاٹ مین بصفحہ ۹۴۔ اس آیت کے نیچے لکہا ہے

کہ اس آیت مین تین درجے گناہ کے اور تین درجے سزا کے مقرر ہین - پہلا بے سبب غصہ ہونا - دنیا مین ہم اکثر یہہ تماشا دیکھتے
ہین کہ لوگ بیصبر ہوکے ذرا ذراسی بات پر جہنجہلاتے اور خفہ ہوجاتے ہین اسکو ہمارا خداوند منع کرتا ہے - دوسرا درجہ
گناہ کا اوروں کا کہنا ہے یعنے نہ صرف دلمین غصہ آنا مگر موہنہ سے اپنے بہائی کی حقارت کرنا کہ تو باولا - نادان - نافہم
شخص ہے اور تیسرا درجہ کا نیان دنیا یعنے احمق - کافر - گندہ - الو اور اور سب بری باتین کہنا جنکو لوگ گالی جانتے
ہین - انتہی - اور یہہ بہی خود ہی فرمایا ہے کہ اچہا آدمی اپنے دل کے اچہے خزانہ سے اچہی چیزین نکالتا ہے اور برا آدمی اپنے
دل کے برے خزانہ سے بری چیزین باہر لاتا ہے کیونکہ جو دل مین بہرا ہے سو ہی موہنہ پر آتا ہے - پس اس بیان سے ناظرین
خود بخود غور کرکے بخوبی نتیجہ نکال سکتے ہین کہ جس آدمی نے خود اپنے ہی افعال سے بالکل برخلاف اپنے اقوال کے نمونہ دکہایا
ہو تو اوسکی تعلیم برخلاف اپنے افعال کے کیا کچہہ وقعت اور تاثیر پیدا کرسکتی ہے +

فصل چہارم

مذمت گناہ اور ترغیب و تاکید نیکوکاری و پرہیزگاری کے بیان مین

کلام مسیح - انجیل متی باب ٥ - آیت ٢٧ - تم سن چکے ہو کہ اگلون سے کہا گیا تو زنا نکر ٢٨ پر مین تمہین کہتا ہون کہ
کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دلمین اوسکے ساتہہ زنا کرچکا - ایضا باب ١٥ - آیت ١٩ - کیونکہ بری خیال
خون - زنا - حرامکاری - چوری - جہوٹی گواہی - کفر دل ہی سے نکلتے ہین یہی باتین آدمی کو ناپاک کرنیوالی ہین -
باب ١٩ - آیت ١٨ - یسوع نے اوسسے کہا یہہ کہ تو خون نہ کر زنا نکر چوری نکر جہوٹی گواہی نہ دے +

کلام حواریین - نامہ اقرنتیون کو باب ٦ - آیت ١٨ - حرامکاری سے بہاگو - نامہ افسیون باب ٥ - آیت ٣ حرامکاری اور
ہر طرح کی ناپاکی اور لالچ کا تم مین ذکر تک نہووے - نامہ قلسیون باب ٣ - آیت ٥ - تم اپنے عضوون کو جو زمین پر ہین یعنے
حرامکاری و ناپاکی اور شہوت اور بری خواہش اور لالچ جو بت پرستی ہے کشتہ کرو ٦ کہ انہین کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانی
کے فرزندون پر پڑتا ہے - نامہ اتسلونیقیون باب ٤ - آیت ٣ - خدا کی مراد تمہاری پاکیزگی سے ہے کہ تم حرامکاری سے آپ کو
تہمین باز رکہو ٤ - اور ہر ایک تم مین سے اپنے بدن کو پاکیزگی اور عزت کے ساتہہ رکہنا جانے - ٥ نہ شہوت کی بدمستی مین ٦
اور کوئی کسی بات مین اپنے بہائی سے بیجا اور اوسپر زیادتی نہ کرے - نامہ اقرنتیون باب ٦ - آیت ١٠ - فریب نکہاؤ کیونکہ
حرامکار اور بت پرست اور زنا کرنیوالی اور عیاش اور لونڈے باز اور چور اور لالچی اور شرابی اور گالی بکنیوالے اور ظالم
خدا کی بادشاہت کے وارث نہونگے - ١٤ پس اے پیارو تم بت پرستی سے بہاگو - ایضاً باب ٥ - آیت ١١ - اگر کوئی بہائی کہلاکے
حرامکار یا لالچی یا بت پرست یا گالی دینیوالا یا شرابی یا ظالم ہو تم اوسسے میل نہ رکہنا - نامہ افسیون باب ٥ - آیت ١٨

شراب پی کر متوالی نہو کہ اوسمین خرابی ہے - نامہ ا تمطاؤس باب ۵ - آیت ۲۳ - آگے تو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے ہاضمہ
اور اکثر کمزوریوں کے واسطے تھوڑی مے پی - نامہ افسیون باب ۴ - آیت ۲۸ جسنے چوری کی ہو پھر چوری نکرے بلکہ اچھا
پیشہ کرکے ہاتھوں سے محنت کرے تاکہ محتاج کو کچھہ دے سکے - نامہ رومیون باب ۲ - آیت ۸ مگر وے جو [illegible] میں
اور سچائی کے تابع نہیں ہوتے بلکہ ناراستی کے تابع ہیں قہر اور غضب ہوگا ۹ ہر ایک آدمی کی جان جو برائی کرتا ہے رنج
اور عذاب میں پڑیگی ۱۰ پر ہر ایک کو جو بھلائی کرتا ہے بزرگی اور عزت وسلامتی ملیگی - ایضاً باب ۱۲ - آیت ۹ بدی سے
نفرت اور نیکی سے ملے رہو - ایضاً باب ۱۳ - آیت ۱۳ - اور جیسا دن کو دستور ہے درست چلن سے چلیں نہ کہ [illegible]
مستی نہ کہ حرامکاری اور بدپرہیزیوں سے نہ کہ جھگڑے اور ڈاہ سے - ایضاً باب ۱۶ - آیت ۱۹ تم نیکی میں واقف کار
ہو جاؤ اور بدی سے ناواقف رہو - نامہ ۲ تمطاؤس باب ۲ - آیت ۲۲ جوانی کی شہوتوں سے دور بھاگ - نامہ ۲ قرنتیان
باب ۷ - آیت ا پس اے عزیزو چاہیے کہ ہم ایسے وعدے پاکے آپکو ہر طرح کی جسمانی اور روحانی نجاست سے پاک کریں اور خدا
ترسی پاکیزگی کو کامل کریں - نامہ ا پطرس باب ۲ - آیت ۱۱ تم جسمانی خواہشوں سے [illegible]
پرہیز کرو - نامہ ا قرنتیان باب ۱۵ - آیت ۳۳ تم فریب نکھاؤ بری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑتی ہیں -
نامہ ا پطرس باب ۵ - آیت ۸ - ہوشیار اور جاگتے رہو کیونکہ تمہارا مخالف شیطان گرجنے والے شیر کی مانند ڈھونڈتا
پھرتا ہے کہ کسی کو پھاڑ کھاوے - نامہ ۲ تسلنیقیون باب ۳ - آیت ۶ - اے بھائیو ہم [illegible] ہر ایک بھائی سے جو [illegible]
ساتھ اور اوس سونپی ہوئی بات کے جو ہم سے لی برخلاف چلتا ہو کنارہ کرو ۔

کلام الٰہی - پارہ سبحٰن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ - وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ
سَبِيْلًا اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ بے حیائی اور بری راہ ہے - پارہ ولو اننا سورہ انعام رکوع ۱۹ - وَلَا
تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اور مت نزدیک جاؤ بے حیائیوں کے ظاہر اور چھپی میں - ایضاً سورہ
اعراف - رکوع ۴ - قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ
اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ [illegible]
بے حیائی جو ظاہر ہے اور جو چھپی ہے اور گناہ اور تعدی ناحق اور یہہ کہ شریک کرو ساتھ اللہ کے [illegible]
اوتاری اللہ نے واسطے اوسکے دلیل اور یہہ کہ کہو اوپر اللہ کے جو کچھہ کہ نہیں جانتے -
اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ تحقیق اللہ حکم کرتا ہے عدل احسان اور قرابت والوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی

Marfat.com

اور نامعقول اور ظلم سے نصیحت کرتا ہے تمکو تاکہ تم نصیحت پکڑو - تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہے کہ یہہ آیت ہر ایک
نہی کی نصیحت کو جامع ہے اور ہر ایک لفظ اسکا چند معانی پر شامل ہے چنانچہ عدل سے مراد کلمہ شہادت یا چھوڑ دینا
یا بندگی کرنا پوشیدہ وظاہر یا انصاف کرنا خدا کے فرائض کے ادا کرنے مین یا برابری کرنا بندون کے حقوق مین یا
کرنا ساتھہ حق کے ہے اور احسان سے مراد خرچ کرنا اور انعام کرنا یا گناہون سے درگذر کرنا یا امر ونہی پر صبر کرنا یا بدی
کے عوض مین نیکی کرنا ہے اور ایتاء غیر سے مراد یہہ ہے کہ دوست رکھنا واسطے غیر کے وہ چیز جو اپنے لئے دوست رکھتا ہے اور
جاننا واسطے دوسرے کے وہ چیز جو اپنے لئے برا سمجھتا ہے اور ایتاء ذی القربی سے مراد صلہ رحم کا اور اونسے نیکی کرنا
اگر مالدار ہے تو ساتھہ مال کے اگر تنگدست ہے تو ساتھہ جسم کے اگر ضعیف وناتوان ہے تو ساتھہ دعا کے - اور فحش سے مراد
زنا ہے یا وہ عمل جو پوشیدہ کئے جاوین یا بخل یا زیادتی گناہ مین یا یہہ کہ مونہہ سے کہنا کچھہ اور عمل مین ا
کچھہ اور منکر سے مراد شرک ہے یا وہ چیز جسکو عقل مکروہ سمجھے یا وہ بات جو خدا کو غصہ مین لاوے - اور بغی سے مراد
تکبر یا عیب جوئی یا چغلی ہے - پارہ ۱۸ قد افلح سورہ مومنون - رکوع ۱ - وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ
اور ایمان والون کی خلاصی پائی جو اپنی شرمگاہونکو غیر سے محفوظ رکھتے ہین - ایضاً سورہ نور - رکوع ۴ وَيَحْفَظُوْا
فُرُوْجَهُمْ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ کہہ مومنونکو محفوظ رکھین اپنی شرمگاہ کو اور عورتین محفوظ رکھین اپنی شر
پارہ ۲۴ فمن اظلم سورہ مومن - رکوع ۲ - يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اللہ جانتا ہے خیانت
کی اور جو کچھہ چھپاتے ہین سینے - تفسیر مدارک مین لکھا ہے کہ خیانت نظر کی یہہ ہے کہ کسی اجنبی عورت کو شہوت کی
دیکھنا پھر اوسکی جمال کا دل مین فکر کرنا - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ ممتحنہ - رکوع ۲ - يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ
الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ
وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ
لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اے نبی جسوقت آوین تیرے پاس مسلمان عورتین بیعت یعنی اقرار کرتی ہوئی
بات پر کہ نہ شریک لاوین ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرین اور نہ زنا کرین اور نہ مار ڈالین اپنی اولاد
نہ لاوین طوفان کہ باندھ لیوین اوسکو درمیان ہاتھہ اپنے اور پانو اپنے کے اور نہ بیفرمانی کرین تیری کسی حکم شرع
پس بیعت قبول کر اونسے اور بخشش مانگ اونکی لئے اللہ سے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے - موضح القرآن مین لکھا
طوفان باندھنا ہاتھہ پانو مین یہہ کہ کسی پر جھوٹا دعوی کرین یا جھوٹی گواہی دین یا کسی معاملہ مین جھوٹی قسم
اپنی طرف سے بنا کر اور ایک معنی یہہ کہ بیٹا جننا کسی اور سے اور لگانا کسی اور کو - پارہ ۱۵ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل

Marfat.com

رکوع ۴- وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا
اور مت قتل کرو اپنی اولاد کو تنگدستی کی خوف سی ہم ہی رزق دیتے ہین اونکو اور تمکو تحقیق قتل کرنا اونکا بڑا
خطا ہی- پارہ ولو اننا- سورہ انعام- رکوع ۱۹- قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ کہہ آؤ پڑہون مین
جو حرام کیا ہی تمہاری رب نے اوپر تمہاری یہہ کہ نہ شریک کرو ساتھہ خدا کی کسی چیز کو اور ماباپ کی ساتھہ احسان کرنا
اور مت مار ڈالو اپنی اولاد کو مفلسی کی ڈر سی ہم ہی روزی دیتے ہین تمکو اور اونکو- پارہ ۱۹ وقال الذین سورہ فرقان
رکوع ۶- وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا-
بندی خدا کی وہ لوگ ہین جو نہین پکارتی ساتھہ اللہ کی معبود اور کو اور نہین مار ڈالتی اوس جان کو کہ حرام کیا ہی خدا
نے اوسکا ناحق مارنا اور نہین زنا کرتی اور جو کوئی کری یہہ کام ملیگا بڑی وبال سی دگنا کیا جائیگا اوسکی لیے عذاب
دن قیامت کی اور پڑا رہیگا اوسمین رسوا- پارہ ۳۰ عم- سورہ والنازعات- رکوع ۲ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ
وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى اور لیکن جو کوئی ڈرا اپنی خدا کی سامنی کہڑا ہونی سی
اور منع کیا اپنی نفس کو بری خواہشون سی پس تحقیق بہشت اوسکی جگہہ ہی- ایضاً- سورہ والشمس رکوع ۱- قَدْ
اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا- تحقیق مراد کو پہنچا وہ شخص جسنی اپنی نفس کو بری خواہشون سی پاک کیا
اور تحقیق نامراد ہوا وہ شخص جسنی اپنی نفس کو بری خیالون اور گناہون مین گاڑ دیا- پارہ ۲۸ قد سمع- سورہ حشر
رکوع ۱- وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو شخص بچا یا گیا اپنی نفس کی خواہش سی پس
یہی لوگ مخلصی پانیوالی ہین- پارہ ۶ لایحب اللہ- سورہ مائدہ- رکوع ۲- وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ اور ڈرو اللہ سی تحقیق اللہ جاننی والا ہی دل کی بات کو- پارہ ۲۸ قد سمع اللہ- سورہ تغابن رکوع ۱
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
اللہ جانتا ہی جو کچھہ آسمانون اور زمین مین ہی اور جانتا ہی جو کچھہ پوشیدہ کرتے ہو اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہو
اللہ جانتا ہی دل کی بات کو- پارہ ۲۰ امن خلق سورہ قصص رکوع ۵- وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ
هُدًى مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور کون شخص ہی بہت گمراہ اوس شخص سی کہ
پیروی کرتا ہی اپنی خواہش کی جو خدا کی ہدایت سی نہین ہی تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم ظالمونکو- پارہ [illegible]

Marfat.com

اننا - سورہ انعام - رکوع ۱۴ - وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ اور چھوڑو ظاہر گناہ کا اور باطن اوسکا تحقیق وہ لوگ جو کماتے ہیں گناہ البتہ جزا دئے جاوینگے ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے تھے - تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ گناہ ظاہر وہ ہے جو اعضا سے تعلق رکھے اور گناہ باطن وہ شے جسکا دل میں خیال کیا جاوے - پارہ ۱۷ اقترب سورہ حج - رکوع ۴ - فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ پس بچتے رہنا ناپاکی بتوں (یعنی بت پرستی) سے - پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل رکوع ۵ - وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ اور البتہ تحقیق بھیجے ہمنے ہر امت میں پیغمبر یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی اور پرہیز کرو بتوں سے - پارہ ۶ لا یحب اللہ - سورہ مائدہ رکوع ۵ - اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ مرد چور اور عورت چور پس کاٹو ہاتھ اندونوں کے از روی سزا کے جو کیا اونہوں نے عبرت خدا کی طرف سے - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نسا - رکوع ۱۶ - اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اوس شخص کو جو خیانت کرنیوالا گنہگار ہے - پارہ ۱۰ واعلموا سورہ انفال رکوع ۷ - اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا خیانت کرنیوالونکو - پارہ ۹ قال الملا - سورہ انفال رکوع ۱۸ - یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اے ایمان والو مت خیانت کرو اللہ اور اوسکے رسول کی اور مت خیانت کرو امانتوں اپنی کی اور تم جانتے ہو - پارہ ۱۷ اقترب للناس سورہ حج رکوع ۵ - اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہر ایک خیانت کرنیوالے کفر کرنیوالے کو - پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۷ - وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ جو کوئی چرا دیگا اوس چیز کو جو چرائی ہے اوسنے قیامت کے دن - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نسا - رکوع ۷ - اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤی اِثْمًا عَظِیْمًا تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اوسکے اور بخشتا ہے سوا اسکے جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق باندھ لیا اوسنے گناہ بڑا - پارہ ۱ الم - سورہ بقر - رکوع ۳ - فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا - پس مت مقرر کرو واسطے اللہ کے شریک - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نسا - رکوع ۶ - وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا اور مت شریک لاؤ ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو - پارہ ۷ واذا سمعوا - سورہ مائدہ - رکوع ۱۲ - یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اے ایمان والو شراب اور قمار بازی اور نشان بتون کے تیر فال کے ناپاک ہیں کام شیطان سے ہیں بچو اونسے تاکہ تم خلاصی پاؤ - پارہ ۱۳ وما ابری سورہ ابراہیم - رکوع ۳

Marfat.com

الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق ظالمون کے لیے عذاب درد دینے والا ہے - پارہ ۱۸ قد افلح - سورہ فرقان رکوع
وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا - اور جو کوئی تم مین سے ظلم کریگا چکہاوینگے ہم اوسکو عذاب بڑا - پارہ ۱۹
وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۴ - وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا اور تیار کیا ہے ہمنے ظالمون کے لیے عذاب
درد دینے والا - پارہ ۲۵ الیہ یرد - سورہ شوری - رکوع ۴ - اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق وہ نہین دوست رکہتا ظالمون
کو - پارہ ۸ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۷ - وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا
وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ اور مت فساد کرو زمین مین بعد اوسکی درستی کے اور پکارو اللہ
کو ڈر اور طمع سے تحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہے نیکی کرنیوالون سے - پارہ ۲ سیقول - سورہ بقر - رکوع ۲۳ وَلَا
تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ
اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور مت کہاؤ مال اپنے آپس کے ناحق اور نہ پہنچاؤ لیجا کر انکو حکام کے پاس (رشوت کے طور پر) تاکہ تم
کہاؤ ایک ٹکڑا لوگون کے مال سے ساتھ ظلم کے اور تم جانتے ہو - پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۵ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بِالْبَاطِلِ اے ایمان والو مت کہاؤ مال اپنے آپس کے ناحق - ایضا وَلَا تَتَمَنَّوْا
مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور مت خواہش کرو اوس چیز کی کہ بزرگی دی ہے اللہ نے ساتھ اوسکے بعض
تمہارے کو - پارہ ۸ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۳ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ اور مت اسراف کرو
تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا اسراف کرنیوالونکو - پارہ ۱۵ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل - رکوع ۳ - وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا
اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ اور مت بیجا خرچ کر بیجا خرچ کرنا تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے بہائی
شیطان کے ہین - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع ۶ - وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا
مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا یعنے بندے خدا کے وہ لوگ ہین کہ نہین گواہی دیتے جہوٹی یا بری مجلسون مین حاضر
نہین ہوتے اور جس وقت گذرتے ہین کسی بیہودہ موقع یا امر پر تو گذر جاتے ہین بزرگانہ طریقہ سے یعنے گناہ اور
کہیل کی باتون کیطرف دہیان نہین کرتے نہ اونمین شامل ہوتے ہین اور نہ اونسے لڑتے ہین - پارہ ۲۰ [illegible]
قصص رکوع ۸ - وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ اور مت چاہ فساد [illegible]
اللہ نہین دوست رکہتا فساد کرنیوالونکو - پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۵ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ
عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا - اگر بچوگے تم بڑے گناہون سے جنسے کہ تم ممانعت کیے جاتے
ہو تو ہم دور کردینگے تم سے برائیان تمہاری اور داخل کرینگے ہم تمکو عزت کی جگہ مین - ایضا رکوع ۱۲ - وَمَنْ يَّكْسِبْ

Marfat.com

اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا - پارہ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۴ فَمَنِ اتَّقٰى
وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس جو کوئی پرہیزگاری کرے اور نیکی کرے پس نہیں ڈر اوپر
اور نہ وہ غمگین ہونگے - پارہ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۹ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
اور ڈرو اللہ سے اور جانو یہہ کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے - پارہ ۲۶ حم سورہ حجرات - رکوع ۲ - اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ تحقیق بہت بزرگ تمہارا اللہ کے نزدیک پرہیزگار تمہارا ہے - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ تحریم
رکوع ۲ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا اے ایمان والو توبہ کرو طرف اللہ کی توبہ خالص
پارہ ربما سورہ نحل رکوع ۱۵ - ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
وَاَصْلَحُوْٓا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر تحقیق پروردگار تیرا ان لوگوں کے لئے کہ جنہوں نے
نادانی سے بری کام کئے پھر اسکے بعد توبہ کی اور نیک کام کئے تحقیق رب تیرا اسکے بعد البتہ بخشنے والا مہربان ہے
پارہ ۹ قال الملاء سورہ اعراف رکوع ۱۹ - وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ
رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جنہوں نے کام کئے برے پھر توبہ کی پیچھے اسکے اور ایمان لائے تحقیق پروردگار
تیرا پیچھے اسکے البتہ بخشنے والا مہربان ہے - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۱ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي
الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ
وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اے لوگو کھاؤ اس چیز سے جو زمین میں ہے حلال اور پاکیزہ
اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر حکم کرتا ہے تمکو برائی اور بے حیائی
کا اور یہہ کہ کہو تم اللہ پر وہ چیز جو نہیں جانتے - ایضاً - رکوع ۲۵ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ
كَاۗفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ - اے ایمان والو داخل ہو اسلام میں سارے اور
مت پیروی کرو قدموں شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر - پارہ ۸ ولو اننا - سورہ اعراف - رکوع ۳ -
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ مِنْ اٰيٰتِ
اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ - اے آدم کے بیٹو
اوتارا ہمنے تمہارے لئے لباس جو تمہاری شرمگاہ کو ڈھکتا ہے اور اوتارا ہمنے لباس زینت کا اور جاڑے کا اور لباس
پرہیزگاری و پاکیزگی کا ان سب سے بہتر ہے یہہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں - اے آدم کے بیٹو نہ بہکا
تمکو شیطان جیسے کہ تمہارے ماں باپ کو بہکا کر بہشت سے نکال دیا - پارہ ۲۲ ومن یقنت - سورہ فاطر - رکوع ۱ - يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

Marfat.com

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ
عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيرِ۔ اے لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا
سچ ہے پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا تحقیق شیطان واسطے
تمہارے دشمن ہے پس پکڑو اوسکو دشمن سوا اسکے نہیں کہ اپنے گروہ کے لوگوں کو دوزخ میں ہونے کے لئے بلاتا ہے
پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ ممتحنہ رکوع ۲۔ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا
مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحٰبِ الْقُبُورِ۔ اے ایمان والو مت دوستی کرو اوس قوم سے کہ غصہ ہوا اوپر
اللہ تحقیق وہ ناامید ہوئے آخرت سے جیسے ناامید ہوئے کافر قبروالوں سے۔

کلام رسول مقبول ﷺ۔ صحیح بخاری۔ کتاب الایمان۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ
وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ بَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَ
لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي
مَعْرُوفٍ۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اور پاس انکے ایک جماعت صحاب کی بیٹھی ہوئی تھی کہ
اقرار کرو ساتھ میرے اس بات کا کہ نہ شریک کرو ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور
اپنی اولاد کو مار ڈالو اور نہ کسی پر بہتان باندھو اور نہ نیکی کے احکام میں بیفرمانی کرو۔ مشکوٰۃ باب الکبائر
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ رواہ الترمذی۔ صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا
کا شریک مت کرو اور چوری و زنا کرو اور ناحق کسی کا خون نہ کرو۔ ایضاً۔ باب الکبائر۔ فصل۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ رواہ البخاری
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ ناحق
خون کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ ایضاً۔ باب الحدود۔ فصل ۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ
مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوا
بِالرُّعْبِ رواہ احمد۔ عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس قوم میں زناکاری ہوتی ہے اوس میں قحط پڑتا ہے
اور جس قوم میں رشوت کا رواج ہو وہ رعب و خوف میں گرفتار ہوتی ہے۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ
مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ رواہ رزین۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ملعون ہے وہ شخص جو قوم

Marfat.com

لوط کا کام یعنی لونڈے بازی کرے۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوِ امْرَاَةً فِىْ دُبُرِهَا رواه الترمذى- ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نظر رحمت سے نہیں کرتا اوس شخص کو جو کسی مرد یا عورت سے اغلام کرے۔ بلوغ المرام- باب الترهيب من مسىٔ الاخلاق عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ متفق عليه مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر اللہ نے حرام کیا ہے تم پر بے فرمانی ماؤں کی اور جیتی گاڑنا بیٹیوں کا اور باز رکھنا نیکی سے اور بے سیکھے مانگنا اور برا جانتا ہے تمہارے لیے بیہودہ بکنا اور بہت سوال کرنا اور برباد کرنا مال کا۔ مشکوۃ- باب الکبائر فصل ۳- عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ- رواه احمد- معاذ سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو نصیحت کی کہ شراب مت پی کہ وہ جڑ بدکاریوں کی ہے۔ ایضاً- باب الکسب فصل ۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ رواه ابوداؤد- ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا لعنت کی اللہ نے شراب اور اوسکے پینے والے اور پلانیوالے اور بیچنے والے اور خریدنے والے اور اوسکے نچوڑنیوالے اور نچڑوانے والے اور اوٹھانیوالے اور جسکے لیے اوٹھائی گئی- ایضاً- باب الکبائر فصل ۳- عَنْ مُعَاذٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ مختصراً رواه احمد- معاذ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ گناہ سے بچو کیونکہ گناہ سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ صحیح مسلم- عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِىَّ الْغَنِىَّ الْخَفِىَّ- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ پیار کرتا ہے بندہ پرہیزگار چھپے ہوئے کو- مشکوۃ- باب الغضب فصل ۳- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِى السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِى الرِّضٰى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِى الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُّتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِىَ اَشَدُّهُنَّ رواه البيهقى- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں عذاب سے اور تین چیزیں ہلاک کرنیوالی ہیں۔ نجات دینے والی ان میں سے ایک خدا سے ڈرنا خفیہ و ظاہر میں- دوسری کہنا حق بات کا حالت رضا و ناخوشی میں تیسری میانہ روی دولت و فقر کی حالت میں- ہلاک کرنیوالی چیزیں ان میں سے ایک نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنا دوم بخل حرص کا منظور ہونا سوم اپنے کو اچھا جاننا اور یہ خصلت سب سے بدتر ہے۔ ایضاً- باب حب المال فصل ۲

ن شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ
تْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ۔ رواہ الترمذی۔ شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دانا وہ
شخص ہے جو ذلیل و فرمانبردار کرے اپنے نفس کو اللہ کے حکم کا اور احمق وہ ہے جو مغلوب ہے نفسانی خواہشوں کا۔
یضاً۔ باب الاعتصام فصل ۳۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ
الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ مختصراً۔ رواہ احمد۔ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا
تحقیق شیطان آدمی کے لئے بھیڑیا ہے مثل بھیڑئے بکری کے جو پکڑتا ہے گلہ میں سے نکلی ہوئی بکری اور پیچھے رہی ہوئی اور
مارہ کنارہ چلنے والی بکری کو۔ ایضاً۔ باب الحب فی اللہ فصل ا۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْجَلِيْسِ
الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ
اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً
متفق علیہ۔ ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مثال ہمنشین نیک و بد کی مثال اٹھانے والے کستوری اور پھونکنے
والے دھونکنیوں کی ہے پس اٹھانے والا کستوری کا یا تو دیگا تجھکو کستوری مفت یا تو اوس سے خرید یگا یا پائیگا اوس سے خوشبو
اور پھونکنے والا دھونکنیوں کا یا تو جلا دیگا تیرے کپڑے یا تو پا دیگا اوس سے دھواں +

اقوال صحابہؓ۔ احیاء العلوم۔ جلد ۴۔ بیان اقسام الذنوب وقال ابو طالب المکی الکبائر سبع عشرۃ جمعتہا
من جملۃ الاخبار وجملۃ ما اجتمع من قول ابن عباس و ابن مسعود و ابن عمر وغیرہم اربعۃ
فی القلب وھی الشرک باللہ والاصرار علی معصیتہ والقنوط من رحمتہ والامن من مکر اللہ
فی اللسان وھی شہادۃ الزور وقذف المحصن والیمین الغموس وھی التی یحق بہا باطلا
یبطل بہا حقا والسحر وثلاث فی البطن وھی شرب الخمر والمسکر من کل شراب واکل مال الیتیم
ظلماً واکل الربا وھو یعلم واثنان فی الفرج وھما الزنا واللواطۃ واثنان فی الیدین وھما
القتل والسرقۃ وواحدۃ فی الرجلین وھو الفرار من الزحف وواحدۃ فی جمیع الجسد
ھو عقوق الوالدین۔ ابو طالب مکی نے کہا ہے کہ بڑے گناہ سترہ ہیں جنکو میں نے تمام اخبار اور اقوال ابن
ن مسعود و ابن عمر وغیرہ صحابہ سے جمع کیا ہے جنمیں سے چار دل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک خدا کا شریک کرنا۔ دوسرا
گناہ پر اصرار کرنا تیسرا خدا کی رحمت سے ناامید ہونا چوتہا خدا کے عذاب سے بیخوف ہو جانا۔ اور چار زبان سے تعلق رکھتے ہیں
اول جھوٹی گواہی دینا۔ دوم زنا کی تہمت دینا۔ سوم جھوٹی قسم کہانا جس سے باطل چیز کو حق اور حق کو باطل کیا جاوے

چہارم جادو کرنا۔ اور تین پیٹ سے متعلق ہیں۔ ایک شراب اور نشہ دار چیز پینا۔ دوسرا یتیم کا مال ظلم سے کھانا
جان بوجھکر سود کھانا۔ دو فرج سے متعلق ہیں اور وہ زنا اور لونڈی بازی ہے۔ دو ہاتھ سے تعلق رکھتے ہیں اور
وہ خون اور چوری کرنا ہے۔ ایک پاؤں سے تعلق رکھتا ہے اور وہ لشکر سے بھاگنا ہے۔ ایک تمام جسم سے متعلق ہے اور
ماں باپ کی نافرمانی ہے۔ تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک۔ باب عقوبة خصال من الاثم۔ عن عبد الله بن عباس انہ قال ما ظہر
الغلول فی قوم قط الا القی فی قلوبہم الرعب ولا فشی الزنا فی قوم قط الا کثر فیہم الموت ولا نقص
قوم المکیال والمیزان الا قطع عنہم الرزق۔ ولا حکم قوم بغیر الحق الا فشی فیہم الدم ولا ختر قوم
بالعہد الا سلط علیہم العدو۔ عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ ظاہر نہوئی چوری کسی قوم میں مگر یہہ کہ اوسکی شامت
اوس قوم کو ڈرپوک و بزدل کردیا گیا اور ظاہر نہوا زنا کسی قوم میں مگر یہہ کہ اوسکی شامت سے اونمیں مری پڑی اور کم
کئے تول و پیمانے کسی قوم نے مگر یہہ کہ اونمیں بے رزقی واقع ہوئی اور نہ حکم کیا کسی قوم نے ناحق مگر یہہ کہ اونمیں ناحق خون
پھیلی اور نہ توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر یہہ کہ اونپر خدا نے دشمن کو مسلط کیا۔ احیاء العلوم۔ جلد ۴۔ بیان اقسام الذنوب
قال ابو سعید الخدری وغیرہ من الصحابۃ انکم لتعملون اعمالا ھی ادق فی اعینکم من الشعر
نعدھا علی عہد رسول اللہ ﷺ من الکبائر۔ ابو سعید خدری وغیرہ اصحاب کا قول ہے کہ تم بعض اعمال کو اپنی آنکھ
بال سے بھی باریک خیال کرتے ہو حالانکہ ہم اونکو زمانہ رسول خدا ﷺ میں بڑی گناہوں میں سے شمار کرتے تھے۔ مشکوۃ باب بیان
فصل ۳۔ عن ابی موسی انہ کان یقول ما ابالی شربت الخمر او عبدت ھذہ الساریة دون اللہ۔ ابی موسی
اشعری نے کہا ہے کہ میں خوف نہیں رکھتا یہہ کہ پیوں شراب یا بت پرستی کروں یعنی میرے نزدیک شراب پینا اور بت پرستی
حکم رکھتی ہے۔ منبہات باب الرابع۔ عن عثمان وجدت حلاوة العبادة فی اربعة اشیاء اولھا فی اداء فرائض
اللہ والثانی فی اجتناب محارم اللہ والثالث فی الامر بالمعروف ابتغاء ثواب اللہ والرابع فی النہی عن المنکر
اتقاء غضب اللہ۔ عثمان کہتے ہیں کہ پائی مینے لذت عبادت کی چار چیزوں میں۔ پہلی اللہ کے فرض ادا کرنے میں اور دوسری
اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں۔ تیسری نیک کام بتانے میں واسطے طلب ثواب اللہ کے۔ چوتھی برے کام کو روکنے میں
ڈرنے کے خدا کے غصہ سے۔ احیاء۔ جلد ۴۔ وقال عمر حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا وزنوھا قبل ان توزنوا
وتھیئوا للعرض الاکبر۔ وکتب الی ابی موسی الاشعری حاسب نفسک فی الرخاء قبل حساب الشدة۔ اور عمر
فرماتے ہیں کہ اپنے نفس سے محاسبہ کرو پہلے اس سے کہ تم سے محاسبہ کیا جاوے اور اوسکو وزن کرو پیشتر اس سے کہ وزن کئے جاؤ اور
اوسکے لئے مستعد ہو رہو۔ اور حضرت ابو موسی اشعری کو لکھا کہ اپنے نفس سے سختی کے حساب سے پیشتر راحت کے وقت میں حساب

ل علیؓ الھوی شریک العمی ومن التوفیق التوقف عند الحیرۃ ونعم طارد الھم الیقین وعاقبۃ الکذب الذم وفی الصدق السلامۃ۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نفسانی خواہش نابینائی کی شریک ہے اور حیرت کے وقت توقف کرنا ایک توفیق کی بات ہے اور یقین بہت عمدہ ٹالنیوالا غم کا ہے اور جھوٹ کا آل پشیمانی ہے اور راستی میں سلامتی ہے۔ ایضاً۔ جلد ۲۔ قال ابوذرؓ الوحدۃ خیر من الجلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ ابوذرؓ نے فرمایا کہ تنہائی بُری مصاحبت سے بہتر ہے اور اچھا مصاحب تنہائی سے بہتر ہے +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

عیسوی تعلیم میں اگرچہ بظاہر شرابی کی مذمت مفہوم ہوتی ہے لیکن واقع میں شراب پینے کی کوئی ممانعت نہیں ہے چنانچہ مسیح کا پہلا معجزہ ہی پانی کو شراب بنا دینے پر ظاہر ہوا تھا جیسا کہ انجیل یوحنا باب ۲ میں آیت ۱ سے آگے لکھا ہے کہ مسیح نے قانائے جلیل میں شادی کے موقع پر پانی کے چھ مٹکوں کو شراب بنا دیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر شراب کا پینا ناجائز ہوتا تو کب مسیح پانی کو معجزہ سے شراب بناتے۔ بلکہ پولوس مقدس صریحاً شراب پینے کا حکم دیتے ہیں چنانچہ نامہ اول تمطاؤس باب ۵۔ آیت ۲۳ میں لکھا ہے۔ آگے کو صرف پانی نہ پیا کر بلکہ اپنے ہاضمہ اور اکثر کمزوریوں کے واسطے تھوڑی مے پی۔ اور جو مذمت شرابی کی کیگئی ہے وہ صرف متوالے بدمست کی ہے۔ چنانچہ افسیون ۵۔ ۱۸ میں لکھا ہے شراب پی کے متوالے نہو کہ اس میں شہوت پرستی ہے۔ پس جبکہ عیسوی تعلیم میں بجائے ممانعت کے شراب کی (جسکو عقلاء نے اُم الخبائث کے نام سے موسوم کیا ہے) صریحاً اجازت ہے تو خیال کرنا چاہیئے کہ کیا وہ تعلیم عمدہ ہو سکتی ہے کہ جسمیں ایسی چیز کے استعمال کی اجازت دیجاتی ہے جو دنیا کی تمام برائیوں و خباثتوں کی جڑ اور اصل الاصول ہے اور جسکی نسبت شرابیوں کا یہ چھٹتی نہیں ہے یہ بہت کافر لگی ہوئی۔ عام مقولہ ہے۔ یا وہ تعلیم کہ جسمیں شراب کو ایک پلیدی بتا کر اُسکے پینے اور پلانے اور بیچنے اور خریدنے اور نکالنے اور اٹھانیوالے کو ملعون کہا جاوے۔ ناظرین یہاں خود ہی غور فرما کر نتیجہ نکال لیں +

فصل پنجم

روزمرہ کی دینی و دنیوی برتاؤ وغیرہ کے بیان میں

کلام مسیح۔ انجیل متی۔ باب ۱۰۔ آیت ۱۲۔ جب تم کسی گھر میں جاؤ تو اوسے سلام کرو۔ اگر وہ گھر لائق ہو تو تمہارا سلام اوسے پہنچیگا اور اگر لائق نہیں تو تمہارا سلام تمپر آویگا۔ ایضاً باب ۵۔ آیت ۴۲ جو کوئی تجھسے کچھ مانگے اوسے دے اور جو تجھسے قرض چاہے اوس سے مونہہ نہ موڑ۔ انجیل لوقا باب ۶۔ آیت ۳۰۔ جو کوئی تجھسے کچھ مانگے اوسے دے اور اوس سے جو تیرا مال لے پھر مت مانگ ۳۴۔ اور اگر تم اونہیں جنسے پھر پانے کی امید ہے قرض دو تو تمہارا کیا احسان ہے کیونکہ گنہگار

سی گنہگاروں کو قرض دیتے ہین - ۳۵ - اور پہر پانے کی امید نہ رکہکر قرض دو +

کلام حواریین - نامہ رومیان - باب ۱۴ - آیت ۱۹ - پس ایسی باتون کی جنسی صلح ہو اور ایکدوسری کی
ترقی ہو پیروی کرین - نامہ اول تمطاؤس باب ۶ - آیت ۲۰ - ای تمطاؤس امانت کو حفاظت سی رکہہ - نامہ قلسیون باب ۳
آیت ۱۶ - تم ایکدوسری کو کمال دانائی سی تعلیم اور نصیحت کرو - نامہ افسیون باب ۵ آیت ۱۱ - تاریکی کی لاحاصل کامونمین شریک
مت ہو بلکہ بہتر اونکو ملامت کرتی رہو - نامہ تمطاؤس باب ۵ - آیت ۲۰ - اونہین جو گناہ کرتی ہون سب کے سامنے ملامت
کرتا کہ اوروں کو بہی خوف ہو - ۲۲ - اور نہ دوسری کے گناہونمین شریک ہو اپنے تئین پاک رکہہ - نامہ یعقوب باب ۵
آیت ۱۹ - ای بہائیو جو تم مین سی کوئی سچائی کی راہ سی گمراہ ہووی اور کوئی اوسکو پہراوی - ۲۰ وہ یہہ معلوم کرلی کہ
جو کوئی ایک گنہگار کو اوسکی گمراہی کی راہ سی پہراتا ہی تو ایک جان کو موت سی بچاویگا اور بہت گناہوں کو چہپاویگا
نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۱۰ - عزت کی راہ سی ایکدوسری کو بہتر سمجہو +

کلام الہی - پارہ ۱۸ قد افلح - سورہ نور رکوع ۴ - یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَہْلِہَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْہَا اَحَدًا
فَلَا تَدْخُلُوْہَا حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ہُوَ اَزْکٰی لَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
عَلِیْمٌ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْکُوْنَۃٍ فِیْہَا مَتَاعٌ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا تَکْتُمُوْنَ - ای ایمان والو کسی غیر کی گہر مین بلا اجازت مت داخل ہو اور سلام کرو اوس گہر کی لوگوں
یہہ تمہاری لئے بہتر ہی تا کہ تم نصیحت پکڑو پس اگر تم اوس گہر مین کسی کو نہ پاؤ تو اوسمین مت داخل ہو یہانتک کہ تم
اجازت دیے جاوی اور اگر تمہین یہہ کہا جاوی کہ پہر جاؤ پس تم پہر جاؤ یہہ بہت اچہا ہی تمہاری لئے اور جو کچہہ تم
کرتی ہو اللہ اوسکو جانتا ہی - نہین کوئی گناہ تمپر اگر تم اون گہرونمین داخل ہو جنمین کوئی نہین رہتا اور اسمین
تمہارا فائدہ ہی اور اللہ جانتا ہی جو کچہہ ظاہر کرتی ہو اور جو چہپاتے ہو - پارہ ۱۸ ایضاً - رکوع ۸ - فَاِذَا دَخَلْتُمْ
بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً - پس جب تم اپنے گہرونمین داخل ہو تو اپنے
لوگونپر سلام کرو دعا مقرر کی ہوئی خدا کیطرف سی برکت والی پاکیزہ - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم - سورہ حدید رکوع
اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَہُمْ وَلَہُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ - تحقیق
خیرات دینے والے اور خیرات دینے والیان اور وہ جو دیتے ہین اللہ قرض حسنہ دو چند کیا جاویگا اونکی لئے
اور اونکی ثواب ہی باکرامت - پارہ ۵ والمحصنات - سورہ نسا - رکوع ۱۷ - لَا خَیْرَ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰہُمْ اِلَّا مَنْ

Marfat.com

أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ
نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا - نہین بہلائی اونکی پوشیدہ مشورونمین لیکن خوبی اوس شخص کی مشورہ مین ہی جو حکم کری
خیرات کا یا اچہی بات کا یا لوگون مین صلح کر دینی کا اور جو شخص ایسا کری واسطے رضامندی خدا کی پس ہم
اوسکو بڑا ثواب دینگی - پاره ۹ قال الملاء - سوره انفال رکوع ۱ - فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ - پس ڈرو
اللہ سی اور درست کرو اپنی آپسکے معاملات - پاره ۱۸ قد افلح - سوره مومنون - رکوع ۱ - وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَلٰى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ
الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور وہ جو اپنی امانتون اور عہدون کو نگاہ رکہتی ہین اور وہ جو اپنی نماز
پر محافظت کرتی ہین یہی لوگ وارث ہین جو بہشت کو ورثہ مین لینگی اور اوسمین ہمیشہ رہینگی - پاره ۵ والمحصنت سوره
نسا - رکوع ۸ - إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا
بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا - تحقیق اللہ تمکو حکم کرتا ہی اسبات کا کہ
پہونچا دو امانتین اونکی مالکونکو اور جب حکم کرو لوگونکو تو حکم کرو ساتہ عدل کے اور تحقیق اللہ اچہی بات کی تمکو
نصیحت کرتا ہی تحقیق اللہ سننی والا دیکہنی والا ہی - پاره ۶ لا یحب اللہ - سوره مائده - رکوع ۱ - وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ
وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ - ایکدوسری کی امداد کرو نیکی و پرہیزگاری پر اور مت
امداد کرو گناہ و زیادتی پر - پاره ۱۹ وقال الذین - سوره فرقان - رکوع ۶ - وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ
وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا - یعنے بندی خدا کی وہ لوگ ہین جو بُری مجلسونمین حاضر نہین ہوتی اور جب
بیہودہ امر پر گذرتی ہین تو بزرگانہ طریقہ سے گذرتی ہین یعنی گناہ اور لغو باتون کیطرف دہیان نہین کرتی نہ اونمین
شامل ہوتی ہین - پاره ۴ لن تنالوا - سوره آل عمران - رکوع ۱۱ - وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور چاہیی کہ تم مین سی ہووی ایک
گروہ بلانے والا لوگون کو طرف بہلائی کی اور حکم کرنے والا ساتہ اچہے کامون کے اور منع کرنے وار
والا نامعقول باتون سی اور یہی لوگ خلاصی پائینگی - پاره ۲۶ قال فما خطبکم - سوره ذاریات - رکوع ۳ - وَذَكِّرْ فَإِنَّ
الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ اور نصیحت کر پس تحقیق نصیحت فائدہ دیتی ہی ایمان والونکو - [illegible] سوره طور رکوع
فَذَكِّرْ پس نصیحت کر - پاره ۱۴ ربما - سوره نحل رکوع ۱۶ - اُدْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
بلا طرف راہ پروردگار اپنی کے ساتہ حکمت اور نیک نصیحت کی - پاره ۲۱ ومن اظلم - سوره سجده - رکوع ۵ - وَمَنْ

اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا اور کون شخص ہی بہتر بات مین اوس شخص سے جو خدا کی طرف لوگونکو بلاتا اور عمل نیک کرتا ہی - پارہ والمحصنت سورہ نسا - رکوع ١١ - وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا اور جب تعظیم کیجاوی تمہاری ساتھ سلام کی پس تعظیم کرو تم اوس سے ساتھ اچھی کلمہ کے یا وہی کلمہ اوسکو پھیر دو تحقیق اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہی - تفسیر حسینی وغیرہ مین لکھا ہی کہ اگر کوئی تمہین السلام علیکم کہے تو تم اوسکے جواب مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہو اور اگر وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے تو تم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہو یعنی جو تمہاری عزت کرے تو تم اوس سے بڑھکر اوسکی عزت کرو -

پارہ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ - وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اور پورا کرو عہد کو تحقیق عہد سے پوچھا جائیگا اور پورا کرو پیمانہ کو جب تم ناپو اور تولو ترازو سیدھی سے یہ بازگشت مین اچھا اور بہتر ہی - پارہ ولو اننا سورہ انعام - رکوع ١٩ - وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اور پورا کرو ناپ اور تول انصاف سے ہم نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موجب اوسکی طاقت کے اور جب تم بات کہو تو انصاف کرو اگرچہ صاحب قرابت کے ہی ہو اور عہد اللہ کو پورا کرو اسی بات کی نصیحت کرتا ہی تمکو تاکہ تم نصیحت پکڑو - پارہ ولو اننا - سورہ اعراف رکوع ١١ - فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ پس پورا کرو پیمان اور تول اور مت کم دو لوگونکو چیزین اون کی اور مت فساد کرو زمین مین بعد اوسکی درستی کے یہ تمہارے لئے بہتر ہی اگر تم ایماندار ہو - پارہ عم - سورہ تطفیف - رکوع ١ - وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ وائے خرابی ہی کم دینے والون کے جب ناپ لیتے ہین لوگون سے تو پورا لیوین اور جب ناپ دیوین اونکو یا تول دین اونکو کم کر دیوین - پارہ ومامن دابۃ - سورہ ہود - رکوع ٨ - وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اور مت کم کرو پیمان اور تول کو - پارہ وقال الذین - سورہ شعرا - رکوع ١٠ - اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور پورا کرو پیمانہ کو اور مت ہو نقصان دینے والون سے اور تولو ترازو سیدھی سے اور مت کم دو لوگونکو چیزین اون کی اور مت پھرو زمین مین فساد کرتے ہوئے - پارہ تلک الرسل سورہ آل عمران رکوع ٨ - بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

Marfat.com

بلکہ جو کوئی پورا کرے اپنے عہد کو اور پرہیزگاری کرے پس تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگاروں کو۔ پارہ ۶ لایحب اللہ
سورہ مائدہ۔ رکوع ۱۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اے ایمان والو پورا کرو عہدوں کو۔ پارہ ۱۳ وما ابرئ
سورہ رعد۔ رکوع ۳۔ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ
وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ سوائے اسکے
نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں صاحب عقل کے اور وہ وہ لوگ ہیں جو پورا کرتے ہیں اللہ سے عہد کو اور نہیں توڑتے عہد کو
اور وہ ملاتے ہیں وہ چیز جو حکم کیا ہے اللہ نے اوسکو ملانیکا (یعنی رشتہ داروں وغیرہ کو ملاپ کہتے ہیں) اور ڈرتے ہیں
خدا سے اور برائی حساب سے۔ پارہ ۶ لایحب اللہ۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۶۔ وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ
اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اور اگر حکم کرے تو پس حکم کر انکے درمیان عدل سے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے
والوں کو۔ پارہ ۶ لایحب اللہ۔ سورہ مائدہ۔ رکوع ۲۔ اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی عدل کرو وہ بہت نزدیک ہے
پرہیزگاری کو۔ پارہ ۲۶ حٰم۔ سورہ حجرات۔ رکوع ۱۔ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اور انصاف کرو تحقیق
اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو۔ پارہ ۸ ولو اننا۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۳۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ کہہ
حکم کرتا ہے پروردگار میرا انصاف کرنیکا۔ پارہ ۴ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۷۔ وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ
اور کام کاج میں مشورہ کیا کر۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ شوری۔ رکوع ۴۔ وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ اور کام اپنے
اپنے آپس میں مشورہ کر لینا ہے۔ پارہ ۱۹ وقال الذین۔ سورہ فرقان۔ رکوع ۶۔ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ
لَمْ یَقْتُرُوْا وَکَانَ بَیْنَ ذٰلِکَ قَوَامًا بندے خدا کے وہ لوگ ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہیں حد سے گذرتے اور نہیں
تنگی کرتے بلکہ ہوتا ہے درمیان اسکے معتدل۔

کلام رسول مقبولؐ۔ مشکوٰۃ باب السلام فصل ۳۔ عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ النَّبِیُّ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی
اَھْلِہٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَھْلَہٗ بِسَلَامٍ رواہ البیہقی۔ قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا جب گھر
میں داخل ہو تو گھر والوں پر سلام کرو اور جب تم نکلو تو گھر کے رہنے والوں سے سلام کے ساتھ رخصت ہو۔ وعن انس
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَۃً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا اے میرے بیٹے جس وقت تو اپنے گھر کے لوگوں پر داخل ہو تو سلام کر
ہو گا تجھپر اور تیرے گھر والوں پر۔ ایضاً۔ باب فضل الصدقہ۔ فصل ۱۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلٰی
کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَۃٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ قَالَ فَلْیَعْمَلْ بِیَدَیْہِ یَنْفَعُ بِہٖ نَفْسَہٗ وَیَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ

Marfat.com

قَالَ فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔ متفق علیہ ابی موسی اشعری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر خیرات دینا لازم ہے لوگون نے کہا کہ اگر خیرات کرنے کے لئے اوسکے پاس کچھ نہو تو وہ کیا کرے آپنے فرمایا کہ اوسکو چاہیے کہ اپنے ہاتھون سے کام کرے اور اوس کمائی سے اپنی ذات کو بھی نفع پہونچائے اور خیرات بھی دے پہر لوگون نے عرض کیا کہ اگر وہ ہاتھون سے کام کاج نہین کرسکتا تو پہر کیا کرے آپنے فرمایا کہ وہ حاجتمند صاحب غم کی مدد کرے۔ لوگون نے کہا کہ اگر یہہ بھی نہ کرسکے آپنے فرمایا کہ لوگونکو نیکی کا حکم دے۔ پہر لوگون نے عرض کیا کہ اگر یہہ بھی نہ کرسکے آپنے فرمایا کہ اپنے آپکو لوگون سے بدی کرنے سے بچائے پس یہی اوسکے لئے خیرات ہوگی۔ مشارق الانوار۔ باب عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ خَيْرُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔ رواہ البخاری۔ جابر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون مین بہتر وہ آدمی ہے جو قرض کے ادا کرنے مین اچھا ہو۔ مشکوۃ۔ باب العلم۔ فصل ۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰہِ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ رواہ الدارمی۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے مجکو فرمایا کہ علم پڑہو اور لوگونکو پڑہاؤ۔ مشارق الانوار باب۔ عَنْ أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ رواہ مسلم۔ ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو نیک بات کسی کو بتلا دیگا تو اوسکو کرنے والے کے برابر ثواب ملیگا۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ۔ فصل ۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے طریقہ پر وہ شخص نہین ہے جو چھوٹون پر رحم اور بڑون کی عزت نہ کرے۔ صحیح مسلم وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَالرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے کو اور گذرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ بہتونکو اور سوار پیادہ چلنے والے کو۔ صحیح بخاری ومسلم۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ اوٹھائے کوئی شخص کسی شخص کو اوسکی جگہہ سے پہر بیٹھے اوس جگہہ ولیکن کہے کہ کشادہ کرو اور جگہہ دو۔ مشکوۃ باب الحذر والتانی۔ فصل ۲۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ أَوْصِنِي فَقَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَامْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ رواہ فی شرح السنۃ۔ انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے کہا کہ آپ مجکو وصیت فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ جس کام کو تو کرے اوسکو اوسکا انجام دیکھکر کیا کر لیس اگر تو اوسکے انجام مین کچھ بہتری دیکھے تو کر اور اگر اوسمین

گمراہی کا اندیشہ کرے تو ہٹ جا۔ صحیح بخاری و مسلم۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِنِّیْ اُوْتیٰ وَاُسْاَلُ وَتُطْلَبُ اِلَیَّ الْحَاجَۃُ وَاَنْتُمْ عِنْدِیْ فَاشْفَعُوْا لِتُوْجَرُوْا وَیَقْضِی اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْ نَبِیِّہٖ مَا اَحَبَّ حضرت نے فرمایا کہ میرے پاس آکر لوگ سوال کرتے ہیں اور مجھسے حاجت مانگتے ہیں اور تم میرے پاس ہوتے ہو تو سفارش کیا کرو تا کہ ثواب پاؤ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ہاتھوں پر جو چاہتا ہے حکم کرتا ہے۔ ابو داؤد۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اَحَلُّ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ حلال جو آدمی کہاوے وہ اوسکی اپنے ہاتھ کی کمائی ہے اور ہر ایک بیع مبرور جسمین کچھ خرابی نہو۔ ترمذی۔ ابواب البر والصلۃ۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ اِنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ فَاِذَا رَاٰی فِیْہِ شَیْئًا فَلْیُمِطْہُ عَنْہُ۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک اپنے بہائی کا آئینہ ہے تو جب اوسمین کوئی بات دیکھے تو چاہیے کہ اوسکو اوس سے دور کرے۔

اقوال صحابہؓ۔ ادب المفرد۔ باب ۴۸۳۔ قال ابن عباسؓ لا تدخلوا بیوتاً غیر بیوتکم حتی تستانسوا وتسلموا علی اھلھا۔ ابن عباس نے فرمایا کہ مت داخل ہو کسی گہر مین اپنے گہرون کے سوا یہانتک کہ پہلے اجازت حاصل کر لو اور سلام کرو اونکے رہنے والونپر۔ ایضاً۔ باب ۴۹۸۔ قال جابرؓ یستاذن الرجل علی ولدہ وامہ وان کانت عجوزا واخیہ واختہ وابیہ۔ جابر کہتے ہین کہ آدمی اجازت لیکر اپنے بیٹے ومان وبہائی وبہن اور باپ کے پاس آوے۔ ایضاً۔ باب ۴۷۷۔ عن انس بن مالک انہ مر علی صبیان فسلم علیھم وقال کان النبی ؐ یفعلہ انس بن مالک لڑکون کے پاس سے گذرے اور اونپر سلام کیا اور فرمایا کہ پیغمبر خداؐ بہی لڑکونکو سلام کیا کرتے تہے۔ احیاء العلوم۔ جلد ا۔ فصل الرابع فی صدقۃ التطوع۔ وکان عمرؓ یقول اللھم اجعل الفضل عند خیارنا لعلھم یعودون بہ علی اولی الحاجۃ منا۔ اور حضرت عمرؓ یہہ فرمایا کرتے تہے کہ اے خدا تعالیٰ مال اور دولت ایسے شخصونکو دے جو ہم مین سے بہتر ہون تاکہ وہ اوس سے حاجتمندون کی دستگیری کرین۔ وقال عمرؓ ان الاعمال تباھت فقالت الصدقۃ انا افضلکن حضرت عمر نے فرمایا کہ اعمال نے ایکدوسرے پر فخر کیا تو خیرات نے کہا کہ مین سب سے افضل ہون۔ ایضاً باب فضیلۃ التعلم۔ قال ابو الدرداءؓ کن عالماً او متعلماً او مستمعاً ولا تکن الرابع فتھلک۔ ہو تو پڑہانے والا یا پڑہنے والا یا سننے والا اور نہو چوتہا (یعنے جاہل) پس ہلاک ہوگا۔ ایضاً۔ فضیلۃ التعلیم۔ قال ابن عباسؓ معلم الناس الخیر یستغفر لہ کل شیء حتی الحوت فی البحر۔ ابن عباس فرماتے ہین کہ جو شخص لوگونکو بہتر باتین سکہاتا ہے اوسکے لیے تمام چیزین یہانتک کہ سمندر کی مچہلیان بخشش مانگتی ہین۔ منبہات۔ باب الثلاثی۔ قال عمرؓ حُبِّبَ اِلَیَّ

من الدنیا ثلث الامر بالمعروف والنہی عن المنکر والثوب الخلق حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مجکو دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں۔ اچھی بات بتانا اور بُری بات سے روکنا اور پُرانا کپڑا۔ ایضاً۔ باب الرابع۔ وعن عثمانؓ وجدت حلاوة العبادة فی اربعة اشیاء اولہا فی اداء فرائض اللہ والثانی فی اجتناب محارم اللہ والثالث فی الامر بالمعروف ابتغاء ثواب اللہ والرابع فی النہی عن المنکر اتقاء غضب اللہ۔ حضرت عثمانؓ کہتے ہیں کہ مینے عبادت کی حلاوت چار چیزون مین پائی پہلے اللہ کو فرض ادا کرنے مین دوسری اللہ کی حرام کی ہوئی چیزون سے بچنے مین تیسری نیک کام بتانے مین واسطے ثواب حاصل ہونے کے چوتھے بُرے کام کر روکنے مین خدا کی ڈر سے۔ احیاء العلوم۔ جلد باب فضل الکسب وقال ابن مسعودؓ انی لاکرہ ان اری الرجل فارغاً لا فی امر دنیاہ ولا فی امر آخرتہ ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ مجکو بُرا معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی کو بیکار دیکھون نہ دنیا کا کام کرتا ہو نہ دین کا +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین علاوہ اون ضروری بہت سی عمدہ باتون کے جنکے بتانے مین عیسوی تعلیم بالکل قاصر رہی ہے اور محمدی تعلیم مین بخوبی صرح ہین بعض باتین جو انجیل مین بتائی گئی ہین اونسے قرآن کی تعلیم بدرجہا عمدہ ہے مثلاً انجیل مین لکھا ہے کہ جب تم کسی کے گھر مین جاؤ تو سلام کرو۔ مگر قرآن مین حکم ہے کہ بغیر اجازت مالک گھر کے کسی کے گھر مین نہ داخل ہو جاؤ اور جب اجازت لیکر کسی کے گھر مین جاؤ تو گھر کے رہنے والون پر سلام کرو۔ پھر انجیل مین لکھا ہے کہ پھر لینے کی امید پر قرضہ مت دو۔ اور قرآن کہتا ہے کہ واپس پانے کی امید پر کسی کو قرضہ حسنہ یعنی بغیر سود کے دو۔ ظاہر ہے کہ واپس پانے کی امید پر ہزار مین سے شاید ایک آدھ ہی آدمی کسی کو قرضہ دے سکیگا اور واپس پانے کی امید پر سینکڑون قرض دے سکتے ہین اور حاجتمندون کی کارروائی ہو سکتی ہے۔ پس انجیل کی قید واپس لینے کی نہ امید نے گویا ہزارہا اشخاص کی دستگیری کا دروازہ بند کر دیا +

فصل ششم

عورت مرد کی معاشرت اور پردہ کا بیان

کلام مسیحؑ ۔ انجیل متی باب ۵۔ آیت ۳۱۔ یہہ بھی لکھا گیا کہ جو کوئی اپنی جورو کو چھوڑ دے اوسے طلاقنامہ لکھ دے ۳۲ پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنی جورو کو زنا کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دیوے اوسے زنا کرواتا ہے اور جو کوئی اوس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے زنا کرتا ہے +

کلام حواریین ۔ نامہ فیسون باب ۵۔ آیت ۲۲۔ اے عورتو اپنے شوہرون کی ایسی فرمانبردار ہو جیسے

ہی ۲۵- اے مردو اپنی جورؤنکو پیار کرو جیسا مسیح نے بھی کلیسیا کو پیار کیا - ۲۸ یون ہی مردونپر لازم ہے کہ اپنی عورتونکو پیار کرین جیسے اپنے بدن کو جو اپنی جورو کو پیار کرتا ہے سو آپکو پیار کرتا ہے - ۲۹ کیونکہ کسی نے اپنے جسم سے کبھی دشمنی نہ کی بلکہ وہ اوسے پالتا اور پوستا ہے - ۳۳ بہر حال ہر ایک تم مین سے اپنی اپنی جورو کو ایسا پیار کرے جیسا آپکو اور عورت اپنے شوہر کا ادب کرے - نامہ اقرنتیان اول باب ۷ - آیت ۳ خصم جورو کا حق جیسا چاہیے ادا کرے اور ویسا ہی جورو خصم کا - ۴ جورو اپنے بدن کی مختار نہین بلکہ خصم مختار ہے - اسیطرح خصم بھی اپنے بدن کا مختار نہین بلکہ جورو - نامہ قلسیون باب ۳ - آیت ۱۸ - اے عورتو جیسا خداوند مین مناسب ہے اپنے اپنے خصم کی فرمانبرداری کرو - ۱۹ - اے مردو اپنی جورؤنکو پیار کرو اور اونسے کڑوی نہو - نامہ طیطس باب ۲ - آیت ۴ وے اپنے خصمون اور بچونکو پیار کرین اور پرہیزگار اور پاکدامن اور گھر مین رہنے والیان اور خوش مزاج اور اپنے خصمون کے کہے مین ہووین - نامہ اول طیموتیوس باب ۲ - آیت ۹ - ویسا ہی عورتین بھی شائستہ طور پر شرم اور تمیز کے ساتھ اپنے کو سنوارین نہ کہ بال گوندہنے اور سونے اور موتیون اور قیمتی لباس سے - ۱۰ بلکہ آپکو نیک کامون سے سنوارین جیسا چاہیے ۱۱ کہ عورت چپ چاپ کمال فرمانبرداری سے سیکھے ۱۲ - اور مین پروانگی نہین دیتا کہ عورت سکھلاوے یا آپ شوہر پر حاکم بنے بلکہ خاموشی کے ساتھ رہے - باب ۵ - آیت ۱۴ - اسواسطے میری مرضی یہہ ہے کہ جوان بیوگان بیاہ کرین بچے جنین اور گھر بار کا انتظام کرین - نامہ اقرنتیان اول باب ۱۱ - آیت ۵ ہر عورت جو بغیر سر ڈہنپے دعا یا نبوت کرتی ہے سو اپنے سر کو بے حرمت کرتی ہے کیونکہ یہہ اوسکی سر منڈنے کے برابر ہے ۶ - اگر عورت اوڑہنی نہ اوڑہے تو اوسکی چوٹی بھی کٹ جاوے - باب ۱۴ - ۳۴ تمہاری عورتین کلیسیے مین چپکی رہین کہ اونہین بولنے کا حکم نہین ہے - ۳۵ - اور اگر وے کچہہ سیکھا چاہین تو گھر مین خصم سے پوچھین کیونکہ شرم کی بات ہے کہ عورتین کلیسے مین بولین +

کلام الٰہی - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر رکوع ۲۹ - اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ - طلاق رجعی (یعنے جسکے بعد مرد کو رجوع کر لینا جائز ہے) دو بار ہے پس اسکے بعد یا تو اچھیطرح سے عورت کو اپنے پاس رکھنا ہے یا چھوڑ دینا ہے اوسکو اچھی طرح سے - وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۤءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ - جب تم طلاق رجعی دو عورتونکو پس پہنچین میعاد اپنی کو (جو تین ماہ ہے) پس اسکے بعد یا تو اونکو نگاہ رکھو اچھیطرح سے یا چھوڑ دو اونکو اچھیطرح سے اور مت نگاہ رکھو اونکو اذیت دینے کے لئے تاکہ تم زیادتی کرو اور جو کوئی کرے ایسی بات پس تحقیق اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ طلاق رکوع ۱ - اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۤءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ

لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّا اَنْ
يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ اور جب تم طلاق دو عورتونکو تو طلاق دو اونکو اونکی عدت کی وقت اور گنو تم عدت
کو اور اپنی اللہ پروردگار سے ڈرو اور مت نکالو اونکو گہرون سے اور نہ وہ نکلین مگر یہہ کہ کرین بیحیائی ظاہر تو پہر
اونکا نکالدینا جائز ہے۔ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ
وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ رکہو اونکو جہان تم رہتی ہو مقدور اپنی سے اور مت ایذا دو اونکو تاکہ تنگی کرو تم
اونپر اور اگر ہووین وہ حاملہ پس خرچ کرو اونپر یہانتک کہ رکہین حمل اپنا پس اگر دودہ پلادین تمہاری کہنے سے
پس دو اونکی مزدوری اور موافقت رکہو آپسمین اچہطرح - پارہ لن تنالوا سورہ نساء رکوع ۱ - فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ
پس نکاح کرو اون عورتون سے جو خوش آوین تمکو - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نساء - رکوع ۴ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ نکاح کرنے
والے نہ پانی ڈالنے والے یعنے عورتونکو صرف شہوت رانی کی لیے نہین بلکہ حصول اولاد اور ہمیشہ اپنے پاس رکہنے کی لیے نکاح کرو
پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ نساء - رکوع ۳ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا - اور عورتون کے ساتہہ اچہیطرحسے زندگانی کرو اور اگر ناپسند رکہو تو صبر
کرو کیونکہ شاید جس چیز کو تم ناپسند کرو اور اللہ اوسمین بہت بہلائی ظاہر کرے - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر
رکوع ۲۳ - هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عورتین تمہارے لیے پردہ ہین اور تم اونکے لیے پردہ ہو -
تفسیر احمدی مین لکہا ہے کہ یہہ آیت مرد و عورت کے حق مین کمال اختلاط اور نہایت ملاپ کی تنبیہ ہے یعنے مرد و عورت
کو ایکدوسرے کے ساتہہ اسطرحسے ہونا چاہیے جیسے لباس کو لابس کے ساتہہ ملاپ ہوتا ہے - پارہ ۲۱ اتل ما اوحی سورہ روم
رکوع ۲ - وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ - اور یہہ اوسکی نشانیون سے ہے کہ تمہارے آپسمین سے عورتونکو پیدا
کیا تاکہ تم اونکی طرف متوجہ ہوکر آرام پکڑو اور پیدا کیا تمہارے درمیان پیار اور مہربانی تحقیق اسمین البتہ نشانیان
ہین واسطے اوس قوم کی کہ فکر کرتی ہین - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۸ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ اور
عورتون کی لیے مردون پر حق ہین جیسے مردون کی لیے عورتون پر حق ہین - پارہ ۵ والمحصنت سورہ نساء - رکوع
۶ - اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ
قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ

Marfat.com

فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۔ مرد قیام رکھنے والی ہیں عورتوں
پر کیونکہ اللہ نے بزرگی دی ہے بعض کو بعض پر اور نیز اسلئے کہ وہ اپنے مالوں سے خرچ کرتے ہیں پس نیک بخت عورتیں
مردوں کی فرمانبردار ہیں اونکے مال و آبرو کی پیٹھ پیچھے نگہبانی کرنے والی ہیں خدا کی محافظت سے اور جن عورتوں
کی سرکشی سے تم ڈرتے ہو۔ اونکو نصیحت کرو اور چھوڑ دو اونکو اونکے سونے میں اور مار پیٹ کرو اونکو پس اگر وہ
تمہارا کہنا مان لیں تو اونپر اور کوئی سبیل مت ڈھونڈو۔ پارہ ۱۸ قد افلح المومنون۔ سورہ نور۔ رکوع ۴۔
وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ
فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ اور نکاح کردو اپنی رانڈوں کا اور اپنے لائق غلاموں و لونڈیوں کا اگر
وہ فقیر ہونگے تو اللہ اپنے فضل سے اونکی حاجت روائی کردیگا اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔ پارہ ۲ سیقول
سورہ بقر۔ رکوع ۲۸۔ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ
فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ پس کنارہ کرو عورتوں سے
حیض میں اور اونکے نزدیک مت جاؤ یہانتک کہ پاک ہوں پس جب پاک ہو جاویں تو آؤ اونکے پاس جہاں سے
حکم کیا ہے اللہ نے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔ پارہ ۱۸
قد افلح المومنون۔ سورہ نور۔ رکوع ۴۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ
اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ
اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ
مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ
مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ کہہ مسلمان
مردوں کو بند کریں اپنی آنکھیں اجنبی عورتوں کے دیکھنے سے اور نگاہ رکھیں اپنی شرمگاہ کو یہ اونکے لئے
ہے تحقیق اللہ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو خبردار ہے اور کہہ مسلمان عورتوں کو کہ بند کریں اپنی آنکھیں اجنبی مردوں
کے دیکھنے سے اور محافظت کریں اپنی شرمگاہ کی اور نہ ظاہر کریں اپنا بناؤ مگر جو اوس میں سے ظاہر ہے اور ڈالیں اپنے
گریبان پر اوڑھنیاں ڈھلیں اور نہ ظاہر کریں اپنا بناؤ مگر اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خسروں یا اپنے

Marfat.com

بیٹیون یا اپنی خاوندون کی بیٹون یا اپنی بھائیون یا اپنی بھتیجون یا بھانجون یا اپنی عورتون سی یا جنکے مالک
داہنے ہاتھ ہوگئی یا طفیلی غیر حاجت والے مردون سی یا اون لڑکون سی جو عورتون کی چھپی باتون پر واقف
نہین ہوئی اور نہ پٹکین پاؤن زمین پر تا کہ معلوم ہو جاوی وہ چیز جو چھپاتی ہین اپنی زینت سی اور او سب مومنو
اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم فلاح پاؤ - پارہ ۲۲ دسن نقشت - سورہ احزاب - رکوع ۸ - يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ
وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا - اے نبی کہہ اپنی بیبیون و بیٹیون اور مسلمان بیبیونکو اپنے اوپر بڑی چادرین اوڑھ
لٹکا لین یہ بہت بہتر ہی اسی کہ وہ پہچانی جاوین پس نہ ایذا دیے جاوین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی
وکلاہم سے ... مستقبول - مشکوٰۃ - باب الطلاق - فصل ۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ
اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ رواہ ابوداؤد - ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ پسند حلال چیزون سے خدا
کے نزدیک عورت کو طلاق دینا ہے - عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا
فِيْ غَيْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ - رواہ احمد والترمذی وابوداؤد - ثوبان سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ جو عورت بغیر ضرورت کے اپنے خاوند سے طلاق مانگے اوسپر بہشت کی خوشبو حرام کی گئی ہے - ایضاً - باب
فصل ۱ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ رواہ الترمذی
عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے جو اچھا ہے اپنی بیوی کے ساتھ اور مین اچھا ہون
اپنی اہل کے ساتھ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّ
اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رواہ الترمذی - عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق کاملترین مومنون کا ایمان میں
وہ شخص ہے جو بہت اچھا ہو خلق مین اور بہت مہربان ہو اپنے اہل و عیال پر - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صلعم اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَآئِهِمْ رواہ الترمذی - ابوہریرہؓ
سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کاملترین مومنون کا ایمان مین وہ شخص ہے جو بہت اچھا ہو خلق مین اور بہتر
مین وہ شخص ہین جو بہتر ہون اپنی عورتون سے - ایضاً - فصل ۱ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ
ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ - متفق علیہ - ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قبول کرو وصیت عورتون کے حق مین بھلائی کی کیونکہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی

ہی سو اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی میں اوپر کی پسلی ہے پس اگر تو اسکو سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ ڈالیگا اور اگر اوسکو چھوڑ دیگا تو ہمیشہ کج ہی رہیگی اور میری وصیت عورتوں کے حق میں قبول کرو۔ و عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ صلعم لا یفرک مؤمن مؤمنۃ ان کرہ منہا خلقا رضی منہا آخر۔ رواہ مسلم۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مومن مرد مومن عورت سے ناخوش نہ ہو اگر برا جانتا ہے اوسکی کسی خو کو تو راضی ہوگا دوسری خو سے۔ ایضاً فصل دوم۔ عن حکیم بن معاویۃ القشیری عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ما حق زوجۃ احدنا علیہ قال ان تطعمہا اذا طعمت و تکسوہا اذا اکتسیت و لا تضرب الوجہ و لا تقبح و لا تہجر الا فی البیت۔ حکیم بن معاویہ قشیری سے روایت ہے کہ میرے باپ نے حضرت سے پوچھا کہ ہم پر عورت کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا کہ جو آپ کھاوے اوسی عورت کو کھلاوے اور جو آپ پہنے اوسے پہناوے اور عورت کے منہ پر نہ مارے اور اسکو منہ پر برا نہ کہے اور اسکی مذمت نکرے اور بغیر گھر کے اوسکو اکیلا نہ چھوڑے۔ ایضاً کتاب النکاح۔ فصل ۱۔ عن عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلعم الدنیا کلہا متاع و خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ۔ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا متاع ہے اور دنیا میں کی بہتر متاع نیک عورت ہے۔ فصل ۲۔ عن معقل بن یسار قال رسول اللہ صلعم تزوجوا الودود الولود۔ نکاح کرو اون عورتوں سے جو خاوند کو دوست رکھنے والی اور بہت جننے والی ہوں یعنی دونوں باتیں عورتوں کی خوبیوں میں سے ہیں اگر معلوم ہو سکتی ہوں۔ ایضاً باب عشرۃ النساء۔ فصل ۳۔ عن ابی ہریرۃ قال قیل لرسول اللہ ای النساء خیر قال التی تسرہ اذا نظر و تطیعہ اذا امر و لا تخالفہ فی نفسہا و لا فی مالہا بما یکرہ۔ رواہ النسائی۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا کہ کونسی عورت اچھی ہے فرمایا کہ وہ عورت جو خوش کردے اپنے خاوند کو جس وقت کہ وہ دیکھے اوسکی طرف اور جب وہ کوئی حکم کرے تو اوسکو بجا لاوے اور نہ اپنی ذات اور نہ اپنے مال میں اسکے خلاف کرے جسکو خاوند ناخوش رکھے۔ ایضاً۔ فصل ۲۔ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلعم ایما امرأۃ ماتت و زوجہا عنہا راض دخلت الجنۃ۔ رواہ الترمذی۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو عورت مرجاوے ایسے حال میں کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو بہشت میں داخل ہوگی۔ مشکوۃ۔ باب النظر الی المخطوبۃ فصل ۲۔ قال رسول اللہ صلعم لعلی یا علی لا تتبع النظرۃ النظرۃ فان لک الاولی و لیست لک الآخرۃ۔ رواہ احمد و الترمذی۔ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت نے علی کو فرمایا کہ اے علی نظر کے پیچھے نظر نہ کیا کر یعنی جو آنکھ کسی اجنبیہ عورت پر جا پڑے تو دوبارہ پھر نہ دیکھ اوسکو کیونکہ جائز ہے تیرے لیے پہلی نظر اور نہیں دوسری

ہو اور جائز نہیں ہے تیرے لئے دوسری نظر۔ ایضاً۔ فصل ۳۔ عن الحسن قال بلغنی ان رسول اللہ صلعم قال لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ۔ رواہ البیہقی۔ حسن سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے قصداً دیکھنے والے بیگانی عورت کو اور قصداً اپنا آپ دکھانیوالی عورت کو +

اقوال صحابہؓ۔ احیاء العلوم۔ جلد ۲۔ باب عشرۃ النساء۔ وقال عمرؓ ینبغی للرجل ان یکون فی اھلہ مثل الصبی فاذا التمس ما عندہ وجد رجلاً۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہے کہ مرد کو چاہیے کہ اپنے گھر میں مثل بچہ کے رہے اور جس وقت اوسکے پاس کی چیز طلب کیجاوے تو مرد ہو جاوے۔ وقال علیؓ لا تکثر الغیرۃ علی اھلک فترمی بالسوء من اجلک۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اپنے گھر والی پر زیادہ غیرت نکرو ایسا نہو کہ تمہارے ہی سبب سے وہ بدنام ہو جاوے۔ ایضاً۔ باب آفات النکاح و فوائدہ۔ وکان عمر بن الخطابؓ یقول ما اعطی العبد بعد الایمان باللہ خیراً من امرءۃ صالحۃ وان منہن غنماً لا یحذی منہ و منہن غلاً لا یفدی منہ۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ بندہ کو ایمان کے بعد کوئی چیز نیکبخت عورت سے بہتر مرحمت نہیں ہوئی اور عورتوں میں بعض ایسی غنیمت ہوتی ہیں کہ کوئی عطا اونکا عوض نہیں ہو سکتی اور بعض طوق گردن ہوتی ہیں کہ اونسے کسی فدیہ کے عوض رہائی نہیں ہوتی +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل میں جو محمدی تعلیم درج ہوئی ہے عورتوں کی نسبت اور اوسکے احکام بلحاظ بیانات انجیل کے مجبوراً غیر ترتیب وار درج کیے گئے ہیں حالانکہ اونکی ترتیب وار پڑھنے سے اظہر من الشمس ہے کہ محمدی تعلیم میں عورتوں کے بارہ میں جس خوبی و خوش سلوکی سے امور معاشرت اور انکے حقوق وغیرہ کا بیان ہوا ہے عیسوی تعلیم اوسکے بیان سے بالکل قاصر ہے دیکھو محمدی تعلیم نے نکاح سے پہلے گو عورت کو دیکھ لینے اور پسند کر لینے کی اجازت دیدی ہے تاکہ پیچھے ناراضی پیدا نہو مگر بہ نسبت ظاہری حسن کے عورت کی بڑی خوبی اوسکی نیکوکاری اور جننا سونا بتایا اور یہ حکم دیا کہ عورت شہوت رانی کی غرض کے لئے نہیں بلکہ اولاد کے منشے کے واسطے کرنی چاہیے اور اس عمدہ قید کے لگا دینے سے فاحشہ عورتوں سے نکاح کو ناپسند کر کے عورت و مرد کے باہمی تعلق کو الٰہی کر دیا پھر ولہن مثل الذی علیہن میں اونکے باہمی حقوق کی مساوات بیان کر کے اور ہن لباس لکم اور خلق لکم من انفسکم اور عاشروہن بالمعروف میں اونکے ساتھ کمال اختلاط برتنے اور پیار و محبت سے رہنے اور دونوں کو ایکدوسرے کی عزت و مال کا پاس لحاظ رکھنے کی تاکید بلکہ ترغیب اس امر کا اظہار فرمایا کہ اگر کسی باعث سے بی بی ناپسند اور ناگوار ہو تب بھی اوس سے اچھا ہی سلوک کرو اس سلوک کے بدلے

Marfat.com

ہم تمکو بہت سی بھلائی دینگی اور بحالت بیفرمانی عورتون کی مردونکو اسقدر کی فوقیت دی ہو اونکو ادب دینی کی
ہی آیت فعظوهن واهجروهن مین سمجھانی اور زجر و توبیخ وغیرہ تدابیر کی اجازت دی لیکن جب کوئی تدبیر
کارگر نہو اور باہمی معاشرت مرد و عورت مین بالکل فتور واقع ہوکر دلی روابط ٹوٹ جائین تو صرف ظاہری
تعلق کو جو ایک جسم بلا روح ہی عالم الغیب نے پسند نہ فرمایا اور نہ خواہ مخواہ عورت کو مرد کی بند مین رکھنا منظور
کر کے مرد کو بحالت اشد ضرورت طلاق کی اجازت دی لیکن چونکہ وہ اوسکی نزدیک ابغض الحلال تھی اسلئے صرف
ایک ہی طلاق کی اور تین ماہ تک باہمی مصالحت کی مہلت دیکر اونکو اپنی گھر مین رکھنی اور گذارہ دینی کا حکم دیا تا
اس عرصہ مین روزمرہ کی یکجا رہنی سی شاید مرد کی رنجش دور ہو جاوے اور صورت صلح کی راہ پیدا ہو جاوے اور مرد
اوس سے رجوع کر لیوی۔ بخلاف اسکی انجیل مین جو عورتون کی طلاق کی نسبت یہ قید لگائی ہی کہ بغیر زنا کی عورت
کو نہ چھوڑا جاوے۔ اس قید سی گو بظاہر طلاق کا انسداد مد نظر رکھا گیا ہو مگر در اصل اس قید سی بڑی قباحتین
پیدا ہوتی ہین اور زناکاری کو ترقی متصور ہی کیونکہ ظاہر ہی کہ جب کسی عورت یا مرد کا کسی وجہ سی باہمی نااتفاقی کی
سی ایکدوسری کو چھوڑنیکا ارادہ ہوگا تو وہ اپنی مخلصی رہائی کی اوسی سبیل سی اور کوئی راہ نہ دیکھیگا کہ خواہ مخواہ
زناکاری کا مرتکب ہو۔ محمدی تعلیم مین جو عورتون کی پردہ کا حکم ہی وہ ایسا اصول ہی جسنے اوس قوم مین یہ
ہی کہ اوس سی بڑی بڑی برائیون کا انسداد اور بچاؤ متصور ہی چنانچہ مسلمانون کی دیکھا دیکھی اکثر غیر اقوام کی
پردہ کی رسم کو پسند کر کی اسکو اپنی یہان جاری کر دیا ہی کہ بعض عیسائی بھی اس عمدہ اصول کو پسند کرتی
ہین مگر عیسائی تعلیم کی آزادی نسوان اونکو کچھ کرنی نہین دیتی۔ اگرچہ انجیل کہتی ہی کہ جو کوئی شہوت سی کسی
عورت پر نگاہ کری وہ اپنی دل مین اوسکی ساتھ زنا کر چکا۔ مگر قرآن کہتا ہی کہ مرد بیگانی عورتونکو نہ دیکھین اور
عورتین بیگانی مردونکو دیکھین اور نہ اونپر اپنا بناؤ سنگار ظاہر کرین جس سی شہوت سی ایکدوسری کو دیکھنی کی نوبت
پہونچی۔ تمام جہان کی عقلاء اس بات پر متفق ہین کہ نظر ایک ایسا ناگہانی تیر ہی کہ اوس سی آدمی کو ایسی بیخودی و واقعات
و بلیات کا سامنا پڑجاتا ہی کہ جسکا کچھ بیان نہین ہو سکتا چنانچہ ایک صاحب کا قول ہی۔ وہ تیری نظر یا کہ جی کا
آفت تھی + وہ نظر ہی وداع طاقت تھی + ہوش جاتا رہا اک نگاہ کے ساتھ + صبر رخصت ہوا اک آہ کے ساتھ
انجیل کا ناطق عالم الغیب ہوتا تو وہ قرآن کیطرح شہوت سی ایکدوسری کو دیکھنی کا [illegible]
پھر کثرت ازدواج جسکی توریت مین انبیائی سابق مثل ابراہیم و موسیٰ و داؤد و سلیمان وغیرہ [illegible]
نکاح مین لانی سی عام اباحت تھی کہ جتنی مرد چاہی لی بیان کر لی اور انجیل نے بعض اشارہ صرف ایک ہی بی بی کی

Marfat.com

اجابت [illegible] تو - قرآن نے اسمین افراط وتفریط کا اسطرح پر فیصلہ کردیا کہ پہلے فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث
ورباع کی رخصت دیکر تعداد وکثرت کو روک کر چار تک اوسکی حد مقرر فرمائی - پہر وان خفتم ان لا تعدلوا فواحدة
کو فرماکر [illegible] عدالت کی ایک ایسی اخلاقی شرط لگادی کہ خواہ نخواہ آدمی ایک ہی بی بی کرسکے اور اسطرح
[illegible] صادر [illegible] کہ توریت والی بلا تعداد کثرت ازدواج کی قباحتین تو اظہر من الشمس ہی ہین اور انجیل
کے [illegible] صرف ایک عورت پر مجبور رہنے مین یہہ قباحت تہی کہ نکاح سے اہم فائدہ یہہ مد نظر ہوتا ہے کہ توالد و
تناسل کا سلسلہ جاری ہو اور گہر بار کا بندوبست قائم رہے مگر جب بعد نکاح کے عورت عقیمہ نکلی یا کسی بیماری اور حادثہ
مین مبتلا ہوکر [illegible] کسی کار وبار کے اور مرد کے لائق نرہی تو پہر انجیل کے روسے نہ تو اوسکو مرد طلاق دیسکتا تہا اور
نہ اوسکی ہوتی ہوئی دوسری بی بی کرسکتا تہا - گویا اوسکی زندگی ہی حرام وبرباد گئی - پس ان حالتین قرآن نے
بہی کثرت اور وحدت ازدواج کی بیہودگیان [illegible] حدون کا انسداد فرماکر سب ضرورتون کی سبیل بتادی - فافہم +

فصل ہفتم

احکام درباره احسان باقربا وہمسایہ ویتیمان وبیوگان وغلامان ومسافران
وقیدیان وغربا وخدمت گذاری آقا وغیرہ

کتاب مقدس [illegible] انجیل متی باب ۱۹ - آیت ۱۹ - اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپکو - باب ۲۲ - آیت ۳۹
تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو +

[illegible] نامہ تیمطاؤس باب ۵ - آیت ۸ - اگر کوئی اپنون کی اور خاصکر اپنے ہی گہر کی خبرگیری نکرے
تو ایمان سے منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے - نامہ رومیان باب ۱۵ - آیت ۲ - ہر کوئی ہم مین سے اپنے پڑوسی کو اوسکی
بہلائی کے لیے خوش کرے تاکہ اوسکی ترقی ہو - نامہ یعقوب باب ۱ - آیت ۲۷ - وہ دینداری جو خدا اور باپ کے آگے پاک
اور بے عیب ہے - یہی ہے کہ یتیمون اور بیوون کی مصیبت کے وقت اونکی خبرگیری کرنی اور آپکو دنیا سے بیداغ بچا رکھنا -
نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۱۳ - مقدسون کی احتیاج مین شریک ہو مسافر پروری مین مشغول ہو - نامہ عبرانیان
باب ۱۳ - آیت ۲ - مسافر پروری کو مت بہولو - نامہ پطرس باب ۴ - آیت ۹ - آپس مین بے کڑکڑائے مسافر دوست رہو
نامہ عبرانیان باب ۱۳ - آیت ۳ - قیدیونکو یون یاد کرو گویا تم اونکے ساتہ قید مین شریک ہو اور ایسا ہی اونکو
جو رنج مین ہین یاد کرو کہ تمہارا بہی اونہین کا سا جسم ہے - نامہ افسیون باب ۶ - آیت ۵ - اے خدمتگارو تم
اونکی جو جسم کی نسبت تمہارے خداوند ہین اپنی نیتون کی صفائی سے ڈرتے تہرتہراتے ہوئے ایسے فرمانبردار رہو جیسے

Marfat.com

مسیح کی ہو ۶- اور آدمی کی خوشامد کرنیوالونکی طرح دکہانیکو نہین بلکہ مسیح کے بندون کی مانند دل سے خدا کی مرضی پر چلو
۷- اور خوشی سے نوکری کرو آدمیون کی جانکر نہین بلکہ خداوند کی ۸ تم جانتے ہو کہ جو کوئی کہ جیسا اچہا کام کریگا ویسا ہی
کیا آزاد خداوند سے ویسا ہی پاویگا - ۹- اے خداوندو تم بہی انسے ایسی ہی کرو اور دہمکی دینے سے باز رہو
یہہ جانکر کہ تم جانتے ہو تمہارا بہی خاوند ہے جو آسمان پر ہے اور وہ کسی کی ظاہر پر نظر نہین کرتا - نامہ قلسیون باب ۳
آیت ۲۲- اے نوکرو تم اونکی جو دنیا مین تمہاری خاوند ہین سب باتون مین فرمانبردار رہو نہ خوشامدی لوگون کی
مانند دکہانیکو بلکہ صاف دل سے - باب ۴- آیت ۱- اے خاوندو نوکرون کے ساتہہ عدل کرو یہہ جانکر کہ تمہارا بہی
ایک خاوند ہے جو آسمان پر ہے ✦

کلام الہی - پارہ ۲۱ اتل - سورہ روم - رکوع ۴ - فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ذٰلِكَ
خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - پس دو قرابت والی کو حق اوسکا اور محتاج
اور مسافر کو یہہ بہت بہتر ہے اون لوگون کے لئے جو خدا کی رضامندی کا ارادہ رکہتے ہین اور یہی لوگ فلاح پانیوالے ہین
پارہ ۱۵ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ - وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اور دو
قرابت والی کو اوسکا حق اور مسکین کو اور مسافر کو - پارہ ۵ والمحصنت - سورہ نساء - رکوع ۶ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ
لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَالْجَارِ ذِی
الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَیَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا اور عبادت کرو اللہ کی اور مت شریک کرو ساتہہ اوسکے کسی
چیز کو اور احسان کرو ماں باپ اور قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور ہمسایہ قرابت والے اور ہمسایہ اجنبی
ہمسایہ مل بیٹہنے والے اور مسافر اور غلامون کے ساتہہ - تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا تکبر کرنیوالے شیخی کرنیوالے کو
جو اون لوگونکو جو بخیلی کرتے اور لوگونکو بخیلی کرنیکا حکم دیتے ہین اور جو چیز خدا نے اپنے فضل سے اونکو دی ہے اوسکو
چہپاتے ہین اور تیار کیا ہے کافرونکے لئے عذاب ذلیل کرنیوالا - پارہ سیقول - سورہ بقر - رکوع ۲۲
اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ
وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ
وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَی الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ

Marfat.com

[illegible] مسلمون [illegible]

[illegible] مشرق [illegible] مغرب [illegible] نیکی [illegible]

[illegible] اور دے مال اس کی محبت پر قریبیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں

[illegible] عہد [illegible]

[illegible] پارہ سیقول سورہ بقر رکوع [illegible] فان للہ خمسہ [illegible]

[illegible] والیتامی والمساکین [illegible] اعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ [illegible]

[illegible] اور یتیموں اور فقیروں اور مسافروں [illegible]

[illegible] پارہ لن تنالوا سورہ نسا رکوع [illegible] واذا حضر القسمۃ [illegible]

[illegible] والیتامی والمساکین فارزقوھم منہ وقولوا لھم قولا معروفا ولیخش الذین لو

تَرَکُوا مِنْ خَلْفِھِمْ ذُرِّیَّۃً ضِعَافًا خَافُوا عَلَیْھِمْ فَلْیَتَّقُوا اللّٰہَ وَلْیَقُوْلُوا قَوْلًا سَدِیْدًا اِنَّ الَّذِیْنَ

یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا - جب [illegible]

وقت [illegible] یتیم اور مسکین [illegible] تو ان کو کچھ دو اور ان سے کہو اچھی بات اور ڈریں

[illegible] اپنے پیچھے اولاد ناتوان اور ان کا اندیشہ کریں پس چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور کہیں

بات [illegible] تحقیق وہ لوگ جو کھا جاتے ہیں مال یتیموں کا ظلم سے سوا اس کے نہیں کہ کھاتے ہیں بیچ پیٹوں اپنے کے آگ

اور [illegible] میں - پارہ الم سورہ بقر رکوع ۱۰ - وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ

اِلَّا اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا - اور

جب ہم نے لیا پختہ قول بنی اسرائیل کا یہہ کہ نہ عبادت کرو کسی کی سوا اللہ کے اور ماں باپ اور قریبیوں اور یتیموں

اور مسکینوں سے نیکی کرنا اور کہو لوگوں سے اچھی بات - پارہ سبحن الذی سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴ - وَلَا تَقْرَبُوْا

مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ اور مت پاس جاؤ مال یتیم کے مگر اس نیت سے کہ وہ بہت اچھی

ہو یہاں تک کہ پہنچے اپنی جوانی کو - پارہ لن تنالوا سورہ نسا رکوع ۱ - وَاٰتُوا الْیَتَامٰی اَمْوَالَھُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا

الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَھُمْ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ اِنَّہٗ کَانَ حُوْبًا کَبِیْرًا - اور دو یتیموں کو مال ان کے اور مت

بدل لو برے کو عمدہ سے اور مت کھاؤ ان کے مال کو ملا کر اپنے مال سے تحقیق یہہ بڑا گناہ ہے - پارہ سیقول سورہ بقر

Marfat.com

رکوع ۲۷ - وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ - اور پوچھتے ہین تجکو یتیمون سے کہہ سنوارنا اونکا بہتر ہے اور اگر تم اونکو اپنے مین ملا لو تو
وہ بہائی ہین تمہارے اور اللہ جانتا ہے مفسد و نکو سنوار نیوالون سے - پارہ عم - سورہ والضحیٰ رکوع ۱ - فَاَمَّا
الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یس یتیم پر مت قہر کر اور سوالی کو
مت ڈانٹ اور جو نعمت پروردگار تیری کی ہے اوسکو بیان کر - ایضاً سورہ بلد رکوع ۱ - وَمَا اَدْرٰىكَ
مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ثُمَّ
كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ - یعنی کیا جانے
تو کیا ہے گہاٹی سخت وہ ہے کہ دینا غلام اور قرضدار کا ہے یا کہانا کہلانا بہوک کے دن یتیم قرابتہ والے کو یا مسکین
خاک افتادہ کو پہر ہوا اون لوگون سے جو ایمان لائے اور ایکدوسری کو صبر اور رحم کرنیکی نصیحت کرتے ہین یہی لوگ
صاحب برکت کے ہین - پارہ تبارک الذی - سورہ دہر رکوع ۱ - وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا
وَّاَسِيْرًا نیکوکار لوگ کہلاتے ہین کہانا باوجود حاجت و محبت کے فقیرون و یتیمون اور قیدیونکو - پارہ
واعلموا - سورہ توبہ رکوع ۸ - اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ
قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ
خیرات صرف فقیرون اور محتاجون اور اون کارکنون کیلئے ہے جو اوسکی تحصیل پر ہین اور اونکے لئے جنکے دلونکو
اسلام کی الفت دلائی جاتی ہے اور غلامون اور قرضدارون کے چھوڑانیکے لئے ہے اور خدا کی راہ مین اور مسافر
کے لئے - فرض ہے اللہ کیطرف سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے - پارہ حم - سورہ ذاریات رکوع ۱ - اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ
الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ - پرہیزگار لوگ
قیامت کو بہشتون اور چشمون مین اوس چیز سے حصہ لینے والے ہونگے جو اونکو اونکے رب نے دیا - تحقیق وہ پہلے اس سے
رات کو تہوڑا سونیوالے اور صبح کو استغفار کرنیوالے تہے اور اونکے مالونمین سوالی و غیر سوالی کا حق تہا
سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ - وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا
اور اگر تو مونہہ پہیرے اون سے واسطے چاہنے رحمت اپنے پروردگار کے جسکی تو امید رکہتا ہے تو کہہ اونسے بات
آسانی کی - یعنے جو کوئی ہمیشہ سخاوت کرتا ہے اور ایک وقت اوسکے پاس نہین تو سوالی کو شیرین بات کہکر ٹالدے

Marfat.com

کا اجر تمام عمل سے افضل ہے ۔ مشکوۃ باب البر والصلۃ فصل ۱ ۔ عن انس قال رسول اللہ صلعم من احب ان
یبسط له في رزقه وینسأ له في اثره فلیصل رحمه ۔ متفق علیه انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص
چاہے کہ اوسکے رزق مین کشادگی ہو اور زندگی اوسکی بڑھ جاوے تو اپنے رشتہ داروں سے سلوک کرے ۔
مشارق الانوار باب ث ۔ وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلعم الرحم معلقة بالعرش تقول من
وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله ۔ متفق علیه حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ناتا
رشتہ عرش مین لٹکا ہوا کہتا ہے کہ جسنے مجکو جوڑا خدا اوسکو جوڑے اور جسنے مجکو کاٹا خدا اوسکو کاٹے ۔ مشکوۃ باب البر
والصلۃ فصل ۳ ۔ وعن عبد الله بن ابي اوفى قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا تنزل الرحمة على
قوم فیهم قاطع رحم ۔ رواه البیهقي عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس قوم پر رحمت
نہین اترتی جسمین ناتے کا کاٹنے والا ہو ۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ فصل ۱ ۔ عن عائشة وابن عمر عن النبي
قال ما زال جبریل یوصیني بالجار حتى ظننت انه سیورثه ۔ متفق علیه حضرت عائشہ اور ابن عمر سے روایت
ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہمیشہ جبرائیل مجکو ہمسایہ کے ساتھ احسان کی وصیت کرتا رہا یہانتک کہ میرے گمان مین آیا کہ اوس
کو وارث کردیگا ۔ وعن انس قال رسول اللہ صلعم لا یدخل الجنة من لا یأمن جاره بوائقه ۔ رواه مسلم
انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص بہشت مین داخل نہوگا کہ جسکی برائیون سے اوسکا ہمسایہ امن مین نہو ۔ مشکوۃ
ایضاً فصل ۳ ۔ وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول لیس المؤمن بالذي یشبع وجاره
جائع الى جنبه ۔ رواه البیهقي ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ مومن کامل نہین ہے کہ پیٹ بھرکر
کہاوے اور ہمسایہ اوسکا اوسکے پہلو مین بھوکا ہو ۔ ایضاً فصل ۲ ۔ عن ابي هريرة قال رسول اللہ صلعم خیر
بیت في المسلمین بیت فیه یتیم یحسن الیه وشر بیت في المسلمین بیت فیه یتیم یساء الیه ۔ رواه ابن ماجة
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسلمانون کے گھرون مین بہتر وہ گھر ہے کہ جسمین یتیم کے ساتھ نیکی کیجاتی ہو
اور برا گھر وہ ہے کہ جسمین یتیم کے ساتھ برائی کیجاوے ۔ ایضاً فصل ۱ ۔ عن ابي هريرة قال رسول اللہ صلعم الساعي
على الارملة والمسكين كالساعي في سبيل الله واحسبه قال كالقائم لا يفتر وكالصائم لا يفطر
متفق علیه ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی مین کوشش کرتا
ہے وہ ثواب پانے مین اوسکے برابر ہے جو خدا کی راہ مین کوشش کرتا ہے اور مین گمان کرتا ہون کہ یہہ بھی حضرت نے فرمایا
کہ وہ کوشش کرنیوالا ثواب مین ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑہنے والا جسکی کبھی نماز نہ چھوٹی اور جیسے روزہ رکھنیوالا

Marfat.com

کا کبھی روزہ نہ ٹوٹے۔ مشکوۃ باب النفقات وحق المملوک۔ فصل ا۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِخْوَانُکُمْ
لَهُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدَیْهِ فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْهُ مِمَّا یَلْبَسُ
وَلَا یُکَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُهُ فَاِنْ کَلَّفَهُ مَا یَغْلِبُهُ فَلْیُعِنْهُ عَلَیْهِ۔ متفق علیہ ابی ذر سے روایت ہے کہ
حضرت نے فرمایا کہ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں خدا نے انکو تمہارا زیردست کیا ہے پس وہ شخص کو کہ خدا اوسکو
اوسکا بھائی اوسکا زیردست کرے چاہیے کہ اوسکو اوس چیز سے کھلاوے جس سے آپ کھاوے اور اوس چیز سے پہناوے جو
آپ پہنے اور اوس کام کی اوسکو تکلیف نہ دے جو اوس سے نہ ہو سکے پھر اگر اوسکو اوس کام کی جو اوس سے نہیں ہو سکتا تکلیف
دے تو چاہیے کہ خود بھی اوسمیں شریک ہو کر اوس کام کی انجام دہی میں امداد کرے۔ ایضاً فصل ۲۔ وَعَنْ اُمِّ
سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ؐ اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ مَرَضِهِ اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ رواہ البیہقی۔ ام سلمہ سے
روایت ہے کہ حضرت اپنی مرض الموت میں فرماتے تھے کہ لازم پکڑو نماز کو اور لونڈی غلام کا حق ادا کرو۔ وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ؐ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ کَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَسَکَتَ ثُمَّ
عَادَ عَلَیْهِ الْکَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَ اعْفُوْا عَنْهُ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً۔ رواہ ابوداؤد
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت کے پاس آ کر عرض کی کہ ہم خدمتگاروں کی تقصیر کتنی دفعہ معاف
کریں حضرت چپکے رہے پھر اوسنے عرض کیا پس چپ رہے پھر جب تیسری بار اوسنے عرض کیا تو فرمایا کہ ہر روز ستر بار
معاف کرو۔ ایضاً۔ فصل ا۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِہٖ
وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰہِ فَلَهُ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ۔ متفق علیہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق غلام
جسوقت کہ خیرخواہی کرتا ہے اپنے مالک کی اور اچھی عبادت کرتا ہے اللہ کی تو اوسکے لیے دو ثواب ہیں۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْکِ اَنْ یَّتَوَفَّاہُ اللّٰہُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَیِّدِہٖ نِعِمَّا لَهُ۔ متفق علیہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھا ہے غلام کے لیے یہہ کہ موت دے اوسکو اللہ اوس حال میں کہ اچھی عبادت
اپنے رب کی کرتا ہے اور اچھی فرمانبرداری اپنے مالک کی کرتا ہے۔ ترمذی۔ باب ما جاء فی فضل المملوک الصالح۔ عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ؐ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ وَیُؤَدِّیْ حَقَّ سَیِّدِہٖ۔ کیا اچھا ہے
غلام کے لیے یہہ کہ فرمانبرداری کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے مالک کا۔ مشارق الانوار باب ۳۔ عَنْ جَرِیْرٍ اِذَا
اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ۔ رواہ مسلم۔ جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب غلام اپنے میاں سے بھاگے
اوسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایضاً۔ باب ۹۔ عَنْ اَبُوْمُوْسٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ؐ فُکُّوا الْعَانِیَ وَاَطْعِمُوا الْجَائِعَ

Marfat.com

وَعُوْدُوا الْمَرِیْضَ۔ رواہ البخاری۔ ابوموسی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھڑاؤ قیدی کو اور کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور خیر وعافیت پوچھو بیمار کی۔ مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ فصل ا۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صلعم اَنَّہٗ کَانَ اِذَا اَتَاہُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَۃِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا۔ متفق علیہ۔ ابی موسی سے روایت ہے کہ جب حضرت کے پاس کوئی سائل یا حاجتمند آتا تو صحابہ کو فرماتے کہ سفارش کیا کرو لوگوں کی ثواب پاؤ گے۔ ایضاً باب الضیافۃ فصل ا۔ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ جَائِزَتُہٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَۃٌ وَّضِیَافَتُہٗ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ فَمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَہُوَ صَدَقَۃٌ وَّلَا یَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَہٗ حَتّٰی یُحْرِجَہٗ۔ رواہ مالک۔ ابی شریح کعبی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے پس چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے عطیہ اوسکا (یعنی حتی الامکان تکلف کا کھانا) ایکدن رات ہے اور ضیافت اوسکی (یعنی معمولی خوراک) تین روز ہے اور تین روز کے بعد صدقہ ہے اور مہمان کو جائز نہیں ہے کہ تین روز سے زیادہ میزبان کے ہاں رہے اور اوسکو سختی میں ڈالے۔ موطا امام مالک باب للسائل حق۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ اَعْطُوا السَّائِلَ وَاِنْ جَاءَ عَلٰی فَرَسٍ۔ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ سوالی کو دو اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہوکر آوے۔ مسند امام اعظم رض۔ اَبُوْحَنِیْفَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ صلعم اِنَّہٗ قَالَ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ وَاللّٰہُ یُحِبُّ اِغَاثَۃَ اللَّہْفَانِ۔ امام ابوحنیفہ نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ نیکی کیطرف دلالت کرنیوالا مثل اوسکے کرنیوالے کی ہے اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فریادرسی بیچارہ دردناک کی۔

اقوال صحابہ رض۔ احیاء العلوم۔ جلد ۲۔ حقوق الاقارب۔ ان عمر رض کتب الی عمالہ مُرُوا الاقارب ان یتزاوروا ولا یتجاوروا۔ مروی ہے کہ حضرت عمر رض نے اپنے عاملونکو لکھا کہ اقارب سے کہدو کہ باہم ملاقات کیا کریں اور ایکدوسرے کے ہمسایہ میں نرہیں اور پاس نہ بسیں اوسکی منع فرمایا کہ ہمسایہ میں رہنے سے حقوق بہت ہوجاتی ہیں اور بعض فوت ہوجاتے ہیں جو موجب وحشت اور قطع قرابت ہوا کرتی ہیں۔ ایضاً۔ حقوق الجار۔ ویروی ان رجلا جاء الی ابن مسعود رض فقال لہ ان لی جارا یؤذینی ویشتمنی ویضیق علیّ فقال اذہب فان ہو عصی اللہ فیک فاطع اللہ فیہ۔ ایک شخص نے ابن مسعود کے پاس آکر شکایت کی کہ میرا ایک ہمسایہ مجکو اذیت اور گالیاں دیتا اور تنگی مجپر کرتا ہے آپنے فرمایا کہ وہ تیرے حق میں خدا کی نافرمانی کرتا ہے تو جاکر اوسکے حق میں خدا کی فرمانبرداری کر یعنی اوسکے ساتھہ عمدہ سلوک کر۔

وقالت عائشۃ رض خلال المکارم عشر تکون فی الرجل ولا تکون فی ابیہ وتکون فی العبد ولا تکون فی سیدہ یقسمہ اللہ تع لمن احب صدق الحدیث وصدق الناس واعطاء السائل والمکافاۃ بالصنائع

وصلۃ الرحم وحفظ الامانۃ والتذمم للجار والتذمم للصاحب وقری الضیف ورأسھن الحیاء
حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ دس باتین مکارم اخلاق کی ہین اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اوسکو عنایت کرتا ہے ممکن ہے کہ
آدمی مین ہون اور اوسکے باپ مین نہون اور غلام مین ہون اور اوسکے آقا مین نہون - اول راست گفتاری - دوم
لوگون سے راستی برتنی - سوم سائل کو دینا - چہارم سلوکون کی مکافات کرنی - پنجم صلہ رحم - ششم امانت کی حفاظت
ہفتم ہمسایہ کے حق کی رعایت - ہشتم ہمنشین کا پاس - نہم مہمان کی دعوت - دہم جو سب کی جڑ ہے وہ حیا ہے -
ایضاً حقوق المملوک - وروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ رأی رجلاً علی دابۃ وغلامہ یسعی خلفہ فقال لہ یا عبد اللہ
احملہ خلفک فانما ھو اخوک روحہ مثل روحک فحملہ ثم قال لا یزال العبد یزداد من اللہ بُعداً ما مُشی
خلفہ - ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپنے ایک شخص کو اپنی سواری پر دیکھا اور اوسکا غلام پیچھے دوڑتا آتا تہا فرمایا کہ اے
بندۂ خدا اسکو بہی اپنے پیچھے بٹھالے کہ وہ تیرا بہائی ہے جیسی جان تجھہ مین ہے ویسی ہی اسمین بہی ہے پس اوسنے اوسکو بہی
بٹھالیا - پہر حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے دور ہی ہوتا جاتا ہے جبتک کہ آدمی اوسکے پیچھے پیادہ چلتے ہین
وکان عمرؓ یذھب الی العوالی فی کل یوم سبت فاذا وجد عبدا فی عمل لا یطیقہ وضع عنہ - اور حضرت عمرؓ
ہر شنبہ کے روز عوالی کو جاتے جو مدینہ سے تین میل ہے اور جب کسی غلام کو ایسے کام مین دیکھتے جسکے کرنیکی وہ طاقت نہین رکہتا
تو اوسسے موقوف کرادیتے - ودخل علی سلمان رضی اللہ عنہ رجل وھو یعجن فقال یا ابا عبد اللہ ما ھذا فقال
بعثنا الخادم فی شغل فکرھنا ان نجمع علیہ عملین - ایک شخص سلمان فارسیؓ کے پاس آیا اور آپ اوسوقت آٹا
گوندہ رہے تہے پس اوسنے کہا کہ اے عبد اللہ آپ یہہ کیا کررہے ہین آپنے فرمایا کہ ہمنے خدمتگار کو کسی کام کے لئے بہیجا ہے پس
ہمنے ناگوار سمجہا کہ دو کام اوسپر ڈالین - ایضاً فضیلۃ الضیافۃ - وقال انس رضی اللہ عنہ کل بیت لا یدخلہ ضیف لا
تدخلہ الملائکۃ - حضرت انسؓ نے فرمایا کہ جس گہر مین مہمان داخل نہو وے اوسمین فرشتہ رحمت کا داخل نہین ہوتا

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

والدین کے بعد زیادہ حقدار اور قابل حسن سلوک بہن و بہائی اور دوسرے رشتہ دار ہوتے ہین سو ظاہر ہے کہ جسطرح
تعلیم محمدی بہ نسبت تاکید اطاعت و فرمانبرداری والدین کے انجیل کی تعلیم سے اعلیٰ و بڑہکر ہے اسیطرح
سے نیک سلوک مرعی رکہنے کی تاکید مین اعلیٰ و برتر ہے - انجیل کی تعلیم مین بجز نامہ تمطاؤس باب ۵ کی آیت ۸ کے اشارہ
کے بہائی نام بہی رشتہ دارون اور بہائی بندون سے حسن سلوک کرنیکا کہین ذکر درج نہین ہوا - وجہ اسکی صرف یہی معلوم
ہوتی ہے کہ حضرت مسیح نے خود اپنے بہائی بندون اور رشتہ دارون سے نفرت رکہی ہے +

فصل ہشتم

فضیلت نرم مزاجی و رحمدلی و فروتنی و حسن خلق اور مذمت تکبر و غرور

کلام مسیح ؑ۔ انجیل متی باب ۵۔ آیت ۲۔ مبارک وے جو دل کے غریب ہین کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہین کی ہے۔ ۵ مبارک وے جو غمگین ہین کیونکہ وے تسلی پاینگے۔ ۷ مبارک جو رحمدل ہین کیونکہ اونپر رحم کیا جائیگا۔ باب ۷ آیت ۱۲۔ پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمھارے ساتھ کرین ویسا تم بھی اونکے ساتھ کرو۔ باب ۱۸۔ آیت ۴ پس جو کوئی آپکو اس بچہ کی مانند چھوٹا جانے وہی آسمان کی بادشاہت مین سب سے بڑا ہے۔ خبردار ان چھوٹوں مین سے کسی کو ناچیز نہ جانو۔ انجیل لوکا باب ۶۔ آیت ۲۲۔ مبارک ہو تم جو اب روتے ہو کیونکہ آسودہ ہو گے +

کلام حواریین۔ نامہ طیطس باب ۳۔ آیت ۲۔ پر نرم دل ہووین اور سب آدمیون کے ساتھ حلیمی کرین۔ نامہ فلپیان باب ۴۔ آیت ۵۔ تمھاری بردباری (؟) نہ بلکہ اعتدال ہی باہر جاکے ایسا مزاج کہو جیسا ہر ایک شخص کو اندازہ ایمان کا۔ ایضاً باب ۲۔ آیت ۳۔ ہر شخص دوسرے کو بہتر جانے۔ نامہ قلسیون باب ۳۔ آیت ۱۲۔ پس خدا کے چنے ہوؤن کی مانند جو مقدس اور پیارے ہین دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلیمی اور برداشت کا لباس پہنو۔ نامہ پطرس باب ۵۔ آیت ۵۔ اور فروتنی کا لباس پہنو کیونکہ خدا مغرورون کا سامہنا کرتا ہے اور فروتنون کو فضل بخشتا ہے۔ نامہ یعقوب باب ۴ آیت ۶ اور اب تم اپنی لاف زنیون پر فخر کرتے ہو ایسا سب فخر برا ہے۔ نامہ رومیان باب ۱۲۔ آیت ۱۶۔ آپس مین ایک سا مزاج رکھو بڑی بڑی خیالات باندھو بلکہ غریبون کے ساتھ غریبی کرو۔ ایضاً باب ۱۵۔ آیت ۱۔ پس ہمکو جو زور آور ہین چاہیے کہ کمزورون کی سستیون کی برداشت کرین اور خودپسندی نہ کرین۔ نامہ پطرس باب ۳۔ آیت ۸ غرض سب کے سب یکدل ہوکر ہمدرد ہو۔ برادرانہ محبت رکھو۔ رحمدل اور خوشخو ہوؤ۔ نامہ یعقوب باب ۴۔ آیت ۹۔ افسوس اور غم کرو اور روؤ۔ تمھارا ہنسنا کڑھنے سے بدلجائے اور خوشی اداسی ہو۔ اتم خدا کے حضور فروتنی کرو کہ وہ تمکو بڑا دیگا۔ نامہ ۲ تطاؤس باب ۲۔ آیت ۲۳ پر بیہودہ اور نادانی کی حجتون سے کنارہ کر یہہ جانکر کہ وے جھگڑے پیدا کرتی ہین۔ ۲۴۔ اور مناسب نہین کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے بلکہ سب سے نرمی کرے اور سکھلانے پر مستعد ہو اور دکھون کا سہنے والا ہووے۔ ۲۵۔ اور مخالفون کی فروتنی سے تادیب کرے +

کلام الٰہی۔ پارہ قال الملاء سورہ انفال رکوع ۱۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ سوا اسکے نہین کہ ایماندار وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاوے اللہ تو ڈر

جاتی ہین اونکے دل اور جب پڑہی جاتی ہین اونپر نشانیان خدا کی تو زیادہ کرتی ہین اونکو ایمان اور اوپر
پروردگار اپنے توکل کرتے ہین وہ لوگ کہ اول اخلاص سے قائم رکھتے ہین نماز کو اور اوس چیز سے کہ دیا ہمنے اونکو خرچ کرتے
ہین یہی لوگ سچے ایماندار ہین - پارہ ۱۷ اقترب الناس سورہ حج - رکوع ۵ - وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ
اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصَّابِرِيْنَ عَلٰى مَا اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ
اور خوشخبری دیوے اون عاجزی کرنیوالونکو کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہے اللہ تو اونکے دل ڈرجاتے ہین اور صبر کرنیوالے
اوس چیز پر جو پہونچی ہے اونکو اور نماز کو قائم رکھتے ہین اور اوس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے خرچ کرتے ہین - پارہ ۲۳
سورہ زمر - رکوع ۱۴ - اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ
جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ
بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ - کیا پس جو شخص کہ کھولا ہے اللہ نے سینہ اوسکا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہے پروردگار کیطرف سے اوپر
پس وائے ہے اون لوگون پر کہ جنکے دل خدا کی یاد سے سخت ہوگئے یہہ لوگ ظاہری گمراہی مین ہین - اللہ نے اوتاری
بہتر بات جو کتاب ہے یکسان دہرائی جانیوالی جسکے کہال سے بال اون لوگون کے کہڑے ہوجاتے ہین جو اپنے پروردگار
سے ڈرتے ہین پہر اونکے چمڑے نرم ہوجاتے ہین اور اونکے دل خدا کی یاد کیطرف ہوتے ہین یہہ اللہ کی راہ ہے جسکے
جسکو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے - پارہ ۱۸ قد افلح سورہ مومنون - رکوع ۴ - اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ
مُّشْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا
اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ
تحقیق جو لوگ اپنے پروردگار کے ڈر سے ڈرتے ہین اور جو لوگ اپنے پروردگار کی نشانیون کے ساتہ ایمان لاتے ہین اور
جو لوگ اپنے پروردگار کے ساتہ شریک نہین کرتے اور جو لوگ کہ دیتے ہین جو کچہہ دیتے ہین اور اونکے دل ڈرتے ہین کہ
وہ اپنے پروردگار کیطرف پہرجانیوالے ہین یہی لوگ بہلائیون مین جلدی کرتے ہین اور وہ اوسکی طرف سبقت کرنیوالے
ہین - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم سورہ حدید - رکوع ۲ - اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ
مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ
وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ - کیا نزدیک نہین آیا وقت اون لوگون کیلئے جو ایمان لائے ہین یہہ کہ خدا کی یاد اور کلام
الہی کے سننے کے وقت عاجزی کرین اونکے دل اور نہ ہووین اون لوگون کیطرح جو اونسے پہلے دیئے گئے کتاب

Marfat.com

پس دیر بازہوئی اونپر مدت پس سخت ہوگئے اونکے دل اور اونمین سے بہت فاسق ہین۔ تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ
سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہے اور نرم دلی کی علامت خدا کی بندگی کیطرف رجوع کرنا ہے ولنعم ما قال ؎ دلی کز نور معنی
نیست روشن ✦ مخوانش دل کہ آن سنگست وآہن ✦ دلی کز گرد غفلت زنگ دارد ✦ ازان دل سنگ آہن ننگ دارد
پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ فاطر۔ رکوع ۴۔ اِنَّمَا يَخْشٰى مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔ سوا اسکے نہین کہ
ڈرتے ہین اللہ سے اوسکے بندون مین سے عالم لوگ تحقیق اللہ غالب بخشنے والا ہے۔ پارہ ۲۰ امن خلق السموات سورہ قصص
رکوع ۸۔ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ۔ یہہ گھر پچھلا یعنے جنت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگونکے لیے جو دنیا مین نہ بڑائی چاہتے ہین اور نہ فساد کرتے ہین
اور آخرت پرہیزگارون کے لیے ہے۔ پارہ ۱۵ سبحن الذی۔ سورہ بنی اسرائیل رکوع ۴۔ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا۔ اور مت
چل زمین پر اکڑتا ہوا تحقیق تو ہرگز نہ پھاڑیگا زمین کو اور ہرگز نہ پہنچیگا پہاڑون کی لمبائی کو۔ یہہ سب باتین تیرے
رب کے نزدیک بری اور ناپسندیدہ ہین۔ پارہ ۲۱ اتل ما اوحی۔ سورہ لقمان۔ رکوع ۲ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ
مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ اور مت موڑا اپنے گالون کو لوگون کے لیے اور مت چل زمین پر اترا
تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا کسی تکبر کرنیوالے شیخی کرنیوالے کو۔ اور میانہ روی کر تو اپنی چال مین اور نرم کر
آواز کو تحقیق بہت ناپسندیدہ آوازون سے گدھے کی آواز ہے۔ پارہ ۲۰ امن۔ سورہ قصص رکوع ۸۔ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ مت خوش ہو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا بہت خوش ہونیوالونکو۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم سورہ
مؤمن۔ رکوع ۸۔ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ۔ یہہ عذاب اس سبب سے ہے
کہ تم زمین پر ناحق خوش ہوتے اور اتراتے تھے۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ نجم رکوع ۲۔ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ
مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى وہ خوب جانتا
ہے تمکو جس وقت کہ پیدا کیا تمکو زمین سے اور جس وقت کہ تم اپنی ماؤن کے پیٹونمین بچے تھے پس مت اپنے آپکو اچھا سمجھو
اوس شخص کو خوب جانتا ہے جو پرہیزگاری کرتا ہے۔ ایضاً۔ سورہ حدید۔ رکوع ۳ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ وَاللّٰهُ
لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ اور مت خوش ہو اوس چیز کے ساتھہ کہ آئی ہے تمہارے پاس اور اللہ نہین دوست رکھتا
کسی تکبر کرنیوالے شیخی کرنیوالے کو۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نسا۔ رکوع ۲۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

Marfat.com

تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا اوس شخص کو جو تکبر کرنیوالا فخر کرنیوالا ہے - پارہ ۸ ولو اننا - سورہ اعراف رکوع ۲ فَمَا يَكُونُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ - پس نہین لائق تیرے لئے یہہ کہ تکبر کرے تو - پارہ ۱۴ ربما - سورہ نحل رکوع ۳ - اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ - تحقیق وہ نہین دوست رکھتا تکبر کرنیوالونکو - رکوع ۴ - فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ - پس البتہ بُری ہے جگہہ بڑائی کرنیوالون کی - پارہ ۲۴ فمن اظلم - سورہ زمر - رکوع ۲ - اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ - کیا نہین ہے دوزخ مین جگہہ رہنے کی تکبر کرنیوالون کے لئے - پارہ ۳۰ عم - سورہ بلد - رکوع ۱ - ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ - پہر ہوا اون لوگونمین سے جو ایکدوسرے کو نصیحت کرتے ہین صبر کرنیکی اور نصیحت کرتے ہین ایکدوسری کو رحم کرنیکی یہی لوگ مبارک ہین - پارہ ۱۰ واعلموا سورہ توبہ - رکوع ۱۱ - فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا - پس چاہیے کہ ہنسین تہوڑا اور رووین بہت - پارہ ۱۵ سبحن الذی سورہ بنی اسرائیل رکوع ۶ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور کہہ میرے بندونکو کہ کہین ایکدوسری کو وہ بات کہ بہت اچھی ہے - پارہ ۱ الم - سورہ بقر - رکوع ۱۰ - وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا - اور لوگون سے اچھی بات کہین +

کلام رسول مقبول ؐ - مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق - فصل ۱ - عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رواہ مسلم - عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا مہربان ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور اوس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہے - وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ؐ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ - رواہ مسلم - جریر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی محروم ہوا نرمی سے وہ سب خوبیون سے محروم ہوا - ایضاً باب الشفقۃ والرحمۃ - فصل ۱ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ رواہ مسلم - عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہشتی تین طرح کے ہین - ایک حاکم عادل احسان کرنیوالا توفیق دیا گیا بہلائیون کی - دوسرا مہربان نرم دل ہر قرابتی و مسلمان یعنی اپنے و بیگانہ پر - تیسرا پرہیز کرنیوالا سے یعنی حلال یعنی سوال سے اور توکل کرنیوالا اللہ پر باوجود عیالداری کے - ایضاً باب الشفقۃ والرحمۃ فصل ۱ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ متفق علیہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا اوس شخص پر اپنی رحمت خاص نہین کرتا جو لوگون پر رحم نہین کرتا - ایضاً

فصل ۲- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ- رواہ ابو داؤد- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خلقت پر رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے- رحم کرو تم ان لوگوں پر جو زمین پر ہیں تاکہ رحم کرے تم پر جو آسمان پر ہے- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ وَالْمَصْدُوْقَ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ- رواہ احمد- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے حضرت سے کہ فرماتے تھے کہ نہیں چھینی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلقت پر مگر اس شخص کے دل سے جو بدبخت ہے- ایضاً باب الغضب والکبر- فصل ۱- عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنَّ اللهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ- رواہ مسلم- عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تواضع اور فروتنی کرو یہاں تک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر- عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ- متفق علیہ- حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ میں تمکو بہشتی لوگ بتلاؤں جو بیچارہ غریب ہے لوگوں کی نظروں میں حقیر اگر وہ خدا کے بھروسہ پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اسکی قسم کو سچا کر دیتا ہے میں تمکو بتلاؤں دوزخی لوگ جو سخت گو جھگڑالو اور مغرور بخیل تکبر کرنیوالا ہے- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ- رواہ مسلم- ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص جسکے دل میں ایک ذرہ برابر بھی غرور اور گھمنڈ ہوگا سو ایک مرد نے کہا کہ البتہ ہر ایک شخص چاہتا ہے کہ اسکا کپڑا اچھا ہووے اور جوتا اچھا ہو حضرت نے فرمایا کہ تحقیق خدا جمیل یعنی نیک صفت ہے جمال اور ستھرائی کو دوست رکھتا ہے یعنے ایسی پوشاک خدا کو پسند ہے یہہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ و غرور حق کو باطل کرنا اور لوگوں کو ذلیل و حقیر جاننا ہے- ایضاً فصل ۳- وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَفِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ- رواہ البیہقی- عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ تم تواضع اور فروتنی اختیار کرو [illegible] ہے کہ فرماتے تھے کہ جو شخص تواضع کرے لوگوں سے اللہ کے لیے بلند کرتا ہے اللہ مرتبہ اسکا پس

Marfat.com

وہ اپنے دل اور نظر مین حقیر ہی اور لوگون کی آنکھہ مین بڑا ہی اور جو شخص تکبر کرتا ہی پست کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو پس
وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے دل اور نظر مین بڑا ہی یہانتک کہ وہ لوگونکے نزدیک کتے یا خنزیر سے بھی خوار
تر ہی۔ ایضاً باب الرفق والحیاء وحسن الخلق۔ فصل ۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَلَا
اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ رواہ احمد۔ عبد اللہ
بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دون مین تمکو اوس شخص کی کہ وہ حرام ہوا آگ پر اور آگ اوس پر
حرام ہوئی۔ حرام ہوئی آگ ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت لوگونمین ملنے جلنے والے نیک خو پر۔ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْاِنْسَانُ قَالَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ۔ رواہ البیہقی قبیلہ مزینہ کے ایک شخص
سے روایت ہی کہ حضرت سے لوگون نے پوچھا کہ کونسی عمدہ چیز آدمی کو دیگئی ہی فرمایا خلق نیک۔ ایضاً۔ فصل ۲۔
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ رواہ ابو داؤد۔ ابو ہریرہؓ سے
روایت ہی کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کاملتر مومنون کا ایمان مین وہ لوگ ہین جو بہت اچھے ہین خلق مین۔ ایضاً فصل
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔ رواہ البخاری۔ عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت محبوب تم مین سے وہ شخص ہی جو بہت اچھا ہی خلق مین۔ عَنِ النَّوَّاسِ
ابْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ
فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رواہ مسلم۔ نواس بن سمعان سے روایت ہی کہ حضرت سے پوچھا
حال نیکی و گناہ کا پس آپ نے فرمایا کہ نیکی یعنے عمدہ قسم نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی جو کھٹکے تیرے سینے مین اور
بُرا جانے تو یہہ کہ لوگ اوس عمل پر واقف ہون ؞

اقوال صحابہؓ۔ جلد ۳۔ فضیلۃ الرفق۔ بلغ عمر بن الخطابؓ ان جماعۃ من عمالہ اشتکوا فامرہم
ان یوافوہ فلما اتوہ قام فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایہا الرعیۃ ان لنا علیکم حق النصیحۃ
بالغیب والمعاونۃ علی الخیر ایہا الرعاۃ ان للرعیۃ علیکم حقا فاعلموا انہ لا حلم احب الی اللہ
ولا اعم من حلم امام ورفقہ ولیس شیئا ابغض الی اللہ من جہل امام وخرقہ واعلموا انہ
بالعافیۃ فیمن بین ظہریہ یرزق العافیۃ ممن ہو دونہ۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کو خبر پہنچی کہ بعض
عامل ظلم کرتے ہین آپنے اونکو طلب فرمایا جب وے حاضر ہوئے تو آپنے بعد حمد و ثنا کے ارشاد فرمایا کہ اے رعیت ہمارا حق تمپر
ہی کہ پیٹھہ پیچھے خیر خواہی کرو اور اچھی بات پر مددگار رہو اور اے عاملو رعیت کا تمپر حق ہی پس جان لو کہ جیسی نرمی امام کی

اور اوسکا حلم اللہ کو پسند ہی دیسا کوئی حلم محبوب اور عام نہین اسیطرح کوئی چیز اللہ تعالی کے نزدیک امام کی ظلم وجہل سے بُری نہین اور یہہ بھی جان رکھو کہ جو شخص اپنے سامنے والونکو عافیت سے رکہتا ہی اوسکو غائب لوگون کیطرف سے بھی عافیت اور آسائش پہونچتی ہے۔ قال عمرو بن العاص لابنه عبد الله ما الرفق قال ان تكون ذا اناة فتلاين الولاة قال فما الخرق قال معاداة امامك ومناواة من يقدر على ضررك۔ اور حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنے بیٹے عبداللہ سے پوچھا کہ رفق کیا چیز ہی اونہون نے جواب دیا کہ جسصورت مین آدمی حاکم ہو تو عالمون سے نرمی برتے اونہون نے پوچھا کہ خرق یعنی جہالت ودرشتی کیا شے ہے آپنے فرمایا کہ امام سے اور ایسے لوگون سے جنکو اختیار وقابو ضرر پہونچانیکا ہو دشمنی اور عداوت رکہنی۔ ایضاً۔ جلد ۴۔ بیان توبہ۔ وقال عمرؓ اجلسوا الى التوابين فانهم ارق افئدة۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ توبہ کرنیوالون کو پاس بیٹھو کیونکہ اونکے دل بازدہ ہوتے ہین۔ ایضاً۔ جلد ۳۔ فضیلۃ التواضع۔ قال عمرؓ ان العبد اذا تواضع لله رفع الله حكمته وقال انتعش رفعك الله واذا تكبر وعدى طوره وهصه الله الى الارض وقال اخسأ خسأك الله فهو فى نفسه كبير وفى اعين الناس حقير۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ جب آدمی خدا کے لئے فروتنی کرتا ہی تو اللہ اوسکی حکمت کو بلند کرتا ہی اور یہہ کہتا ہی کہ بلند ہو خدا نے تجھے بلند کیا اور جب تکبر وتعدی کرتا ہی تو اوسکو زمین مین دہنساتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ دور ہو خدا نے تجکو دور کردیا پس ایسا شخص اپنی دانست مین بڑا ہی مگر لوگون کی نظرون مین حقیر ہی وقالت عائشۃؓ انكم لتغفلون عن افضل العبادة التواضع۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہی کہ تم غافل ہو بہت بڑی عبادت سے جو فروتنی ہے۔ وقال ابو بكر الصديقؓ وجدنا الكرم فى التقوى والغنى فى اليقين والشرف فى التواضع حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ ہمنے جوانمردی تقوی مین پائی اور دولتمندی یقین مین اور بزرگی فروتنی مین۔ منبہات۔ باب السباعی۔ وعن ابن عباسؓ حق على العاقل ان يختار سبعا على سبع الفقر على الغنى والذل على العز والتواضع على الكبر والجوع على الشبع والغم على السرور والدون على المرتفع والموت على الحيوة۔ ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ لائق ہی دانا شخص کو کہ سات چیزونکو سات پر اختیار کرے فقیری کو دولتمندی پر اور ذلت کو عزت پر اور فروتنی کو تکبر پر اور بھوک کو پیٹ بھرنے پر اور غم کو خوشی پر اور پستی کو بلندی پر اور مرنے کو زندگی پر۔ احیاء العلوم۔ جلد ۳۔ فضیلۃ حسن الخلق۔ وقال انس بن مالك ان العبد ليبلغ بحسن خلقه اعلى درجة فى الجنة وهو غير عابد ويبلغ بسوء خلقه اسفل درك فى جهنم وهو عابد انس بن مالکؓ فرماتے ہین کہ آدمی بسبب اپنے نیک خلق کے باوجود غیر عبادت کے بہشت کے اعلی درجہ مین پہونچ جاتا ہی

Marfat.com

در بسبب اپنی بدخلقی کے باوجود عبادت کے دوزخ کے نیچے کے درجہ میں پہنچتا ہے۔ وسئل ابن عباس ما الکرم فقال هو ما بین الله فی کتابه العزیز ان اکرمکم عند الله اتقاکم قیل فما الحسب قال احسنکم خلقا افضلکم حسبا وقال لکل بنیان اساس واساس الاسلام حسن الخلق۔ حضرت ابن عباسؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ بزرگی کیا ہے آپنے فرمایا کہ وہ وہ ہے جسکو خدا نے اپنی کتاب میں بیان کیا کہ بہت بڑا تمہارا خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو بہت پرہیزگار ہے۔ پھر لوگوں نے کہا کہ حسب کیا ہے آپنے کہا کہ جو شخص خوش خلق زیادہ ہے وہی حسب میں بڑا ہے اور کہا کہ واسطے ہر مکان کے بنیاد ہے اور بنیاد اسلام کی خوش خلقی ہے۔ ایضاً۔ جلد ۳۔ بیان احوال الصحابة۔ وسئل ابن عباسؓ عن الخائفین فقال قلوبهم بالخوف فرحة واعینهم باکیة یقولون کیف نفرح والموت من ورائنا والقبر امامنا والقیامة موعدنا وعلی جهنم طریقنا وبین یدی الله ربنا موقفنا۔ کسی نے ابن عباسؓ سے حقیقت خائفین کی پوچھی تو آپنے فرمایا کہ خائف وہ لوگ ہیں جنکے دل خوف سے خوش ہیں اور آنکھیں روتی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کیسے خوش ہوں اس صورت میں کہ موت پیچھے لگی ہے اور قبر سامنے ہے اور قیامت ہمارا وعدہ گاہ ہے اور دوزخ پر سے ہمارا رستہ ہے اور خدا کے سامنے ہمکو کھڑا ہونا ہے۔ منبہات۔ باب العشاری۔ وقال انس بن مالکؓ ان الارض تنادی کل یوم بعشر کلمات وتقول یا ابن ادم تسعی علی ظهری ومصیرک فی بطنی وتعصی علی ظهری وتعذب فی بطنی وتضحک علی ظهری وتبکی فی بطنی وتفرح علی ظهری وتحزن فی بطنی وتجمع المال علی ظهری وتندم فی بطنی وتاکل الحرام علی ظهری وتاکلک الدیدان فی بطنی وتختال علی ظهری وتذل فی بطنی وتمشی مسرورا علی ظهری وتقع حزینا فی بطنی وتمشی فی النور علی ظهری وتقع فی الظلمات فی بطنی وتمشی علی المجامع علی ظهری وتقع وحیدا فی بطنی۔ انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ ہر روز زمین دس باتیں پکارتی ہے اور کہتی ہے اے ابن آدم دوڑتا ہے تو میری پیٹھ پر اور رجوع تیرا میری پیٹ میں ہے اور گناہ کرتا ہے تو میری پیٹھ پر اور عذاب پائیگا تجکو میری پیٹ میں اور ہنستا ہے تو میری پیٹھ پر اور روئیگا میری پیٹ میں اور خوشی کرتا ہے تو میری پیٹھ پر اور غمگین ہوگا میری پیٹ میں اور جمع کرتا ہے تو مال میری پیٹھ پر اور پشیمان ہوگا میری پیٹ میں اور تکبر کرتا ہے تو میری پیٹھ پر اور ذلیل ہوگا تو میری پیٹ میں اور چلتا ہے تو خوش میری پیٹھ پر اور غمگین میری پیٹ میں اور چلتا ہے تو روشنی میں میری پیٹھ پر اور گریگا تو اندھیرے میں میری پیٹ میں اور چلتا ہے تو جماعتوں میں میری پیٹھ پر اور گریگا تو اکیلا میری پیٹ میں +

وجہ ترجیح تعلیم مہدیؑ

اس فصل مین دونون تعلیمون کو پڑہنی سی اظہر من الشمس ہی کہ جسقدر تعلیم محمدی مین نرم مزاجی و رحمدلی اور فروتنی و مسکینی اور خوش خلقی کی ترغیب و تحریص و تکبر و غرور اور بدخلقی سی نفرت ظاہر کی گئی ہی عیسوی تعلیم مین اوسکا عشر عشیر بہی نہین ہی۔ علاوہ اسکی حضرت مسیح نی اس فصل کی کثر تعلیم کی برخلاف انجیلی نصیحتون کی مخالفون اور اونپر طعن کرنیوالونکو کتی و سودر کہکر شاگردونکو اون سی پرہیز و نفرت کرنی کی تاکید فرمائی جیسا کہ فرمایا کہ وہ چیز جو پاک ہی کتونکو مت دو اور اپنی موتی سورون کی آگے نہ پہینکو۔ دیکہو متی ۷-۶ جسکے معنے یہہ ہین کہ جو لوگ بیہودہ تکرار و گفتگو کرتی ہین تم اون سی پرہیز کرو اور اونکو یہہ پاک تعلیم مت دو۔ پس یہان مسیح نی انجیل کی مخالفونکو خود ہی کتا و سودر بتانی پر اکتفا نہین کیا بلکہ اپنی پیروونکو بہی ایسی امتیاز کی تاکید فرماکر ایسی لوگونکو کتا و سودر سمجہنی کی ہدایت فرمائی ہی جو حسن خلق اور فروتنی کی تعلیم کو بالکل بیخ و بن سی برکندہ کرتی ہی +

فصل نہم

فضیلت کظم غیظ و حلم و رحم و عفو تقصیرات اور مذمت غضب و حقد و حسد

کلام مسیح۔ انجیل متی باب ۵۔ آیت ۲۲ پر مین تمہین کہتا ہون کہ جو کوئی اپنی بہائی پر بےسبب غصہ ہو عدالت مین سزا کے قابل ہوگا۔ ایضاً۔ آیت ۵۔ مبارک وی جو حلیم ہین کیونکہ وی زمین کی وارث ہونگی۔ ۳۸ تم سن چکی ہو کہ کہا گیا کہ آنکہ کے بدلے آنکہہ اور دانت کی بدلی دانت۔ ۳۹ پر مین تمہین کہتا ہون کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیری دہنی گال پر طمانچہ مارے دوسرا بہی اوسکی طرف پہیر دی۔ ۴۰ اور اگر کوئی چاہی کہ تجہپر نالش کرکی تیری قبا لیوی کرتے کو بہی اوسی لینے دی۔ ۴۱ اور جو کوئی تجہی ایک کوس بیگار لیجاوی تو اوسکی ساتہہ دو کوس چلا جا۔ ۴۴ پر مین تمہین کہتا ہون کہ اپنی دشمنونکو پیار کرو اور جو تمہیر لعنت کرین اونکی لئی برکت چاہو جو تم سی کینہ رکہین اونکا بہلا کرو اور جو تمہین دکہہ دین اور ستاوین اونکی لئی دعا مانگو۔ باب ۶۔ آیت ۱۴۔ اگر تم آدمیون کی گناہ بخشو گی تو تمہارا باپ بہی جو آسمان پر ہی تمہین بخشیگا۔ ۱۵ اگر تم آدمیون کی گناہ نہ بخشو گی تو تمہارا باپ بہی تمہاری گناہ نہ بخشیگا۔ انجیل لوقا باب ۶۔ آیت ۳۲۔ اور اگر تم اونہین جو تمہین پیار کرتی ہین پیار کرو تو تمہارا کیا احسان ہی کیونکہ گناہگار بہی اپنی پیار کرنیوالونکو پیار کرتے ہین ۳۳۔ اور اگر تم اونکا جو تمہارا بہلا کرتی ہین بہلا کرو تو تمہارا کیا احسان ہی کیونکہ گنہگار بہی یہی کرتی ہین ۳۵ پس اپنی دشمنونکو پیار کرو اور بہلا کرو ۳۶ پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہی تم رحیم ہو۔ باب ۱۷۔ آیت ۳۔ خبردار رہو اگر تیرا بہائی تیرا گناہ کری اوسی ڈانٹ اگر توبہ کری تو اوسی معاف کر ۴۔ اور اگر ایکدن مین سات بار تیرا گناہ کری اور ایکدن مین سات بار آکی کہی کہ توبہ کرتا ہون تو اوسی معاف کر۔ انجیل متی باب ۵۔ آیت ۹ مبارک وی جو صلح کرنیوالی ہین کہ وی خدا کی فرزند کہلاوینگی +

کلام حواریین نامہ یعقوب باب ۱ - آیت ۱۹ - ای میری پیاری بہائیو ہر ایک آدمی سننی مین تیز اور بولنی مین
مین دہیرا اور غصہ کرنی مین دہیما ہووی - نامہ رومیان - باب ۱۲ - آیت ۱۴ - اونکی لئی جو تمہین ستاتی ہین برکت
چاہو خیر مناؤ اور لعنت نہ کرو - ۱۷ بدی کی عوض مین کسی سی بدی نہ کرو - ۱۹ - ای عزیزو اپنا انتقام مت لو بلکہ غصہ
کی راہ چہوڑ دو کیونکہ یہہ لکہا ہی کہ خداوند کہتا ہی کہ انتقام لینا میرا کام ہی - مین ہی بدلہ لونگا - ۲۰ پس اگر تیرا دشمن
بہوکا ہو اوسکو کہلا - اگر پیاسا ہو اوسی پانی دی اور بدی کا مغلوب نہو بلکہ بدی پر نیکی سی غالب ہو - نامہ افسیان
باب ۴ - آیت ۲۶ غصہ تو ہو پر گناہ نہ کرو ایسا نہو کہ سورج ڈوبی اور تم خفا رہو ۲۷ - اور شیطان کو جگہہ نہ دو
۳۱ ساری کڑواہٹ اور غضب اور غصہ اور غل اور بدخواہی سمیت تم سی دور کیجادین ۳۲ - اور تم ایکدوسری پر مہربان
اور دردمند ہو اور ایکدوسری کو بخشا کرو - نامہ رومیان باب ۱۴ - آیت ۱۹ - پس ایسی باتون کی جنسی صلح
ہو اور ایکدوسری کی ترقی ہو پیروی کرین - نامہ اول پطرس باب ۲ - آیت ۱ - اسلئی تم سب بدی اور سب فریب
مکر وہ اور ڈاہ اور ساری بدگوئیونکو چہوڑکی ۲ نو پیدا بچون کی مانند کلام کی خالص دودہ کی مشتاق ہو - باب ۳ آیت
۹ بدی کی عوض بدی نکرو گالی کی عوض گالی ندو بلکہ اوسکی خلاف برکت چاہو +

کلام الہی - پارہ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۳ - اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکَاظِمِیْنَ
الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ - پرہیزگار لوگ وہ ہین جو خوشی و تنگی کی حالت مین خدا کی
راہ مین دیتی ہین اور بند کرتی ہین غصہ کو اور معاف کرتی ہین خطائین لوگون سی اور اللہ دوست رکہتا ہی احسان کرنی
والونکو - اس آیت کی معانی کی تشریح ذیل کی قصون سی بخوبی واضح ہوتی ہی جو تفسیر حسینی وغیرہ مین منقول
ہین کہ ایکدن حضرت امام حسین ؑ ایک جماعت مہمانون کی ساتہہ دسترخوان پر بیٹہی تہی کہ ایک غلام کی ہاتہہ سی گرم
شوربی کا پیالہ آپکی سر مبارک پر گر پڑا اور ٹوٹ گیا امام نی ازروی تادیب اوسکی طرف دیکہا اوس غلام نی والکاظمین الغیظ
پڑہا امام نی فرمایا کہ مینی غصہ بند کرلیا - پہر غلام نی والعافین عن الناس پڑہا امام نی فرمایا کہ مینی تجہی معاف کیا
بعدازان غلام نی واللہ یحب المحسنین پڑہا امام نی فرمایا کہ مینی تجہکو اپنی مال سی آزاد کردیا - ایک شخص نی ایک امام
کو طمانچہ مارا آپنی فرمایا کہ مین بہی تجہکو طمانچہ مار سکتا ہون لیکن نہین مارتا اور خلیفہ سی شکایت کر سکتا ہون
مگر نہین کرتا اور صبح کی وقت تیری ظلم سی خدا کی آگی فریاد کر سکتا ہون لیکن نہین کرتا
کر کی داد لی سکتا ہون مگر یہہ بہی نہین کرتا بلکہ اگر مجہکو قیامت کی روز شفاعت کا مرتبہ حاصل ہوا اور میری سفارش قبول
ہوئی تو بغیر تیری بہشت مین قدم نہ رکہونگا - پارہ ۱۹ وقال الذین - سورہ فرقان - رکوع

Marfat.com

يمشون على الارض هونا واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما والذين يبيتون لربهم سجدا
وقياما اور بندے خدا کے وہ لوگ ہین جو چلتے ہین زمین پر آہستہ اور جسوقت بات کرتے ہین اونسے جاہل لوگ بے ادبی سے
تو کہتے ہین کہ سلام ہے اور بندے خدا کے وہ لوگ ہین جو رات گذارتے ہین اپنے پروردگار کو سجدہ کرتے ہوئے اور کہڑے ہوئے
تفسیر حسینی وغیرہ مین سلاما کی تفسیر مین لکھا ہے کہ جاہلون کی بے ادبی کے جواب مین ایسی اچھی بات کہتے ہین کہ جس سے
گناہ سے سلامت رہتے ہین چنانچہ محقق رومی نے لکھا ہے ؎ اگر گویند زراقی و سالوس + بگو ہستم دو صد چندان میرو
دگر از خشم دشنامی دہندت + دعا کن خوشدل و خندان میرو + انتہی - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران رکوع ۱۹
لتبلون في اموالكم وانفسكم ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم ومن الذين اشركوا
اذى كثيرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلك من عزم الامور - البتہ آزمائے جاؤگے تم اپنے مالون اور جانون
مین اور البتہ سنوگے تم اون لوگون سے جو دیئے گئے ہین تم سے پہلے کتاب اور اون لوگون سے جو شرک کرتے ہین ایذا بہت اور
اگر تم صبر کرو اور بدلہ لینے سے بچو تو تحقیق یہہ بات ہمت کے کامون مین سے ہے - پارہ ۱۳ وما ابری - سورہ رعد - رکوع ۳ -
والذين صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوة وانفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية ويدرؤن
بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار - جو لوگ صبر کرتے ہین مصیبتون و تکلیفون پر محض اپنے خدا کی رضامندی کے
لئے اور قائم کرتے ہین نماز اور اوس چیز سے کہ ہمنے اونکو دیا ہے خرچ کرتے ہین پوشیدہ و ظاہر مین اور برائی کا نیکی کے ساتھ
مقابلہ کرتے ہین انہین لوگون کے لئے عاقبت کا گہر ہے - تفسیرون مین لکھا ہے کہ یدرؤن بالحسنة السيئة کے یہہ معنی ہین کہ
جو کوئی بری اور نخش کلام سے پیش آتا ہے تو وہ اوس سے اچھی کلام کے ساتھ سلوک کرتے ہین یا یہہ کہ جب وہ کسی چیز سے محروم
کئے جاتے ہین تو وہ اوسکے مقابلہ مین عطا کو کام مین لاتے ہین اور جب اونپر ظلم کیا جاتا ہے تو معاف کردیتے ہین اور جب
اونسے کوئی دوستی قطع کرتا ہے تو وہ اوس سے ملاپ کرتے ہین اور جب گناہ کرتے ہین تو توبہ کرتے ہین اور جب کوئی نامعقول
بات دیکہتے ہین تو اوسکے بدلنے کا حکم دیتے ہین - پارہ ۶ لا يحب الله - سورہ نسا - رکوع ۲۱ - لا يحب الله الجهر بالسوء
من القول الا من ظلم وكان الله سميعا عليما ان تبدوا خيرا او تخفوه او تعفوا عن سوء فان الله
كان عفوا قديرا - اللہ ظاہر کرنا بری بات کا پسند نہین کرتا مگر اوس شخص کے لئے جسپر ظلم ہوا اور اللہ سننے والا جاننے
والا ہے اگر ظاہر کرو تم بہلائی کو یا چہپاؤ اوسکو یا معاف کردو برائی کو پس تحقیق اللہ بخشنے والا قدرت والا ہے
یعنی کسی کی برائی ظاہر کرنی خدا کو پسند نہین البتہ مظلوم کا ظالم کے ظلم کی بات کو ظاہر کرنا روا ہے لیکن تاہم اگر مظلوم
اوسکو چہپائے یا بالکل معاف کردے تو اوسکے لئے نہایت ہی عمدہ بات ہے کیونکہ اللہ ہی باوجود قدرت انتقام کے

Marfat.com

اپنے گنہگاروں کی خطا معاف کرتا ہے۔ تفسیر حسینی و معالم وغیرہ میں لکھا ہے کہ اس آیت میں مظلوموں کو معاف کردینے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ وہ اخلاق ربانی سے متخلق ہو سکیں۔ پارہ قال الملاء۔ رکوع ۱۴ سورہ اعراف خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ۔ لازم پکڑ معاف کرنے کی عادت کو اور حکم کر بہتر بات کا اور منہ پھیر لے جاہلوں سے۔ تفسیر معالم وغیرہ میں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے جبرائیل علیہ السلام سے معنی پوچھے اونہوں نے کہا کہ خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ جو شخص تجھ سے قطع ملاپ کرے تو اس سے ملاپ کر اور جو تجھ کو محروم کرے تو اسے عطا کر اور جو شخص تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کر دے۔ پارہ ربما سورہ نحل رکوع وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ۔ اور اگر تم بدلہ لینا چاہو تو اسی قدر اس سے بدلہ لو جتنی تکلیف دی گئی اور اگر صبر کرو اور بدلہ نہ لو تو یہ صبر کرنیوالوں کے لئے بہتر ہے۔ پارہ قد افلح سورہ مومنون۔ رکوع ۶۔ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَصِفُونَ۔ بدی کا نیکی سے دفعیہ کرو جو اس چیز کو جو بیان کرتے ہیں خوب جانتے ہیں۔ تفسیر حسینی وغیرہ میں لکھا ہے کہ اس آیت میں خدا تعالیٰ اپنے نبی کو مکارم اخلاق سے جو اکمل و اشرف و احسن صفات ہیں حکم دیکر فرماتا ہے کہ بدی کو اس چیز کے ساتھ دور کر جو بہتر ہے یعنی عفو و رحمت کے ساتھ مجرموں کی ایسی خطا سے قصور معاف کر اونکی مخالفت شرعی ... استغفار کر ... پارہ لن تنالوا سورہ آل عمران رکوع ۱۲۔ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ۔ اگر پہنچے تم کو بھلائی تو ناخوش کرتی ہے ان کو اور اگر پہنچے تم کو برائی تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم اونکی ایذا پر صبر کرو اور بدلہ لینے سے بچو تو ان کا مکر تم کو کچھ ضرر نہ دیگا تحقیق اللہ اس چیز کو جو وہ کرتے ہیں گھیرے والا پارہ ربما سورہ حجر رکوع ۶۔ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ۔ پس بدلہ لینے سے درگذر کر درگذر کرنا اچھا۔ پارہ امن خلق السموات سورہ قصص رکوع ۶۔ الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ وَإِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ۔ جن لوگوں کو دی ہم نے پہلے اس کتاب وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں اور جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے تحقیق یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے تحقیق ہم اس سے پہلے مسلمان تھے۔ ان لوگوں کو ثواب ملیگا کہ اونہوں نے صبر کیا دو بار ثواب دیا جاویگا اور دور کرتے ہیں برائی کو بھلائی کے ساتھ

ڈالتے ہیں اور جو ہمنے اونکو دیا ہے اوسمین سے وہ خرچ کرتے ہیں اور جب کوئی بیہودہ بات لوگون سے سنتے ہین تو اوس سے وہ موہنہ پہیر لیتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارے لئے ہمارے عمل ہین اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہین تمپر سلام رخصت کا ہے اور ہم جاہلون کی صحبت نہین چاہتے۔ تفسیر حسینی ومعالم وغیرہ مین اس آیت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب ابن سلام وغیرہ عیسائی لوگ مسلمان ہوگئے تو مدینہ کے منافقون وکفار اور یہودیون نے اونپر طعن وتشنیع اور سب وشتم کرنا شروع کیا اور طرح طرح کی اذیتین دینے لگے اور وہ اونکی گالیون کے بدلے اونکو دعا دیتے تھے۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم سورہ حم السجدہ۔ رکوع ۵۔ وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ وَمَا یُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ۔ نہین برابر ہوتی نیکی اور بدی بدی کو اچھی خصلت کے ساتھہ دور کر پس ایسا کرنے سے وہ شخص کہ تیرے اور اوسکے درمیان دشمنی ہے ایسا دوست ہوجاتا ہے کہ گویا وہ ایک صدیق اور قرابتی ہے اور یہہ خصلت (یعنے برائی کا نیکی کے ساتھہ مقابلہ کرنا) صرف اونہین لوگون کو سکھلائی جاتی ہے جو صبر کرتے ہین اور بغیر بڑے نصیبوالے شخص کے اور کسی کو نہین سکھلائی جاتی۔ تفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ ولا تستوی الحسنة ولا السیئة کے معنے یہہ ہین کہ صبر وغضب وحلیمی وجہل وعفو اور برائی یکسان خصلتین نہین ہین اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی اس آیت مین یہہ حکم کرتا ہے کہ غضب کے وقت صبر کرو اور کسی کی جاہلی کی بات پر حلم استعمال کرو اور کسی کی برائی کو معاف کردو۔ تفسیر حسینی مین اس آیت کے ذیل مین لکھا ہے کہ حقائق مین امام اعظم سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب کوئی ہمکو یہہ خبر پہونچاتا تھا کہ فلان شخص تمکو برائی سے یاد کرتا ہے تو ہم اوسکے حق مین دعائے خیر کرتے تھے جسکا یہہ نتیجہ ہوتا تھا کہ پہر ہمین یہہ خبر ملتی تھی کہ وہی شخص ہمکو نیکی سے یاد کرتا ہے۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ شوری۔ رکوع ۴۔ فَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ۔ پس جو کچھہ تمکو کسی چیز سے دیا گیا ہے وہ تہوڑا سا فائدہ ہے زندگی دنیا کا اور جو کچھہ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اون لوگون کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین اور بچتے ہین بڑے گناہون اور بیحیائیون سے اور جسوقت غصہ ہوتے ہین وہ بخشدیتے ہین۔ پہر اسی مین ہے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ۔ بدی کا بدلہ بدی ہے مثل اوسکی لیکن جس شخص نے کسی کی بدی کو معاف کردیا اور بدلہ نہ لیکر مصالحت کرلی پس ثواب اوسکا اللہ پر ہے تحقیق وہ نہین دوست رکہتا ظالمونکو۔ تفسیر حسینی اور معالم وغیرہ مین لکھا ہے کہ حسن بصری سے منقول ہے کہ قیامت کے روز یہہ ندا

Marfat.com

آئیگی کہ جس کسی کو خدا پر کچھ حق ہو وہ اوٹھکر لیوے پس اوسوقت کوئی کھڑا نہو گا مگر وہ شخص جسنے اپنے ظالم کا قصور
معاف کیا ہوگا ۔ عفو از گناہ سیرت اہل فتوت ہست ٭ بی حلم و عفو کار فتوت تمام نیست ٭ بگذر ز جرم خصم و کرم کن کہ
عاقبت ٭ در عفو لذتی ہست کہ در انتقام نیست ۔ پھر اسی میں ہے وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور
جسنے صبر کیا لوگون کی اذیت پر اور بخشدیا اونکو تحقیق یہہ ہمت کے کامون سے ہے ۔ پارہ ۱۸ قد افلح ۔ سورہ نور رکوع
۳ ۔ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ اور نہ قسم کہاوین تم مین سے صاحب
بزرگی اور کشائش کے یہہ کہ نہ دیوین خدا کے رستہ مین قرابتیون اور فقیرون اور وطن چھوڑنے والون کو اور چاہیے کہ
معاف کرین اور درگذر کرین کیا تم نہین چاہتے یہہ کہ بخش دیوے اللہ تمکو اور اللہ باوجود قدرت انتقام کے بخشنے والا
اور مہربان ہے ۔ معالم التنزیل و حسینی وغیرہ تفاسیر مین لکہا ہے کہ یہہ آیت حضرت ابابکر صدیق کے حق مین اوسوقت نازل
ہوئی ہے کہ جب انہون نے مسطح نام ایک شخص کی نسبت جو اونکی ماسی کا بیٹا تہا اور حضرت عائشہ پر بہتان باندہنے اور
گالی دینے والون مین سے تہا ۔ قسم کہالی تہی کہ اوسکو خیرات نہ دیا کرینگے ۔ خدا تعالی نے اونکو روکدیا کہ صاحب خیرات و
کشائش کو ایسا نہ کرنا چاہیے بلکہ اونکو مناسب ہے کہ اپنے دشمنون کے قصور معاف کرکے اونپر بخشش کرین چنانچہ جب یہہ
آیت آنحضرت نے حضرت ابوبکر کو سنائی تو اونہون نے وہ خیرات جو مسطح کو دیا کرتے تہے اوسیوقت دیدی اور آئندہ کے لئے قسم
کہالی کہ مین کبہی اوسکو خیرات دینی بند نہ کرونگا ۔ انتہی ۔ سبحان اللہ حضرت مسیح نے تو صرف حکم ہی دیا تہا کہ جو گالی دیوے
اوسپر بخشش کرو مگر آنحضرت صلعم کے ذریعہ جو خدا کے احکام پہونچے ہین اونہون نے دشمنون پر بخشش کرنے کی تعمیل ہی کرادی ہے
پارہ ۲۵ الیہ یرد ۔ سورہ جاثیہ ۔ رکوع ۲ ۔ قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًا
بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۔ کہہ اون لوگون کے لئے جو ایمان لائے ہین یہہ کہ اون لوگون کے قصور بخشدیوین جو نہین ڈرتے
عذاب کے دن سے تا کہ جزا دے ہر قوم کو ساتھ اوس چیز کے کہ کماتے تہے ۔ تفسیر مدارک و معالم مین اس آیت کی شان نزول مین
لکہا ہے کہ قبیلہ بنی غفار مین سے ایک مشرک نے حضرت عمر کو گالی دی تہی اونہون نے بدلہ لینے کا ارادہ کیا جسپر یہہ آیت نازل ہوکر
حکم ہوا کہ بخشدینا چاہیے اور بدلہ لینے کا فکر نہ کرنا چاہیے ۔ انتہی ۔ دیکہو اس آیت مین مسلمانونکو [illegible]
کفار و غیر مذہب کے لوگون کے بہی قصور معاف کردینے کا کس صراحت اور شد و مد سے حکم دیا گیا ہے ۔ پادری ٹہاکر داس صاحب
اور نیز اونکے ہمخیال عیسائی اونکو اگر وے آنکہین رکہتے ہین تو اس آیت کو ذرا آنکہہ کہولکر پڑہنا چاہیے ۔ پارہ ۲۶ حم ۔ سورہ حجرات
رکوع ۱ ۔ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ۔ اور اگر دو جماعت مومنون مین آپسمین لڑین

Marfat.com

اونکے درمیان صلح کرادو- پارہ حم ۲۶ سورہ حجرات- رکوع ۱- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ - مومن آپسمین بہائی ہین پس صلح کرادو اپنے دو بہائیون مین اور ڈرو اللہ سے تاکہ رحم کیے
جاؤ- پارہ والمحصنت ۵ سورہ نسا- رکوع ۸- اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ کیا کفار لوگ
حسد کرتے ہین لوگون کا اوس چیز پر جو ہمنے اونکو اپنے فضل سے دیا ہے- پارہ عم ۳۰ سورہ فلق- رکوع ۱ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ - مین پناہ مانگتا ہون برائی گرہونمین پہونکنے والیون یعنی جادو
کرنیون اور برائی حسد کرنیوالے سے جب حسد کرتا ہے +

کلام رسول مقبول صلعم- مشکوۃ- باب الغضب فصل ۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ
اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ- متفق علیہ- ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ
پہلوان وہ نہین کہ جو لوگونکو پچہاڑے بلکہ حقیقت مین پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکہے-
ابوداؤد- باب من کظم غیظا- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالُوا الَّذِيْ
لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ؐ
نے فرمایا کہ تم اپنے درمیان کسکو پہلوان شمار کرتے ہو لوگون نے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچہاڑ سکین حضرت ؐ نے فرمایا
کہ یہ بات نہین ہے ولیکن پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو مین رکہے- مشکوۃ باب الغضب فصل ۳-
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى- رواہ احمد- ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ نہین پیا کسی بندہ نے گہونٹ افضل نزدیک اللہ
عز وجل کے گہونٹ غصہ سے کہ پی جاوے اوسکو واسطے رضامندی اللہ کے- وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ- بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ حضرت ؐ
نے فرمایا کہ تحقیق غصہ خراب کرتا ہے ایمان کو جیسے کہ مصبر خراب کرتا ہے شہد کو- ایضاً- باب الغیظ فصل ۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِيْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ رواہ البخاری- ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ؐ سے عرض کی کہ آپ مجہکو کوئی نصیحت کرین آپنے فرمایا کہ غصہ مت کر- پہر عرض کی
اوسنے یہی بات کئی بار اور آپنے یہی فرمایا کہ غصہ مت کر- ایضاً- باب الرفق والحیا- فصل ۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى اَذَاهُمْ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُهُمْ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى
اَذَاهُمْ رواہ الترمذی- ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا کہ وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگونمین اور صبر کرے اونکی

Marfat.com

پر بہتر ہی ثواب مین اوس مسلمان سی کہ نہ ملا رہی لوگونمین اور نہ صبر کری اونکی ایذا پر۔ ایضاً۔ باب الغضب فصل ۳
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ۔ انس سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جو شخص بند کری
اپنی زبان لوگون کی عیب جوئی سی ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب اوسکا اور جو شخص روکی اپنا غصہ لوگون پر باز رکہیگا اللہ تعالی
اوس سی عذاب اپنا قیامت کو دن اور جو شخص عذر کری اپنی تقصیر کا طرف اللہ کی قبول فرماتا ہی اللہ عذر اوسکا۔
ایضاً۔ باب نہی عنہ۔ فصل ۳۔ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰی اَخِیْہِ فَلَمْ یَعْذِرْہُ اَوْ لَمْ
یَقْبَلْ عُذْرَہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِثْلُ خَطِیْئَۃِ صَاحِبِ مَکْسٍ رواہ البیہقی جابر سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جب
شخص عذر خواہی کری اپنی دینی بہائی سی پس وہ معذور نرکہی اوسکو یا اوسکا عذر قبول نکری تو ہوگا اوس پر گناہ
مثل گناہ صاحب مکس یعنی عشر لینیوالی کی جو ظلم سی لیتا ہی۔ ایضاً باب الغضب فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ مُوْسَی ابْنُ عِمْرَانَ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ
ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ موسیؑ نی خدا سی پوچہا تہا کہ ای میری خدا تیری بندونمین سی کون تیری نزدیک
بہت عزیز ہی فرمایا وہ شخص کہ جب بدلہ لینی پر قادر ہو تو بخشدیوی۔ ایضاً باب القصاص فصل ۲۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً
وَحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً۔ رواہ الترمذی۔ ابی درداء سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ جس شخص کو زخم کہایا اپنی بدن میں
پہر اوسنی معاف کردیا زخمی کرنیوالی شخص کو اور اوس سی بدلہ نلیا اوس کو اللہ اوسکا درجہ بلند کرتا ہی اور اوسکا گناہ دور
کرتا ہی۔ ایضاً۔ باب الظلم فصل ۲۔ عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ
اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَ
اِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔ رواہ الترمذی۔ حذیفہ سی روایت ہی کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ تم امعہ مت ہو اور وہ یہ ہی
کہ تم کہو کہ اگر لوگ نیکی کرینگی تو ہم بہی اونسی نیکی کرینگی اور اگر وہ بدی کرینگی تو ہم بہی بدی کرینگی بلکہ اپنی نفسوں کو
اس بات پر ٹہراؤ کہ اگر لوگ تم سی نیکی کرین تو تم بہی اون سی نیکی کرو اور اگر لوگ تم سی برائی کرین تو تم ظلم نکرو
یعنی احسان کرو کیونکہ ظلم اور برائی کا ترک کرنا احسان ہی۔ ایضاً۔ باب البکاء فصل ۳۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَکَلِمَۃِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ
فِی الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَکُوْنَ صَمْتِیْ

Marfat.com

نُكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَامُرُ بِالْعُرْفِ وَقِيْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رواہ رزین۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حکم کیا مجکو میرے رب نے نو چیزون کا۔ ایک ڈرنا اللہ سے پوشیدہ و ظاہر مین۔ دوسرا حالت غصہ و رضا مین بات ایسی راست و درست کہنا جو حد عدال سے تجاوز نکرے۔ تیسرے حالت فقر و غنا مین میانہ روی کرنا چوتھے نیک سلوک کرون مین اوس سے جو مجسے بدسلوکی کرے اور ناتہ داری کاٹے۔ پانچوین دون مین اوسکو جو مجکو محروم کرے۔ چھٹے معاف کرون مین اوسکو جو مجہپر ظلم کرے۔ ساتوین میرا چپ رہنا فکر ہو یعنی جب چپ ہون تو خدا کی صنعتون اور صفتونمین فکر کرون۔ آٹھوین میرا بولنا ذکر ہو یعنی جب بات کرون تو خدا کے ذکر مین ہو نوین میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو یعنی جب مخلوقات مین نظر کرون تو بروجہ عبرت و ہوشیاری کے کرون۔ ایضاً۔ باب البر والصلۃ فصل ا۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ رواہ مسلم۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہین کہ مین تو اونسے سلوک کرتا ہون اور وہ مجسے برادری کاٹتے ہین اور مین اونسے احسان کرتا ہون اور وے مجسے برائی کرتے ہین اور مین اونسے غمخواری کرتا ہون اور وہ مجسے جہالت کرتے گالیان دیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اگر حقیقت مین تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تونے کہا تو گویا تو اونکے منہ پر جلتی راکہہ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کیطرف سے تیرے ساتہہ ایک مددگار فرشتہ رہیگا کہ تجکو اونپر غالب کریگا جبتک کہ تو اس حالت پر رہیگا۔ ایضاً باب الظلم فصل ا۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ رواہ البخاری۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسپر کچھہ مظلمہ ہو اپنے بہائی مسلمان کا خواہ اوسکی آبرو کا یا کسی اور چیز کا یعنی جان مال کا تو چاہیے کہ آج اوسے بخشا لیوے اوسدن سے پہلے کہ جسدن نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھہ نیک کام ہونگے تو اوسے لیکر بقدر ظلم کے مظلوم کو دلائے جاینگے اور اگر ظالم کے کچھہ بہی نیک عمل ہونگے تو مظلوم کے گناہ لیکر ظالم پر لادے جاوینگے۔ مشارق الانوار باب ۳۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا۔ رواہ مسلم۔ ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین گہٹتا مال زکوۃ دینے سے اور کوئی مرد ظلم کو جو اوسپر واقع ہوا ہو معاف نہین کرتا مگر یہہ کہ خدا اوسکے معاف کرنیکے سبب سے اوسکی عزت

قدر بڑھاتا ہے - مشکوۃ باب الحذر والتانی - فصل - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ؐ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَیْسِ
اِنَّ فِیْكَ لَخَصْلَتَیْنِ یُحِبُّهُمَا اللّٰهُ اَلْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ - رواہ مسلم - ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے اشج کو کہ
عبد القیس کا سردار تھا فرمایا کہ تجھ میں دو خصلتیں ایسی ہیں کہ خدا اونکو دوست رکھتا ہے ایک حلم یعنی بردباری دوسری
جلدی نکرنی کام میں - احیاء العلوم - جلد ۳ - بیان فضیلت حلم - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ النَّبِیُّ ؐ اِبْتَغُوا الرِّفْعَةَ
عِنْدَ اللّٰهِ قَالُوْا وَمَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِیْ مَنْ حَرَمَكَ وَتَحْلُمُ عَمَّنْ جَهِلَ
عَلَیْكَ - رواہ حکیم الترمذی فی النوادر - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک عالی مقام
کا طالب ہونا چاہیے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا باتیں ہیں آپنے فرمایا کہ ملے تو اوس سے جو تجھسے جدا ہوا اور دے تو
اوسکو جو تجھکو محروم کرے اور حلم کرے تو اوس سے جو تجھپر جہل و سختی کرے - مشکوۃ باب ما ینہی عنہ - فصل - عَنْ اَبِیْ
هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِیَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا
تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا - ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور لوگوں کی عیوب کا تفحص اور
تجسس نہ کرو اور دام دیکر قیمت نہ بڑھاؤ اور آپسمیں حسد نکرو اور آپسمیں بغض و عداوت نرکھو اور ایکدوسرے
کی جڑ نہ کاٹو اور آپسمیں پشت دیکر نہ بیٹھو اور بھائی بھائی ہو جاؤ اے خدا کی بندو - ایضاً - فصل ۲ - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ
اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَةُ - رواہ الترمذی - ابی الدرداء سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ ایسے عمل کے کہ افضل ہے درجہ و ثواب سے کار وزہ و صدقہ اور نماز سے کہا
فرمائیے - فرمایا کہ آپسمیں لوگوں کی صلح کرا دینی اور اونمیں فساد ڈالنا وہ مونڈنے والا یعنے دین میں خلل ڈالنے
والا ہے - عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ دَبَّ اِلَیْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِیَ الْحَالِقَةُ
لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ - رواہ احمد والترمذی - زبیر سے روایت ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا
آئی ہے تمہاری طرف بیماری پہلی امتوں کی حسد اور بغض جو مونڈنے والی ہیں نہیں کہتا میں کہ بال مونڈ
ڈالتی ہیں بلکہ دین کو مونڈتی ہیں - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ؐ قَالَ اِیَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ
یَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ - رواہ ابوداؤد - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تم
حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اسطرح کھاتا ہے کہ جسطرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے +

اقوال صحابہؓ - احیاء العلوم - جلد ۳ - فضیلۃ کظم الغیظ - قال عمرؓ من اتقی اللہ لم یشف غیظہ ومن خاف اللہ لم یفعل ما یشاء ولولا یوم القیمۃ لکان غیر ما ترون - حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے وہ اپنا غصہ ظاہر نہیں کرتا اور نہ وہ بات کرتا ہے جو اوسکا دل چاہتا ہے اور اگر قیامت نہوتی تو جو کچھ تم دیکھتے ہو اوسکے خلاف ہوتا - ایضاً فضیلۃ الحلم - قال عمرؓ تعلموا العلم وتعلموا للعلم السکینۃ والحلم - حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ پڑہو تم علم اور سیکہو واسطے علم کے وقار اور حلم - وقال علیؓ لیس الخیر ان یکثر مالک وولدک ولکن الخیر ان یکثر علمک ویعظم حلمک - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہہ خیر وبرکت نہیں ہے کہ تیرا مال واولاد زیادہ ہو بلکہ برکت یہہ ہے کہ تیرا علم اور حلم زیادہ ہو - وقال علیؓ ان اول عوض الحلیم من حلمہ ان الناس کلہم اعوانہ علی الجاہل - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حلیم کو حلم کے سبب پہلا عوض تو یہی ملتا ہے کہ سب آدمی اوسکے طرفدار ہوکر اوسکے بدخواہ کے دشمن ہوجاتے ہیں - وقال معاویۃؓ لا یبلغ العبد مبلغ الرای حتی یغلب حلمہ جہلہ وصبرہ شہوتہ ولا یبلغ ذلک الا بقوۃ العلم - حضرت معاویہؓ نے کہا کہ آدمی اجتہاد اور تجویز کے درجہ کو نہیں پہونچتا جبتک اوسکا حلم جہل پر غالب نہوا اور صبر شہوت پر اور یہہ بات بدون علم حاصل نہیں ہوتی ہے - وقال معاویۃ لعمرو بن الاہتم ای الرجال اشجع قال من ردّ جہلہ بحلمہ قال ای الرجال اسخی قال من بذل دنیاہ لصلاح دینہ - حضرت معاویہ نے عمرو بن اہتم سے پوچہا کہ مردوں میں سے بہادر کون ہے انہوں نے فرمایا کہ جو اپنے حلم کے سبب سے جہل کو ہٹادے پہر پوچہا کہ زیادہ سخی کون ہے فرمایا کہ جو دنیا کو دین کی بہتری کیلئے خرچ کردے - وقال انس بن مالکؓ فی قولہ تعالی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم الرجل یشتمہ اخوہ فیقول ان کنت کاذبا فغفر اللہ لک وان کنت صادقا فغفر اللہ لی - حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ قولہ تعالی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کا مصداق وہ شخص ہے کہ جب اوسکو اوسکا کوئی بہائی گالی دیدے تو وہ یوں کہے کہ اگر تو جہوٹا ہے تو تجھکو خدا بخشے اور اگر سچا ہے تو مجھکو بخشے - وسب رجل ابن عباسؓ فلما فرغ قال یا عکرمۃ ہل للرجل حاجۃ فنقضیہا فنکس الرجل راسہ واستحیی - حضرت ابن عباسؓ کو کسی شخص نے گالیاں دیں جب وہ گالیوں سے فارغ ہوچکا تو آپنے اپنے غلام عکرمہ کو کہا کہ دیکہو تو اگر اس شخص کی کچہہ حاجت ہو تو پوری کردو پہر اوس شخص نے اپنا سر نگون کرلیا اور شرمندہ ہوا - مشکوۃ باب الغضب فصل ۳ - عن ابن عباسؓ فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب - رواہ البخاری - ابن عباس سے دربارہ تفسیر آیت ادفع بالتی ہی

حسن کی روایت ہے کہ اونہون نے کہا کہ اسکی معنی یہہ ہین کہ صبر کرنا غصہ کے وقت اور معاف کرنا برائی کے وقت
پس جب لوگ صبر اور عفو کو اختیار کرین تو خدا اونکو آفات نفس اور خلق سے نگاہ رکھیگا اور پست ہوگا اونکا
دشمن گویا کہ وہ اونکا دوست حمیم قریب ہے۔ احیاء العلوم جلد ۳۔ ذم الغضب قال عبد اللہ بن مسعود
انظروا الی حلم الرجل عند غضبہ وامانتہ عند طمعہ وما علمک بحلمہ اذا لم یغضب وما علمک
بامانتہ اذا لم یطمع۔ ابن مسعود نے فرمایا کہ مرد کا حلم غصہ کے وقت دیکھنا چاہیے اور امانت کو طمع کے وقت دیکھنا
چاہیے اور جب غصہ نہو اوسوقت کے حلم کا کیا اعتبار ہے اسیطرح بدون طمع کے امانت کا اعتبار نہین۔ وکان عمرؓ
اذا خطب قال فی خطبتہ افلح منکم من حفظ من الطمع والھوی والغضب۔ اور حضرت عمرؓ خطبہ مین ارشاد
فرماتے کہ تم مین سے فلاح کو پہنچا وہ شخص جو طمع اور ہوائے نفسانی اور غصہ سے بچا رہے۔ ایضاً۔ فضیلۃ العفو والاحسان
سئل ابو الدرداءؓ عن اعز الناس قال الذی یعفو اذا قدر فاعفوا یعزکم اللہ۔ ابو الدرداء سے کسی
نے پوچھا کہ بہت پیارا آدمیون مین سے کون ہے آپنے فرمایا کہ جو قدرت کے ہوتے قصور معاف کردے پس معاف کرو تم پیارے
جانیگا تمکو اللہ۔ وقال معاویۃؓ علیکم بالحلم والاحتمال حتی تمکنکم الفرصۃ فاذا امکنتکم فعلیکم بالصفح
والافضال۔ اور معاویہؓ نے فرمایا کہ جبتک تمکو انتقام کا قابو اور موقع نہ ملے تبتک حلم اور برداشت کرو اور جب
موقع ملجاوے تو عفو اور احسان کرو۔ ادب المفرد۔ باب ۱۷۳۔ قال عمرؓ من لا یرحم لا یرحم ولا یغفر
من لا یغفر ولا یعف من لم یعف ولا یوق من لا یتق۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص لوگونپر رحم نہین
کرتا اوسپر رحم نہین کیا جائیگا اور بخشا نہ جائیگا جو لوگونپر بخشش نہین کرتا اور معاف نہ کیا جاویگا جو اولوگون کے قصور معاف نہین
کرتا اور بچایا نہ جاویگا جو خود نہین بچتا۔ ابوداؤد۔ باب فی التجاوز۔ عن ابن الزبیرؓ فی قولہ خذ العفو
قال امر نبی اللہ ان یاخذ العفو من اخلاق الناس ابن زبیرؓ سے درباره تفسیر آیت خذ العفو روایت
ہے کہ خدا تعالی اپنے نبی کو یہہ حکم کرتا ہے کہ وہ لوگون سے اونکے قصور معاف کرنیکی عادت اختیار کرین۔ مشکوۃ باب
ما ینہی عنہ من التہاجر فصل۔ عن ابی ہریرۃ قال رسول اللہ ﷺ تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین و
یوم الخمیس فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئاً الا رجل کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال
انظروا ھذین حتی یصطلحا۔ رواہ مسلم۔ ابوہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ کہولے جاتے ہین جنت
کے دروازے دوشنبہ وپنجشنبہ کے دن تو گناہ معاف ہوتے ہین ہر ایک بندہ کے جو خدا کے ساتھ شرک نہین کرتا مگر اوسکے
گناہ معاف نہین ہوتے جسکے درمیان اور اوسکے بہائی کے درمیان غصہ اور کینہ ہوتا ہے سو حکم ہوتا ہے کہ مہلت

ور دا نہ دونون کو یہان تک کہ آپس مین صلح کر لین - احیاء العلوم - جلد ۳ - باب ذم الحسد - وقال ابو الدرداء ما اکثر عبد ذکر الموت الا قل فرحہ وقل حسدہ - ابو الدرداءؓ فرماتے ہین کہ جو آدمی موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اوسکی خوشی اور حسد دونون کم ہو جاوینگے - وقال معاویۃؓ کل الناس اقدر علی رضاہ الا حاسد نعمۃ فانہ لا یرضیہ الا زوالہا - حضرت معاویہؓ فرماتے ہین کہ مین سب آدمیون کو راضی کرنے پر قدرت رکھتا ہون مگر حاسد نعمت کہ وہ بدون زوال نعمت راضی ہی نہین ہوتا +

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

واضح ہو کہ غصہ سے حقد یعنی کینہ اور حقد سے حسد پیدا ہوتا ہے چنانچہ جب آدمی غصہ کے وقت بمجبوری انتقام نہین لے سکتا اور غصہ پینا پڑتا ہے تو پہر باطن پر گر کر حقد بنجاتا ہے جسکے معنی یہہ ہین کہ کسی کو ثقیل و گران جانتا اور اوس سے بغض و نفرت کرنی اور یہہ حقد پکا ہو جاتا ہے تو پہر حسد یعنی بدخواہی پیدا ہو جاتی ہے - سو اس فصل مین ان سب باتون کی مذمت و برائی اور اونکے مقابلہ مین صبر و حلم و عفو اور احسان کی فضیلت اور تاکید جس خوبی و صراحت سے تعلیم محمدی مین بیان ہوئی ہے صاحب بصیرت پر مخفی نہین کہ اوسکی تعلیم سے کئی درجہ اعلی و افضل ہے بلکہ انجیل کی بعض آیات کی ... کہ پادری مسیحؑ کی تعلیم مندرجہ فصل ہذا ناقص ٹہرتی ہے چنانچہ مسیح کی کلام سے ظاہر پایا جاتا ہے کہ دشمن سے انتقام لینا بالکل درست نہین ہے اور قرآن سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ دشمن سے اوسی طرح کی زیادتی کا انتقام لینا تو درست ہے لیکن صبر اور معاف کر دینا بہت بہتر ہے - سو مین کہتا ہون کہ حضرت مسیحؑ کی بابت انتقام کو ... ہر گز نگیرتا بہ بیماری راضی شود کے اگر نہایت تاکید صبر اور معافی کی ہو اور عموماً کیا پادری تو مسیح کی ایسی تعلیم بدلائل ذیل معیوب ٹہرتی ہے - اول یہہ کہ جب توریت مین آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت کا انتقام لینا جائز لکہا ہے تو بصورت مین مسیح کا یہہ قول ناسخ احکام توریت ٹہریگا حالانکہ خود ہی جناب مسیح فرماتے ہین کہ مین توریت کو منسوخ کرنے نہین آیا - دوم - عدالت جو کہ اس جہان کے قائم رہنے کا انتظام کی ایک رکن اعظم ہے اور جسپر تمام دنیا کی آبادی اور امن و آسائش بنی آدم منحصر ہے ٹوٹ جاتی ہے - سوم - عموماً احکام الہی ایسے ہونے چاہییے جو طاقت انسانی سے باہر نہون اور سب لوگ ونیز عمل کر سکین جیسا کہ قرآن مین لکہا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا - مگر مسیح کے اس مقولہ پر (جو تیری داہنی گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اوسکی طرف پہیر دے - یا جو نالش کر کے تیری قبا لیا چاہے کرتے کو بہی اوسے لینے دے - یا جو تجہے ایک کوس بیگار لیجاوے اوسکے ساتھ دو کوس چلا جا - یا اپنے دشمنونکو پیار کرو) کوئی انسان جسکی سرشت اربعہ عناصر سے ہوئی ہے

Marfat.com

ہرگز عمل نہین کرسکتا - البتہ فرشتے جو محض نور سے پیدا ہوئے ہین ایسا کرسکتے ہین چنانچہ انہین مشکلات کی وجہ سے تفسیر اسکاٹ مین ان آیات کی یہہ تاویل کی گئی ہے کہ مسیح کی مراد یہہ نہین ہے کہ ہم اس حکم کو لفظی طور پر مانین یعنے اگر کوئی ہماری ایک گال پر طپانچہ مارے تو ہم حقیقت مین دوسری کو پھیر دین بلکہ اسکا اصل مطلب یہہ ہے کہ ہم انتقام نہ لین اور حلیم وفروتن اور صابر اور صلح خواہ ہون اور اپنی اونی باتون پر اپنے بہائی یا اللہ کے لئے عدالت میں نہ جائین" - انتہی ملخصاً - اور دشمنون سے پیار کی نسبت لکہا ہے کہ "البتہ دشمن سے پیار کرنا ناممکن ہے مسیح کی مراد یہہ ہے کہ ہم اونسے مروت اور نیک سلوک کرین اور دل سے اوسکا بہلا چاہین اور اوسکے لئے دعا مانگین" - انتہی -

چہارم - عقل سلیم جو خاص امتیاز حسن وقبح کے لئے پیدا ہوئی ہے وہ ہرگز مسیح کے اقوال الا کے ظاہری معنی کو تسلیم نہین کرسکتی بلکہ برخلاف اسکے یون کہتی ہے - شعر - با سفلہ گوی بہ لطف وخوشی افزون گردد کشی + درشتی نکیر وخرد مند بیش + بہ سختی کہ نازل کند قدر خویش + نہ برخویشتن را فزونی نہد + نہ یکبارہ تن بزلت دہد +

مسیحی تعلیم مین بے سبب ظاہر کرنیکی ممانعت ہوئی ہے لیکن اگر کوئی شخص کسی سبب سے کسی پر اپنا غصہ ظاہر کرے تو منع نہین ہے - دیکہو متی ۵ - ۲۲ - افسیون ۴ - ۲۶ - مگر محمدی تعلیم والکاظمین الغیظ - اور لا تقنطوا وغیرہ ارشاد وغیرہ غصہ کو بالکل بند رکہنے کا حکم دیتی ہے - پہر طرفہ یہہ کہ مسیح خود اپنے حکم کے پابند نہین رہے اور اونہون نے بے سبب غصہ ظاہر کیا چنانچہ متی باب ۱۲ کی آیت ۳۸ و ۳۹ مین ہے - تب بعضے فقیہون اور فریسیون نے جواب مین کہا کہ اے اوستاد ہم تجہسے ایک نشان دیکہا چاہتے ہین - اوسنے اونہین جواب دیا اور کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتے ہین پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان اونہین دکہایا نہ جائیگا - انتہی دیکہو بیچارے طالبین معجزہ سے مسیح نے ایسے کریہہ الفاظ غصہ کے بہرے ہوئے بولے کہ انبیاء تو بجائے خود رہے عام مہذبین بہی ایسے منہ سے نہین نکال سکتے بلکہ شرع محمدیہ مین تو حرامکار یعنی زانی کا لفظ کہنے والے پر حد قذف لازم آتی ہے حالانکہ طالبین معجزہ نے کوئی ایسا گناہ نہین کیا تہا کہ جسکے سبب وہ ان سخت گالیون کے مستوجب ہوئے - کیا حضرت مسیح بغیر ان سخت الفاظ کے بولنے کے معجزہ دکہانے سے انکار نہین کرسکتے تہے - علاوہ اسکے طالبین معجزہ تو انسان تہے مسیح نے ایک درخت پر غصہ ظاہر کیا ہے چنانچہ مرقس باب ۱۱ مین ہے کہ اصبح کو جب بیت عنیا سے باہر آئے تو اوسے بہوک لگی ۱۲ - اور دور سے انجیر کا ایک درخت پتون سے لدا ہوا دیکہہ کے وہ گیا کہ شاید اوسمین کچہہ پاوے جب وہ اوس پاس آیا تو پتون کے سوا کچہہ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تہا ۱۳ - تب مسیح نے اوس درخت سے خطاب کر کے کہا کوئی تجہسے پہل کبہی نہ کہاوے ۲۰ - اور

Marfat.com

صبح کو جب یہ ادہر سے گذرے تو دیکہا کہ وہ انجیر کا درخت جڑہ سے سوکہ گیا ۲۱ تب پطرس نے یاد کرکے اوسے کہا اے
دیکہہ انجیر کا یہہ درخت جسپر تونے لعنت کی تہی سوکہہ گیا ہے انتہی۔ دیکہو بیچارے درخت کا کیا قصور جو اوسکو
نے بہوکہہ سے بیصبری کی حالتمین جب اور کچہہ چارہ نہ بنا تو بوجہ غصہ مین بددعائیہ کلمہ کہکر اوسکو سکہا دیا حالانکہ
ظاہر ہے کہ وہ غیر موسم مین کسطرح پہل دے سکتا تہا۔
پہر مسیح نے دشمنون سے صلح کرنیوالون کی نسبت یہہ فرماکر مبارک وے جو صلح کرنیوالے ہین کہ وے خدا کے فرزند کہلائینگے
اونکی تعریف فرمائی ہے۔ مگر اپنی نسبت فرماتے ہین کہ یہہ مت سمجہو کہ مین زمین پر صلح کروانے آیا صلح کروانے نہین بلکہ تلوار
چلانے کو آیا ہون متی ۱۰۔ ۳۴۔ اور ظاہر ہے کہ جب حضرت مسیح خداوندی طاقت سے بجائے صلح کرانے کے تلوار چلانے
آئے ہین تو کون شخص دنیا پر اپنے دشمن سے صلح کرسکتا ہے۔ پس عیسوی تعلیم مین صلح کے حکم کا وجود و عدم برابر ہے۔
اور رہ جو تفسیر اسکاٹ مین آیت ۳۴ کی یہہ تاویل کی گئی ہے کہ مسیح کا مطلب یہہ ہے کہ تلوار میرے سبب چلیگی اور فساد
اوٹہیگا۔ بالکل پوچ ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو نیا مذہب جاری کرتا ہے جو لوگ اوسکے تابع ہوجاتے ہین اونسے اونکے وہ رشتہ دار
جو اوسپر ایمان نہین لاتے ایسے دشمن ہوجاتے ہین کہ جان سے مار ڈالنے تک فرق نہین کرتے۔ دور کیون جاتے ہو اون مسلمانون
ہی کیطرف دیکہو کہ جو حضرت پر ایمان لائے تہے اونکے ہی کافر رشتہ دار واقربا کسقدر دشمن ہوگئے تہے کہ اونکو آگ سے
جلانے تک فرق نہین کرتے تہے۔ پس یہہ کوئی خصوصیت مسیحی دین مین نہین ہے کہ عیسائیون سے ہی اونکے غیر عیسائی رشتہ دار
دشمنی کرتے اور ایذا دیتے ہین +

فصل دہم

محبت خدا و رسول و اہل ایمان۔ اور ذکر و حمد او سبحانہ و تعالیٰ

کلام مسیح۔ انجیل متی باب ۲۲۔ آیت ۳۷۔ یسوع نے اوسے کہا خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری
جان اور ساری سمجہہ سے پیار کر پہلا اور بڑا حکم یہی ہے۔ ایضاً باب ۱۰۔ آیت ۳۷۔ جو کوئی باپ یا ماں کو مجہسے زیادہ چاہتا
ہے میرے لائق نہین ہے اور جو کوئی بیٹا یا بیٹی کو مجہسے زیادہ پیار کرتا ہے میرے لائق نہین۔ انجیل یوحنا باب ۵ آیت ۲۳
جو بیٹے کی عزت نہین کرتا باپ کی جسنے اوسے بہیجا ہے عزت نہین کرتا۔ باب ۶۔ آیت ۲۸ تب اونہون نے اوسے کہا کہ ہم کیا
کرین تاکہ خدا کے کام بجا لاوین۔ ۲۹ یسوع نے جواب مین اونہین کہا کہ خدا کا کام یہہ ہے کہ تم اوسپر جسے اوسنے بہیجا ہے
ایمان لاؤ۔ باب ۱۳۔ آیت ۳۴۔ مین تمہین نیا حکم دیتا ہون کہ ایکدوسرے سے محبت رکہو جیسا مینے تم سے محبت رکہی
ویسے ہی تم ایکدوسرے سے محبت رکہو۔ ۳۵۔ اسی سے سب جانینگے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم آپسمین محبت رکہو۔ ۱۴

Marfat.com

آیت ۱۵- اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو- ۲۱ جسکے پاس میرے احکام ہیں اور وہ اون پر عمل کرتا ہے
وہی مجھسے محبت رکہتا ہے اور وہ جو مجھسے محبت رکہتا ہے میرے باپ کا پیارا ہوگا- باب ۱۵- آیت ۲۳ وہ جو مجھسے عداوت
کرتا ہے میرے باپ سے بہی عداوت کرتا ہے÷

کلام حواریین- یوحنا کا پہلا خط- باب ۳- آیت ۱۰- اور وہ جو اپنے بہائی سے محبت نہیں رکہتا خدا کا نہیں
باب ۴- آیت ۷- اے پیارو آؤ ہم ایکدوسرے سے محبت رکہیں کیونکہ محبت خدا سے ہے اور جو محبت رکہتا ہے وہ خدا سے پیدا
ہوا ہے اور خدا کو پہچانتا ہے- ۲۰- اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکہتا ہوں اور اپنے بہائی سے دشمنی رکہے تو جہوٹا ہے
کیونکہ اگر وہ اپنے بہائی سے جسکو اوسنے دیکہا ہے محبت نہیں رکہتا ہے تو خدا سے جسکو اوسنے نہیں دیکہا کیونکر محبت رکہہ
سکتا ہے- باب ۵- آیت ۲ جب ہم خدا سے محبت رکہتے ہیں اور اوسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں تو اس سے جانتے ہیں کہ ہم خدا کے
فرزندوں سے بہی محبت رکہتے ہیں- ۳ کیونکہ خدا کی محبت یہہ ہے کہ اوسکے حکموں پر عمل کریں- رومیوں کا خط باب ۱۲-
آیت ۴- جیسا ہمارے ایک بدن میں بہت سے عضو ہیں اور ہر ایک عضو کا ایک کام نہیں- ۵- ایسے ہی ہم جو بہت سے ہیں
مسیح میں ہوکے ایک بدن ہوئے ہیں اور ایک عضو- ۹- محبت بے ریا ہووے- ۱۰ برادرانہ محبت سے ایکدوسرے کو پیار کرو
تمطاؤس کو دوسرا خط باب ۲- آیت ۲۲- اور اون سبکے ساتہہ جو پاکدل سے خداوند کا نام لیتے ہیں راستبازی اور
ایمان اور محبت اور صلح کی پیروی کر- رومیوں کو خط باب ۱۵- آیت ۵ و ۶- اور خدا جو صبر اور تسلی کا بانی ہے تمکو
یہہ بخشے کہ تم یسوع مسیح کیطرح آپس میں ایکدل اور ایکزبان ہوکر خدا کی جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کا باپ ہے بڑائی
کرو- ۱۱- اے ساری قومو خداوند کی حمد کرو اور اے لوگو تم سب اوسکی ستائش کرو÷

کلام الہی- پارہ وَاعلَموا سورہ توبہ- رکوع ۳- قُل اِن کَانَ اٰبَاؤُکُم وَاَبنَاؤُکُم وَاِخوَانُکُم وَاَزوَاجُکُم
وَعَشِیرَتُکُم وَاَموَالٌ اقتَرَفتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخشَونَ کَسَادَهَا وَمَسَاکِنُ تَرضَونَهَا اَحَبَّ اِلَیکُم
مِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ وَجِهَادٍ فِی سَبِیلِهٖ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰی یَاتِیَ اللّٰهُ بِاَمرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهدِی القَومَ
الفَاسِقِینَ- کہہ اے محمد اگر ہوویں باپ تمہارے اور بیٹے تمہارے اور بہائی تمہارے اور عورتیں تمہاری اور کنبہ
تمہارا اور مال جو کمایا ہے تمنے اور سوداگری جو ڈرتے ہو اوسکے ٹہنڈا ہوجانے سے اور گہر جو پسند کرتے ہو زیادہ
پیارے تمکو اللہ اور اوسکے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے پس انتظاری کرو یہانتک کہ لاوے اللہ حکم اپنا اور اللہ
نہیں ہدایت کرتا قوم فاسقوں کو- پارہ لا یحب اللہ- سورہ مائدہ- رکوع ۸- وَمَن یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ
وَالَّذِینَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزبَ اللّٰهِ هُمُ الغَالِبُونَ اور جو کوئی دوست رکہے اللہ اور اوسکے رسول اور اون

لوگوں کو جو ایمان لائے پس تحقیق گروہ اللہ کے غالب ہیں - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر - رکوع ۲۰ - وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ جو لوگ ایمان لائے زیادہ ہیں محبت میں واسطے اللہ کے - پارہ ۶ لا یحب اللہ سورہ مائدہ
رکوع ۸ - يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ - خدا اونکو چاہتا ہے اور وہ اوسکو چاہتے ہیں - پارہ ۳ تلک الرسل سورہ آل عمران
رکوع ۴ - قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ - کہہ اے محمد اگر تم اللہ کو دوست رکھتے
ہو تو میری پیروی کرو دوست رکھیگا تمکو اللہ اور بخشیگا تمہارے گناہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے - کہہ اے
محمد فرمانبرداری کرو اللہ اور رسول کی پس اگر پھر جاؤ تو تحقیق اللہ دوست نہیں رکھتا کافروں کو - پارہ ۵
والمحصنت سورہ نساء - رکوع ۱۱ - وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ - یعنی فرمانبرداری کی رسول کی پس
تحقیق فرمانبرداری کی اللہ کی - پارہ ۱۸ قد افلح سورہ نور رکوع ۷ - وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ
وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ - اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ اور اوسکے رسول کی اور ڈرے اللہ سے اور
پرہیزگاری پس یہی لوگ مراد پانیوالے ہیں - پارہ ۱۶ قال الم سورہ مریم - رکوع ۶ - اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا - تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام اچھے کیے البتہ کریگا واسطے اونکے
ایکدوسرے کی محبت کرنا - پارہ ۴ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۱ - وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا - اور یاد کرو خدا کی نعمت اپنے اوپر جس وقت تم ایک
دوسرے کے دشمن تھے پس الفت و محبت ڈالی تمہارے دلوں میں پس تم اوسکی نعمت کے ساتھ ایکدوسرے کے بھائی ہو گئے
پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ حشر - رکوع ۱ - وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ
اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ - اور جن لوگوں نے جگہ پکڑی ہے مدینہ میں اور ایمان میں پہلے
ہیں مہاجرین سے وہ دوست رکھتے ہیں اوس شخص کو جو وطن چھوڑ کر اونکی طرف آوے اور نہیں پاتے اپنے دلوں میں
کچھ حسد اوس چیز سے کہ دی جاوین مہاجرین اور اختیار کرتے ہیں اونکو اپنی جانوں پر اگرچہ اونکو حاجت ہو اور
جو شخص نگاہ رکھا گیا ہے اپنے نفس کی حرص سے پس یہی لوگ نجات پانیوالے ہیں - تفسیر حسینی وغیرہ میں اس آیت
کے شان نزول میں لکھا ہے کہ جب رسول خدا کو بنی نضیر کا مال ملا تو آپنے انصار کو بلا کر فرمایا کہ تمنے مہاجرین کے ساتھ
نیکی کی ہے اور نہایت احسان کیا ہے اگر چاہو تو یہ سب مال تمکو بانٹ دوں اور مہاجرین بدستور تمہارے گھر

Marfat.com

ٹھیرے ہیں لایا ہوا تو پہلے مال مہاجرین کو دیوین اور وہ تمہارے گھروں سے نکلکر اپنے اپنے گذارہ کی جگہہ اختیار کریں
سعد بن وقاص اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہؓ نے جو رؤسائے مدینہ میں سے تھے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ہم یہہ چاہتے ہیں کہ آپ یہہ سب مال مہاجرین کو ہی تقسیم فرما دیں اور وے بدستور ہمارے گھروں میں ٹھہرے رہیں
اسپر آنحضرتؐ نے اونکے حق میں دعا کی اور خدا تعالیٰ نے اونکی تعریف میں آیت مذکور نازل فرمائی۔ پارہ والمحصنات
سورہ نساء۔ رکوع ۱۵۔ فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ۔ پس جب تمام
کر چکو نماز کو پس ذکر کرو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہر وقت۔ پارہ قد سمع اللہ سورہ منافقون
رکوع ۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تمکو تمہارے مال اور نہ اولاد خدا کی یاد سے اور جو شخص
ایسا کریں سو وہی لوگ ٹوٹا پانیوالے ہیں۔ سچ ہے مقتضائے ایمان یہی ہے کہ خدا کی محبت سب چیزوں پر غالب رہے
ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔ چشم دل از نعیم دو عالم بستہ ایم * مقصود ما ز دنیا و عقبیٰ توئی و بس + کذا فی الحسینی
پارہ یعتذرون سورہ توبہ رکوع ۱۴۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
مراد پانیوالے وہ ہیں جو توبہ کرنیوالے خدا کی بندگی کرنیوالے خدا کی تعریف کرنیوالے خدا کی راہ میں پھرنیوالے رکوع کرنیوالے سجدہ کرنیوالے
حکم کرنیوالے بھلائی کو ساتھ اور منع کرنیوالے نا معقول سے اور نگاہ رکھنیوالے ہیں اللہ کی حدوں کو اور بشارت دے
ایمان والوں کو۔ پارہ والمحصنات سورہ نساء رکوع ۲۱۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت
پکڑو کافروں کو دوست سوائے مسلمانوں کے کیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو اللہ کے لئے اپنے پر الزام ظاہر۔ پارہ قد سمع اللہ
سورہ ممتحنہ رکوع ۳۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ
كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اوس قوم سے کہ غصہ ہوا اللہ اونپر
تحقیق نا امید ہوئے آخرت سے جیسے نا امید ہوئے کافر قبر والوں سے۔ ایضاً۔ رکوع ۱۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دشمن
میرے کو اور دشمن اپنے کو دوست کہ پیغام بھیجتے ہو اونکی طرف محبت کا *

کلام رسول مقبول صلعم۔ مشکوٰة۔ کتاب الایمان۔ فصل ۱۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ

Marfat.com

فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ
لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَكْرَهَ اَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُقْذَفَ
فِي النَّارِ۔ متفق علیہ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تین خصلتیں ہیں کہ جسمیں وے ہونگی وہ ایمان
کی شیرینی کا مزہ پاویگا ایک وہ شخص جسکو اللہ اور اوسکا رسول تمام جہان سے زیادہ تر محبوب ہو۔ دوسرے یہہ
محبت کرے آدمی سے اسطرح پر کہ نہ چاہتا ہو اوسکو مگر خدا ہی کے لیے یعنے محبت مین دنیا کا کچھہ لگاؤ نہو تیسرے
یہہ کہ برا جانے کفر مین پھر الٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اوسکو کفر سے نکالا جیسا اوسکو برا لگتا ہے آگ مین ڈالا
جانا۔ ایضاً۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ
وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔ متفق علیہ۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین پورا ایماندار ہونیکا تم
مین سے کوئی جبتک مین اوسکے نزدیک زیادہ تر دوست نہو جاؤن اوسکے باپ اور فرزند اور سب آدمیون سے۔
ایضاً۔ فصل ٢۔ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ
فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ۔ رواہ ابوداود۔ ابی امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص دوست رکھے کسی
کو محض واسطے خدا کے اور دشمن جانے محض خدا کے لیے اور دے محض خدا کے واسطے اور نہ دے محض خدا کے لیے پس تحقیق
پورا کیا اوسنے ایمان کو۔ ایضاً۔ فصل ٣۔ عَنْ مُعَاذٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ
لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا بَعْدُ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ
لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ۔ رواہ احمد۔ معاذ سے روایت ہے کہ اونہون نے حضرت سے پوچھا کہ
افضل ایمان کیا ہے آپنے فرمایا کہ افضل صفات ایمان کی یہہ ہین کہ جسکو دوست رکھے پس خدا کے لیے اوسکو دوست
رکھے اور جسکو دشمن رکھے پس خدا کے لیے اوسکو دشمن رکھے اور زبان کو خدا کے ذکر مین مشغول رکھے معاذ نے کہا کہ اسکے بعد
کیا کرون آپنے فرمایا کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی لوگون کے لیے پسند کرے اور جو اپنے لیے نہین پسند کرتا وہ لوگون کے لیے
بھی ناپسند کرے۔ مشکوۃ۔ باب الشفقۃ۔ فصل ١۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ
مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ متفق علیہ۔ انس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا جبتک کہ اپنے
بھائی کے لیے وہی بات چاہے جو اپنی جان کے لیے چاہتا ہے۔ ایضاً۔ باب الحب فی اللہ۔ فصل ١۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ
يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ۔ رواہ مسلم۔ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا قیامت کے دن کہیگا کہ

Marfat.com

ہین وہ لوگ جو آپسمین محبت رکہتی تہی میری عظمت و جلال کے سبب سی آج مین اونکو اپنی سایہ مین رکہونگا
حالانکہ اوس دن کوئی سایہ بغیر میری سایہ کی نہین ہوگا۔ ایضاً۔ فصل ۲۔ عن معاذ بن جبل قال
سمعت رسول اللہ ﷺ یقول قال اللہ تعالیٰ وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین
فی والمتباذلین فی۔ رواہ مالک۔ معاذ بن جبل سی روایت ہی کہ حضرت کہتی تہی کہ خدا نی فرمایا ہی کہ
واجب ہوئی میری دوستی اون لوگون کی لئی جو ایکدوسری کو میری لئی دوست رکہتی ہین اور میری ذکر
وثنا کی لئی باہم بیٹہتی ہین اور میری رضا کی لئی ایکدوسری کی زیارت کرتی ہین اور میری رضا کی لئی ایکدوسر
پر مال خرچ کرتی ہین۔ باب الشفقة۔ فصل ۱۔ عن النعمان بن بشیر قال رسول اللہ ﷺ تری المؤمنین
فی تراحمہم وتوادہم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی عضواً تداعی لہ سائر الجسد
بالسہر والحمی۔ متفق علیہ۔ نعمان بن بشیر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا ایماندارون کی مثال آپسکی
محبت اور ترحم و مہربانی مین بدن کی سی ہی جبکہ بعض بدن بیمار اور بیکل ہوا تو باقی عضو بدن کی بی
خوابی اور تپ مین شریک ہوجاتی ہین یعنی اگر آنکہہ مین درد ہو تو تمام بدن کو بیکلی ہوتی ہی اسیطرح
ایماندارون کی آپسکی محبت کا حال ہے کہ اگر ایک ایماندار کو رنج اور تکلیف ہو تو سب اوسمین شریک ہین
ایضاً۔ فصل ۳۔ عن ابی ہریرة ان النبی ﷺ قال المؤمن مألف ولا خیر فیمن لا یألف ولا
یؤلف۔ رواہ احمد والبیہقی۔ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ مومن محل ہے الفت کا اور نہین
بہلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا اور نہین الفت کیا جاتا۔ مشکوٰة باب ثواب التسبیح والتحمید۔
فصل ۲۔ عن ابن عباس قال رسول اللہ ﷺ اول من یدعی الی الجنة یوم القیمة الذین یحمدون
اللہ فی السراء والضراء۔ رواہ البیہقی ابن عباس سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ قیامت کی دن پہلے
وہ لوگ بہشت کی طرف بلائی جاوینگی جو خدا کی حمد کرتی ہین خوشی اور ناخوشی مین۔ ایضاً۔ باب ذکر اللہ عز
وجل۔ فصل ۱۔ عن ابوہریرة قال رسول اللہ ﷺ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم
الملائکة وغشیتہم الرحمة ونزلت علیہم السکینة۔ رواہ مسلم۔ ابوہریرہ سی روایت ہی کہ حضرت
نی فرمایا کہ جو لوگ بیٹہتی ہین خدا کی ذکر اور یاد کرنی کو تو اونکو فرشتی چارونطرف سی گہیر لیتی ہین اور
کی رحمت اونکو چہالیتی ہی اور اونپر چین اور آرام اترتا ہی۔ عن ابو موسیٰ مثل البیت الذی
یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر اللہ فیہ مثل الحی والمیت۔ رواہ مسلم۔ ابوموسیٰ

Marfat.com

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اوس گہر کی مثال جسمین خدا کا ذکر ہوتا ہے اور اوس گہر کی جسمین خدا کا ذکر نہین ہوتا مثال زندہ اور مردہ کی ہے +

اقوال صحابہؓ - احیاء العلوم جلد ۴ - کتاب المحبۃ والشوق - قال ابو بکر الصدیقؓ من ذاق من خالص محبۃ اللہ تعالیٰ شغلہ ذلک عن طلب الدنیا واوحشہ عن جمیع البشر - ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے خالص محبت خدا سے مزہ پایا وہ دنیا کے ڈھونڈہنے سے ہٹ گیا اور تمام آدمیون سے بہاگ گیا -

منبہات - باب التاسع - قال ابو بکر الصدیقؓ العُبّاد ثلثۃ اصناف لکل صنف ثلث علامات یعرفون بہا صنف یعبدون اللہ تعالیٰ علی سبیل الخوف وصنف یعبدون اللہ علی سبیل الرجاء وصنف یعبدون اللہ علی سبیل الحب فللاول ثلث علامات یستحقر نفسہ ویستقل حسناتہ ویستکثر سیئاتہ وللثانی ثلث علامات یکون قدوۃ الناس فی جمیع الحالات ویکون اسخی الناس کلھم بالمال فی الدنیا ویکون احسن الظن باللہ فی الخلق کلھم وللثالث ثلث علامات یعطی مایحبہ ولایبالی بعد ان یرضی ربہ ویعمل بسخط نفسہ بعد ان یرضی ربہ ویکون فی جمیع الحالات مع ربہ فی امرہ ونھیہ یعنی فرمایا ابو بکر صدیقؓ نے کہ عبادت کرنیوالے تین قسم کے ہین ہر ایک قسم کی تین نشانیان ہین پہچانے جاتے ہین اون سے - ایک قسم یہہ ہے کہ وہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق ڈر کے اور ایک قسم یہہ کہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق امید کے اور ایک قسم یہہ ہے کہ پوجتے ہین اللہ کو بطریق محبت کے - سو پہلے قسم کی تین نشانیان ہین حقیر جانتا ہے اپنے تئین اور کمتر جانتا ہے اپنی نیکیائی اور بہت جانتا ہے اپنی بدیان - اور دوسری قسم کی بہی تین نشانیان ہین پیشوا ہوتا ہے آدمیون کا تمام حالتو نمین اور بڑا سخی ہوتا ہے تمام آدمیون سے ساتہہ مال کے دنیا مین اور اچہا گمان کرتا ہے ساتہہ اللہ کے تمام خلق مین - اور تیسری قسم کی تین نشانیان ہین دیتا ہے جو چیز دوست رکہتا ہے اور نہین پروا کرتا بعد راضی ہونے اپنے پروردگار کے اور عمل کرتا ہے ناخوشی اپنے نفس کا بعد راضی ہونے پروردگار کے اور ہوتا ہے تمام حالات مین اپنے رب کے ساتہہ اوسکے حکم اور نہی مین - احیاء العلوم جلد ۲ - باب فضیلۃ الالفۃ والاخوۃ - قال عبد اللہ بن عمرؓ واللہ لو صمت النھار لا افطرہ وقمت اللیل لا انامہ وانفقت مالی علقاً علقاً فی سبیل اللہ اموت یوم اموت ولیس فی قلبی حب لاھل طاعۃ اللہ وبغض لاھل معصیۃ اللہ ما نفعنی ذلک شیئا - ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ قسم ہے مجکو خدا تعالیٰ کی کہ دن بہر کا روزہ رکہنا اور رات بہر کا خدا کی عبادت مین کہڑا رہنا اور نفیس نفیس مال کا فی

سبیل اللہ خرچ کر ڈالنا ہرگز فائدہ نہ دیگا مجکو وفات کی روز جبتک کہ میری دل مین خدا کی لوگون کی محبت
اور اوسکی نافرمانون کی عداوت نہو - وقال علیؓ علیکم بالاخوان فانہم عدۃ فی الدنیا والآخرۃ
الا تسمع الی قول اھل النار فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم - حضرت علیؓ نے فرمایا کہ
دوست ضرور پکڑو کہ وہ دنیا مین بہی کام آتی ہین اور آخرت مین بہی دیکہو دوزخ والی اوس وقت یہہ کہینگے
کہ ہمارا کوئی سفارش کرنیوالا نہین اور نہ صدیق حمیم - وجاء رجل الی ابی ھریرۃؓ وقال انی ارید
ان اواخیک فی اللہ فقال اتدری ما حق الاخاء قال عرفنی قال انک لا تکون احق
بدینارک ودرھمک منی قال لم ابلغ ھذہ المنزلۃ الآن قال فاذھب عنی - ایک شخص نے حضرت
ابوہریرہ کی پاس آکر کہا کہ مین چاہتا ہون کہ آپکی ساتھ دیندارانہ برادری کرون آپنی فرمایا کہ کیا تو جانتا
ہے کہ برادری کا حق کیا ہے اوسنی کہا کہ آپ بیان فرمائین آپنی کہا کہ حق برادری کا یہہ ہے کہ تو اپنی سونی
اور چاندی پر بہی زیادہ حقدار نہو دی اوسنی کہا کہ مین ابہی اس منزل کو نہین پہونچا آپنی فرمایا کہ پہر چلا جا
احیاء - جلد ۴ - کتاب المحبۃ والشوق - قال ابن عباسؓ اول من یدعی الی الجنۃ یوم القیامۃ الذین
یحمدون اللہ تعالی علی کل حال - ابن عباس نے فرمایا کہ پہلے پہل قیامت کو وہ لوگ جنت کیطرف
بلائی جائینگے جو ہر حال مین خدا کی حمد و ثنا مین مصروف ہین +

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

اس فصل مین جو انجیل و نامجات اور قرآن و حدیث اور اقوال صحابہ سے عیسوی و محمدی تعلیم درج ہوئی
ہے اگر اوسکو غور سے پڑہا جاوی تو عیسوی تعلیم پر محمدی تعلیم کو حسب ذیل فوقیت و ترجیح حاصل ہے
اول یہہ کہ عیسوی تعلیم مین خدا کی محبت کی علامت صرف اوسکی حکمون پر عمل کرنا بیان ہوئی ہے جیسا کہ انجیل
یوحنا باب ۱۴ - آیت ۱۵ و ۲۱ - اور خط اول یوحنا باب ۵ - آیت ۳ مین صرح ہے اور یہہ علامت ایسی ہے کہ ہر ایک
شخص بظاہر حکمون پر عمل کر کی آدمیون کی سامنے خدا کی محبت کا دعوی کر سکتا ہے لیکن یہہ سچی محبت کا نشان نہین ہے
اور سچی محبت کا نشان وہ ہے جو تعلیم محمدی مین ہے کہ خدا اور اوسکی رسول کو اپنی جان و مال و اولاد و
بہائی بندون سے جو دنیا مین عزیز ترین اشیا ہین زیادہ دوست و عزیز سمجہے اور خدا کی [illegible]
مقابلہ مین اپنی جان و اولاد و مال وغیرہ کی کچہہ حقیقت و حیثیت نہ سمجہے اور انکی [illegible] کی کچہہ پرواہ نہ کرے
سو اس معیار مین پورا اترنا بڑی جوانمردون اور کہلاڑیون کا کام ہے - اگرچہ مسیحؑ نے بہی فرمایا ہے کہ جو ماں باپ یا بیٹا بیٹی

کو مجھسے زیادہ پیار کرے وہ میرے لائق نہیں ہے۔ مگر یہہ ارشاد مسیح کا صرف اپنی نسبت ہے خدا کی محبت کی نسبت اس
نے کوئی بلا توسط صریح اشارہ نہیں کیا۔ دوم یہہ کہ انجیل میں گو خدا اور مسیح اور ایکدوسرے سے محبت کرنے کی
تاکید پائی جاتی ہے لیکن کفار یعنی منکرین خدا و مسیح کے ساتھہ محبت و غیر محبت کا کہیں تذکرہ نہیں ہوا اور
بڑی بھاری فروگذاشت ہوئی ہے حالانکہ قرآن شریف میں خداتعالی نے صاف فرمادیا ہے کہ کفار سے جو میرے
مغضوب لوگ ہیں ہرگز محبت نہ کرو اور تمہاری محبت اور عداوت محض میرے واسطے ہو یعنی جس شخص سے میں
راضی ہوں تم بھی اوس سے محبت کرو اور جس سے میں ناراض ہوں تم بھی اوس سے نفرت کرو۔ سو یہہ بات واقعی ہے کیونکہ دوست
کے دشمن سے محبت کرنی یا دوست کے دوست سے دشمنی کرنی عین دوست سے دشمنی کرنی ہے۔ اور یہہ اسی فروگذاشت کا
نتیجہ ہے کہ بعض عیسائی مسیح کے اس قول کہ "اپنے دشمنوں کو پیار کرو" یا اسکے ہم مثل اقوال سے عام محبت یعنی غیر مذہب کے لوگوں
سے محبت کرنیکی سند پکڑتے ہیں حالانکہ یہہ اونکی محض خام خیالی ہے کیونکہ غیر عیسائیوں اور اون لوگوں سے جو عیسائی
تعلیم کے برخلاف ہیں صریحاً نفرت کرنے اور کنارہ کش رہنے کا حکم ہے۔ دیکھو نامہ دوم یوحنا باب ۱ آیت ۱۰۔ اگر کوئی
تمہارے پاس آوے اور یہہ تعلیم نلاوے تو اوسے گھر میں آنے نہ دو اور اوسے سلام نہ کرو کیونکہ جو کوئی اوسے سلام کرتا
ہے اوسکے برے کاموں میں شریک ہوتا ہے۔ نامہ ا قرنتیان باب ۱۶ آیت ۱۷ تم اون لوگوں پر جو اس تعلیم کے برخلاف
جو تمنے پائی پھوٹ پڑنے اور ٹھوکر کھانے کے باعث ہیں لحاظ رکھو اور اونسے کنارے رہو۔ انتہی۔ اور ظاہر ہے کہ جب
انجیل کے برخلاف والوں سے یہانتک کنارہ کشی کا حکم ہے کہ اونکو گھر میں آنے دینے اور سلام تک کرنیکی اجازت نہیں
تو پھر محبت کی کہاں گنجائش رہی اور اسکی کسطرح اجازت ہوئی۔ علاوہ اسکے یہاں دشمنوں سے ہم مذہب دشمن مراد
ہیں اور یہہ اظہر من الشمس ہے کہ جسطرح ہندو مسلمان وغیرہ مذاہب کے لوگوں کا دنیاوی معاملات کے باعث اپنے ہم
مذہب بھائیوں کے ساتھہ اکثر عداوت و دشمنی رہتی ہے اسیطرح عیسائی لوگ بھی دنیاوی معاملات کے باعث آپس میں ایک
دوسرے سے حسد و عداوت رکھکر ایکدوسرے کے دشمن بنتے ہیں سو حضرت مسیح اسی دشمنی کے دور کرنے اور آپس میں محبت
کرنے کی تاکید فرماتے ہیں۔ سیوم اپنے دینی بھائی سے محبت کرنے کی علامت عیسوی تعلیم میں بالکل مفقود ہے بخلاف
محمدی تعلیم کے اوسمیں حضرت نے کس وضاحت سے ٹھرایا ہے کہ کوئی بندہ پورا ایماندار نہوگا تاوقتیکہ وہ اپنے
بھائی کیلئے وہ بات پسند نکرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

فصل یازدہم

بیان مذمت اور عبادت میں اخلاص کی ترغیب و تاکید

Marfat.com

کلام مسیحؑ - انجیل متی باب ۶ - آیت ۱ - خبردار تم اپنے نیک کامونکو لوگونکے سامنے دکھلانے کے لئے نکرو نہین تو تمہارے باپ سے جو آسمان پر ہے اجر نہ ملیگا - ۲ - اسلئے جبکہ تو خیرات کرے تو اپنے سامنے تُرہی مت بجا جیسے ریاکار عبادتخانون اور رستون مین کرتے ہین تاکہ لوگ اونکی تعریف کرین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا اجر پا چکے - ۳ - پر جب تو خیرات کرے تو چاہئے کہ تیرا بایان ہاتھ نہ جانے جو تیرا دایان ہاتھ کرتا ہے ۴ تاکہ تو خیرات تیری پوشیدہ رہے اور تیرا باپ جو پوشیدہ دیکھتا ہے خود ظاہر مین تجھے بدلہ دیوے - ۵ - اور جب تو دعا مانگے ریاکارون کی مانند مت ہو کیونکہ وے عبادتخانون مین اور رستون کے کونون پر کھڑے ہو کر دعا مانگنے کو دوست رکھتے ہین تاکہ لوگ اونہین دیکھین مین تم سے سچ کہتا ہون کہ وے اپنا بدلہ پا چکے - ۶ لیکن جب تو دعا مانگے اپنی کوٹھری مین جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی مین ہے دعا مانگ اور تیرا باپ جو پوشیدہ دیکھتا ہے ظاہر مین تجھے بدلہ دیگا - ۷ - اور جب دعا مانگتے ہو غیر قومون کی مانند بیفائدہ بکبک مت کرو کیونکہ وے سمجھتے ہین کہ اونکی زیادہ گوئی سے اونکی سنی جائیگی ۹ - سو تم اسطرح دعا مانگو کہ اے ہمارے باپ جو آسمان پر ہے تیرے نام کی تقدیس ہو - ۱۰ - تیری بادشاہت آوے تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی آوے ۱۱ ہماری روزینہ کی روٹی آج ہمکو بخش ۱۲ - اور جسطرح ہم اپنے قرضدارونکو بخشتے ہین تو اپنے قرض ہمکو بخش دے ۱۳ - اور ہمین آزمایش مین نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا کیونکہ بادشاہت اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی ہین آمین - ۱۶ - اور جب تم روزہ رکھو مکارون کی مانند اپنا چہرہ اوداس نہ بناؤ کیونکہ وے اپنا مونہہ بگاڑتے ہین کہ لوگ اونہین روزہ دار جانین - ایضا - باب ۵ - آیت ۸ - مبارک وے جو پاکدل ہین کہ وے خدا کو دیکھینگے

کلام حواریین - نامہ رومیان باب ۱۲ - آیت ۸ - وہ جو خیرات بانٹتا ہے صاف دلی سے بانٹے

کلام الہی - پارہ والمحصنت - سورہ نسا - رکوع ۲۱ - اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا - تحقیق منافق لوگ فریب دیتے ہین اللہ کو اور وہ فریب دیگا انکو اور جب کھڑے ہوتے ہین نماز مین کھڑے ہوتے ہین کاہلی سے دکھلاتے ہین لوگونکو اور نہین یاد کرتے اللہ کو مگر تھوڑا - پارہ عم - سورہ ماعون - فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ - پس افسوس ہے واسطے اون نمازیون کے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین اور جو دکھاوے کے لئے پڑھتے ہین اور برتنے کی چیز مانگا لوگونکو نہین دیتے - پارہ حم سورہ محمد رکوع ۴ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

Marfat.com

اے لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا اور مت باطل کرو اپنے عملوں کو دکہاوے سے۔
پارہ والمحصنت سورہ نسا۔ رکوع ۶ - وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ اور نہیں اللہ اون لوگونکو
دوست نہیں رکہتا جو دکہاوے کو اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ پارہ تلک الرسل سورہ آل عمران۔ رکوع ۳۶ - يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ - اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت باطل کرو تم اپنی خیراتوں کو ساتہہ نہورے اور ایذا کے مانند اوس شخص کے جو خرچ کرتا ہے اپنے مال کو واسطے دکہلانے لوگوں کے اور نہیں ایمان لاتا ساتہہ اللہ اور دن پچہلے کے پس مثال اوسکی مانند مثال اوس شخص کی ہے جس پر ہو مٹی پس پہونچے اوسکو سخت مینہہ پس کر دیوے اوسکو صاف۔ نہیں قدرت پاتے اہل ریا کسی چیز پر جسکو کمایا اونہوں نے اور اللہ راہ نہیں دکہاتا قوم کافرونکو۔ اور مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنا مال اللہ کی رضامندی چاہنے کو اور خوب پکا ارادہ کرکے اپنے دلوں سے ایسی ہے جیسی مثال ایک باغ کی جو بلندی پر ہو پہونچے اوسمیں بارش تو لاوے پہل اوسکے دگنے اگر نہ پہونچے اوسپر بارش تو شبنم ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کا دیکہنے والا ہے۔ ایضاً۔ رکوع ۳۷ - اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ - اگر ظاہر کرو تم خیرات کو تو اچہا ہے اور اگر چہپاؤ تم اوسکو اور فقیروں کو دیدو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے اور دور کرتا ہے تم سے گناہ تمہارے اور اللہ تمہارے اعمال پر خبردار ہے۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ - اور جو دیتے ہو تم خیرات سو تمہارے ہی لیے ہے اور نہیں لائق کہ خرچ کرو تم مگر اللہ کی رضامندی چاہنے کے لیے اور جو کچہہ دوگے تم خیرات پوری کیجاویگی تمہارے لیے (یعنے اوسکا ثواب تمہیں پورا پہنچایا جاویگا)

Marfat.com

خیرات اون لوگون کے لئے ہے جو روکے گئے ہین اللہ کے رستے مین نہین طاقت رکہتے زمین مین چلنے کی جانتا ہے اونکو ناواقف دولتمند نہ مانگنے کی وجہ سے تو پہچان لیگا اونکو اونکے چہرے سے نہین سوال کرتے لوگون سے اصرار کے ساتھہ اور جو کچھہ دوگے تم خیرات تو اللہ اوسکا علیم ہے۔ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین مال اپنے رات مین اور دن مین چھپاکر اور علانیہ تو اونکے لئے اونکا اجر ہے اونکے رب کے پاس اور نہوگا خوف اونپر اور نہ وہ رنجیدہ ہونگے۔ تفسیرون مین لکھا ہے کہ یہہ آیت اوسوقت نازل ہوئی تہی کہ جب حضرت ابابکر صدیق نے خدا کی راہ مین چالیس ہزار دینار بطور پر کہ دس ہزار دینار خفیہ اور دس ہزار علانیہ اور دس ہزار رات کے وقت اور دس ہزار دن کے وقت خیرات کئے تہے۔ پارہ ۸ ولواننا۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۷۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔ دعا مانگو تم اپنے رب سے عاجزی کے ساتھہ اور پوشیدہ تحقیق وہ دوست نہین رکہتا حد سے نکلجانیوالونکو اور مت فساد کرو زمین کے اندر بعد اوسکی درستی کے اور پکارو اللہ کو خوف اور طمع سے۔ پارہ ۹ قال الملاء۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۲۴۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ یاد کرو اپنے پروردگار کو اپنے دلمین عاجزی اور ڈر اور کم آواز سے صبح اور شام کو اور غافلان ذکر خدا سے مت ہو پارہ ۸ ولواننا۔ سورہ اعراف۔ رکوع ۳۔ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ کہدے محمد حکم کرتا ہے میرا پروردگار ساتھہ انصاف کے اور سیدھے کرو اپنے مونہہ کو طرف کعبہ کی ہر نماز کے وقت اور پکارو اوسکو خالص کر کے واسطے اوسکی عبادت کو۔ پارہ ۲۳ ومالی۔ سورہ زمر۔ رکوع ۱۔ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ پس بندگی کر اللہ کی خالص کر کر واسطے اوسکے عبادت خبردار ہو واسطے اللہ ہی کے ہے عبادت خالص۔ رکوع ۲۔ قُلْ اِنِّيْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ۔ کہدے محمد کہ مین حکم کیا گیا ہون کہ عبادت کرون اللہ کی خالص کر کر واسطے اوسکی عبادت۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم۔ سورہ مومن۔ رکوع ۲۔ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ پس پکارو اللہ کو خالص کر کر واسطے اوسکی عبادت کو اگرچہ ناخوش ہوین کافر لوگ۔ رکوع ۷۔ هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وہی زندہ ہے نہین کوئی معبود سوا اوسکے پس پکارو اوسکو خالص کر کر واسطے اوسکی عبادت کو سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار عالمون کا ہے۔ پارہ ۲۱ اتل مااوحی۔ سورہ لقمان۔ رکوع ۳۔ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى

وَاِلَی اللّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ - اور جو کوئی خالص کرے اپنے عمل کو خدا کی طرف اور وہ نیکی کرنیوالا ہے تو بیشک
اوسنے محکم پکڑی دستاویز مضبوط اور اللہ کی طرف ہے بازگشت سب کاموں کی - پارہ عم سورہ بینہ - رکوع ١ -
وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ
وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ - اور نہیں حکم کئے گئے مگر یہہ کہ عبادت کریں اللہ کو خالص کرکر واسطے اوسکے دین کو تابع
ابراہیم کے اور قائم رکہیں نماز اور دین زکوۃ اور یہہ ہے دین لوگوں قائم رہنے والوں کا - پارہ ١٩ وقال الذین
سورہ شعرا - رکوع ٥ - یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ - اوسدن نہ فائدہ دیگا
مال اور نہ بیٹے لیکن صاحب فائدہ کا وہ ہے جو لاوے اللہ کے پاس دل بے عیب اور پاک - پارہ ٢٦ حم سورہ ق رکوع
٣ - وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ہٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِکُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ
بِالْغَیْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبٍ - اور نزدیک کیا جاویگا بہشت پرہیزگاروں کے اور کہا جاویگا یہہ وہی ہے جسکا تم
وعدہ دیئے گئے تہے تیار کیا ہے ہنے واسطے رجوع کرنیوالے اور نگاہ رکہنے والے احکام الٰہی کے جو ڈرتا ہے اللہ سے پوشیدگی
مین اور آتا ہے دل رجوع کرنیوالے خالص سے +

دعاؤں کی نسبت اسطرح پر مانگنے کا اشارہ ہوا ہے - سورہ فاتحہ - اِہْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ - دکہا ہمکو راہ سیدہی راہ اون لوگوں کی کہ انعام کیا
ہے تونے اونپر نہ راہ اونکی جنپر غضب کیا ہے تونے اور نہ گمراہوں کی - پارہ ٢ سیقول سورہ بقر - رکوع ٢٥ - رَبَّنَا اٰتِنَا
فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا اور آخرت مین
نیکی اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے - پارہ ٣ تلک الرسل سورہ آل عمران رکوع ١ - رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ
ہَدَیْتَنَا وَہَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَہَّابُ - اے پروردگار ہمارے مت ٹیڑہا کر ہمارے
دلونکو بعد اسکے کہ راہ دکہائی ہمکو تونے اور عطا کر اپنے پاس سے رحمت تحقیق توہی عطا کرنیوالا ہے - رکوع ٢
وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اور اللہ
دیکہنے والا ہے بندوں کو جو کہتے ہیں اے رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش ہمارے گناہ اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے
پارہ ٤ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ١٥ - رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ - اے رب ہمارے بخش ہمارے لئے گناہ ہمارے اور زیادتی ہماری کام مین اور ثابت
رکہہ قدم ہمارے اور مدد دے تو ہمکو کافروں پر - پارہ ٩ قال الملاء - سورہ اعراف - رکوع ١١ - رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا

Marfat.com

بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ - ای پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہماری اور درمیان ہماری قوم کی ساتھ حق کی اور تو بہت عمدہ حکم کرنیوالا ہی - پارہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ - سورہ کہف - رکوع ۱ - رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا - ای رب ہمارے دی ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر واسطے ہماری کام ہماری بہلائی سے +

کلام رسول مقبول ؑ - مشکوۃ باب الریاء فصل ۱ - عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ النَّبِیُّ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ یُّرَائِیْ یُرَائِیْ اللّٰهُ بِهٖ متفق علیہ - جندب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص کہ عمل کرے واسطے سنانے کے تاکہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کریگا اللہ عیب اسکے اور رسوا کریگا اسکو اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکہانے کے دکہائیگا اللہ عمل بد اسکے جو پوشیدہ رکہتا ہے - ایضاً - فصل ۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ - رواہ البیہقی - عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص سناوے لوگوں کو عمل اپنے سناویگا اللہ اسکے عمل ریائی کو اپنی خلق کی کانوں میں اور حقیر و ذلیل کریگا اسکو - ایضاً - فصل ۳ - عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؐ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَكَ - رواہ احمد - شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسنے دکہلاوے کے لئے نماز پڑہی پس تحقیق اوسنے شرک کیا اور جسنے دکہلاوے کے لئے روزہ رکہا پس تحقیق اوسنے شرک کیا اور جسنے دکہلاوے کے لئے صدقہ دیا پس اوسنے شرک کیا - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؐ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰی فِی الْعَلَانِیَةِ فَاَحْسَنَ وَاِذَا صَلّٰی فِی السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هٰذَا عَبْدِیْ حَقًّا - رواہ ابن ماجہ - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تحقیق بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہے ظاہر میں پس جسطرح پڑہتا ہے اور جب پڑہتا ہے پوشیدہ تب بہی اسیطرح پڑہتا ہے تو فرماتا ہے اللہ تعالی یہہ ہے بندہ میرا ساتھ صدق و راستی کے - ایضاً - کتاب الرقاق - فصل ۲ - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِیْ عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِّنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِی السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِی النَّاسِ لَا یُشَارُ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلٰی ذٰلِكَ ثُمَّ نَقَدَ بِیَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِیَّتُهٗ قَلَّتْ بَوَاكِیْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ - رواہ احمد - ابی امامہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ بہت قابل رشک یعنی بہت اچہا حال و مال کے میری دوستوں سے میری نزدیک البتہ مومن ہے سبکبار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سے اچہی

بندگی اپنے رب کی اور اطاعت کرتا ہے اوسکی پوشیدگی وخلوت مین اور وہ گمنام ہے لوگون مین نہین اشارہ
کیا جاتا اوسکی طرف ساتھ اونگلیون کے اور ہے روزی اوسکی بقدر کفایت کے پس صبر وقناعت کی اوس
پھر چٹکی بجائی حضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے (جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب ہونے کسی چیز کے بجاتے ہین) پھر فرمایا
کہ جلدی کی گئی اوسکی موت مین کم ہین عورتین رونیوالیان اوسکی مرنے پر کم ہے میراث اوسکی مشارق الانوار
باب الثامن - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ
اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا
فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ
وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ
عَیْنَاهُ - متفق علیہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ سات شخص ہین جنکو خدا اپنے سایہ مین رکھیگا جس
دن اوسکے سایہ کے سوا کہین سایہ نہوگا - ایک تو منصف سردار - دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے خدا کی
بندگی مین مشغول ہوا تیسرا وہ مرد جسکا دل مسجدون یعنی عبادتگاہون مین عبادت کیلئے لگا رہتا ہے - چوتھے وے دو مرد
جو خدا ہی کیلئے آپسمین محبت رکھتے ہین ملتے ہین تو اسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اسی پر - پانچوان وہ مرد جسکو ما
باعزت خوبصورت عورت نے بلایا سو اوسنے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون - چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو ایسا
چھپایا کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتھ نے - ساتوان وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا
خالی مکان مین سو جاری ہوگئین اوسکی دونون آنکھین خدا کے خوف سے - مشکوٰة باب تنزیہ الصوم فصل ا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ
یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ - رواہ البخاری - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو روزہ مین بہتان کرنا اور
جھوٹ واہی تباہی باتین نچھوڑے اور اوسکے کام سے باز نہ آوے تو اللہ کو اوسکے کھانا پینا چھوڑنے (یعنے روزہ
رکھنے کی) کچھ پرواہ نہین - ازدی کتاب الضعفا - عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ یُّفْطِرْنَ الصَّائِمَ
اَلْكَذِبُ وَالْغِیْبَةُ وَالنَّمِیْمَةُ وَالْیَمِیْنُ الْكَاذِبَةُ وَالنَّظَرُ بِشَهْوَةٍ - پانچ چیزین روزہ دار کا روزہ توڑ
دیتی ہین جھوٹ اور غیبت اور چغلی اور جھوٹی قسم اور شہوت سے دیکھنا - مشکوٰة باب الریا والسمعة فصل ا
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ
وَاَعْمَالِكُمْ - رواہ مسلم - ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ خدا تمہاری صورتون اور تمہاری مالون

Marfat.com

ہین دیکھتا لیکن تمہاری دلون اور کامونکو دیکھتا ہی یعنی بدن پاک لی اور خالص نیت کو ظاہر کی صفائی
اچھا اعتبار نہین۔ مشارق الانوار باب الثانی۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلَا وَ اِنَّ
فِی الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ
متفق علیہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جان رکھو بیشک بدن مین ایک گوشت کا ٹکڑا ہی
جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہی۔ مشکوۃ۔ باب
تصحیح النیة۔ فصل ا۔ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَلِکُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰی متفق علیہ
عمر سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ عملون کا اعتبار نیتون سے ہی اور ہر ایک کو لئے وہی ہی جو اسنے نیت کی

اقوال صحابہ۔ احیاء العلوم۔ جلد ۴۔ کتاب النیة والاخلاص وکتب عمر بن الخطاب الی ابی موسی
الاشعری من خلصت نیتہ کفاہ اللہ تعالی ما بینہ وبین الناس۔ عمر خطاب نے ابی موسی اشعری کی طرف
لکھا کہ جسکی نیت پاک صاف ہی تو اسکو اللہ تعالی اس بات کو کفایت کر دیتا ہی جو اوسمین اور لوگون مین ہی۔
وقال زید بن حارثة اذا استوت سریرة العبد وعلانیتہ فذلک النصف وان کانت سریرتہ
افضل من علانیتہ فذلک الفضل وان کانت علانیتہ افضل من سریرتہ فذلک الجور۔ زید بن
حارثہ نے کہا کہ جب بندہ کا پوشیدہ و ظاہر یکسان ہوتا ہے یہ عدل ہی اور جب پوشیدہ کی بہتر ہو ظاہر سے تو اسکا
نام فضل ہی اور اگر ظاہر بہتر ہو پوشیدہ سے تو اسکا نام جور ہی۔ وقال ابو ھریرة یبعثون یوم القیامة علی
قدر نیاتہم۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ اپنی نیتون کے اندازہ پر اوٹھائے جاوینگے۔ وقال عمر بن
الخطاب افضل الاعمال اداء ما افترض اللہ تعالی والورع عما حرم اللہ تعالی وصدق النیة فیما
عند اللہ تعالی۔ عمر خطاب نے فرمایا کہ بہتر عملون کا ادا کرنا اوس چیز کا ہی جو خدا نے فرض کی ہی اور پرہیز کرنی
اوس چیز سے جو خدا نے حرام کی ہی اور سچی نیت رکھنی اوس چیز مین جو خدا کی نزدیک ہی۔ منبہات۔ باب الثلاثی
وعن علی وکانوا من قبلنا یتواصون بثلث خصال ویتکاتبون بہا من عمل لآخرتہ کفاہ اللہ امر
دینہ ودنیاہ ومن احسن سریرتہ احسن اللہ علانیتہ ومن اصلح ما بینہ وبین اللہ اصلح اللہ
ما بینہ وبین الناس علی نے فرمایا کہ پہلے لوگ وصیت کیا کرتے تھے تین خصلتون کی اور لکھا کرتے تھے اور
وہ یہ ہین کہ جو کام آخرت کا کریگا اللہ اوسکے کام دین اور دنیا کی بنائیگا اور جو اپنا باطن سنواریگا اللہ اوسکا
ظاہر سنواریگا اور جسنے درست کیا اپنا معاملہ اللہ کے ساتھ درست کریگا اللہ معاملہ اوسکا لوگون کے ساتھ۔

[illegible] لا خشوع فيها لا خير في صوم لا [illegible]
[illegible] حسین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عمر بن خطاب [illegible]
[illegible] خشوع في [illegible] خشوع [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] يعطي العبد على نيته ما لا يعطيه على عمله لان نيته لا رياء فيها۔ [illegible]
[illegible] اوسی عمل کرنے پر نہین دیتا کیونکہ نیت مین کوئی دکہاوا نہین ہو سکتا

وجہ ترجیح تعلیم محمدی

[illegible] قرآن سے جو تعلیم مذکور ہوئی ہے [illegible] روشن ہے کہ محمدی تعلیم عیسوی تعلیم پر بھی ترجیح رکھتی ہے [illegible] تعلیم محمدی مین جملہ عبادات وخیرات دو قسم کی بیان ہوئی ہین۔ ایک فرضی دوم نفلی سو فرضی عبادات کا تو پاک دل اور خالص نیت سے محض واسطے رضامندی اپنے خالق کے ظاہرا ادا کرنا اور نفلی عبادات کا پوشیدہ بجا لانا بہتر ہے لیکن انجیل مین ظاہر کی ممانعت ہو کر خاص حکم ہوا ہے کہ عبادت وخیرات بالکل پوشیدہ ادا کرو [illegible] پاک دل اور صاف نیت سے ظاہرا خیرات یا عبادت ادا کرنے مین حاصل ہو سکتی ہین وہ پوشیدہ کرنے مین مفقود ہو گئی چنانچہ اگر خیرات یا عبادت ظاہرا پاک دل سے ادا کی جاوے تو امید ہے کہ دیکھا دیکھی اور لوگون کو بھی اس کے کرنے کی ترغیب ہو گی۔ دوم امید ہے کہ ایسا کرنے سے شاید بخیل و بے نماز لوگ بھی اپنے بخل وغفلت سے شرمندہ ہو کر توبہ اختیار کرین۔ سوم۔ فرضی خیرات وعبادات کو ظاہرا ادا کرنے مین اور سکے

ترک کی تہمت سے بچاؤ ہے +

فصل دوازدہم

جمع کرنے مال اور بخل کی مذمت اور انفاق فی سبیل اللہ اور قناعت کی ترغیب

کلام مسیح۔ انجیل متی باب ۶۔ آیت ۱۹۔ مال اپنے واسطے زمین پر جمع نکرو جہان کیڑا اور مورچہ خراب کرتی ہین اور جہان چور سیندہ دیکے چراتے ہین۔ ۲۰ بلکہ مال اپنے لئے آسمان پر جمع کرو جہان نہ کیڑا نہ مورچہ خراب کرتا ہی اور نہ چور سیندہ دیکے چراتے ہین ۲۱ کیونکہ جہان تمہارا خزانہ ہے وہین تمہارا دل بہی لگا رہیگا۔ ۲۵ تم خدا اور دولت دونون کی خدمت نہین کرسکتے +

کلام حواریین۔ نامہ عبرانیان۔ باب ۱۳۔ آیت ۵۔ تمہارا چلن لالچ کا نہو وے اور جو موجود ہے اوسی پر قناعت کرو کیونکہ اوسنے آپ کہا ہی کہ مین تجہے ہرگز نہ چہوڑونگا۔ ۱۶ اور سخاوت اور بہلائی کرنی نہ بہولو۔ نامہ یعقوب باب ۴۔ آیت ۴۔ پس جو کوئی دنیا کا دوست ہوا چاہتا ہی وہ آپکو خدا کا دشمن ٹہراتا ہی۔ نامہ تیمطاوس باب ۶۔ آیت ۱۰۔ کیونکہ زر کی دوستی ساری برائیونکی جڑ ہی ۱۷۔ اس جہان کے دولتمندونکو حکم کر کہ بلند پروازی نکرین اور بے بنیاد دولت پر بہروسہ نکرین۔ ۱۸۔ اور یہہ کہ وے نیکوکاری کرین اور بہلے کام سے دولتمند ہوین اور سخاوت پر تیار اور بانٹنے پر مستعد ہووین۔ نامہ پطرس باب ۴۔ آیت ۱۰ ہر ایک جسقدر اوسکو نعمت ملی ہے اوسی کو خدا کی طرح طرح کے فضل کے اچہے مختار ہوکر ایکدوسرے کی خدمت مین خرچ کرے۔ ۱۱۔ اگر کوئی خدمت کرے تو اتنی کرے جتنا اوسے خدا نے مقدور دیا ہی۔ نامہ یوحنا باب ۲۔ آیت ۱۵۔ دنیا کی محبت نرکہو نہ اون چیزونکی جو دنیا مین ہین

کلام الہی۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ توبہ۔ رکوع ۵۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ اور جو لوگ بند کرتے ہین سونا اور چاندی اور نہین خرچ کرتے اوسکو خدا کی راستے مین پس خوشخبری دے اونکو ساتہہ عذاب دردینے والے کے۔ پارہ ۳۰ عم۔ سورہ ہمزہ۔ رکوع ۱۔ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ۔ وائے ہے واسطے ہر غیبت کرنیوالے عیب لگانیوالے کے جسنے اکٹہا کیا مال کو اور گنتا رہا اوسکو جانتا ہے کہ مال اوسکا رہیگا اوسکے لئے نہین نہین بلکہ ڈالا جاویگا حطمہ مین۔ پارہ ۱۱ یعتذرون۔ سورہ یونس۔ رکوع ۶۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ۔ کہہ ساتہہ فضل خدا اور اوسکی رحمت کے ہی چاہیے کہ خوش ہون وہ بہتر ہے مال کے جمع کرنے سے۔ پارہ ۴ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۸۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ - اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو اللہ نے اپنے فضل سے وہ
بہتر ہے اونکے لیے بلکہ وہ برا ہے اونکے لیے البتہ طوق پہنائی جاویگی وہ چیز کہ بخیلی کی ہے ساتھ اوسکی قیامت کے روز
پارہ ۴ لن تنالوا سورہ نساء رکوع ۲ - إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَ
يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ - تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اوس شخص
کو کہ تکبر کرنیوالا شیخی کرنیوالا ہے وہ جو بخیلی کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو بخیلی کا اور چھپاتے ہیں اوسکو جو اللہ نے
اونکو اپنے فضل سے دیا ہے - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم سورہ حدید رکوع ۳ - وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ الَّذِينَ
يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ اور اللہ دوست نہیں رکھتا ہر ایک تکبر کرنیوالے شیخی کرنیوالے کو وہ جو بخل
کرتے اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو بخل کا - پارہ ۲۸ قد سمع اللہ سورہ حشر رکوع ۱ - وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جاوے (یعنی اپنے نفس کو مال کی محبت سے بچاوے) پس ایسے
ہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں - پارہ ۳۰ عم سورہ ماعون رکوع ۱ - وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ اور واسطے ویل ہے اون لوگوں کے
ہے جو منع کرتے ہیں (یعنی نہیں دیتے) برتنے کی چیز - پارہ ۱۵ سبحن الذی سورہ بنی اسرائیل رکوع ۳ - وَلَا تَجْعَلْ
يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا - اور مت کر اپنے ہاتھ کو
گردن کی طرف بندھا ہوا اور مت کھولدے اوسکو نہایت کھولدینا (یعنی نہ حد سے زیادہ بخل کر اور نہ حد سے زیادہ خرچ کر)
کہ پس بیٹھ رہیگا تو ملامت کیا ہوا تھکا ہوا - پارہ ۲۶ حم سورہ محمد رکوع ۴ - هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ وَمَنْ يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ - خبردار
ہو تم اے لوگو بلائے جاتے ہو کہ خرچ کرو خدا کی راہ میں پس بعض تم میں سے وہ شخص ہوتا ہے کہ بخیلی کرتا ہے اور جو
کوئی بخیلی کرتا ہے پس اسکے نہیں کہ بخیلی کرتا ہے اپنے نفس سے کہ اوسکو ثواب سے محروم کرتا ہے اور اللہ بے پرواہ ہے
اور تم محتاج ہو - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم سورہ حدید رکوع ۲ - آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ
مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ - ایمان لاؤ اللہ اور اوسکے رسول پر اور
خرچ کرو اوس مال سے کہ کیا ہے تمکو جانشین پہلوں کا اوس میں پس جو لوگ کہ ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کیا مال
دیا اونکو بڑا ثواب ہے - پارہ ۲ سیقول سورہ بقر رکوع ۲۴ - وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ
إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ اور خرچ کرو خدا کے راستہ میں اور مت ڈالو اپنے تئیں کو ہلاکت

Marfat.com

کیطرف (یعنی بخل مت کرو) او نیکی کرو تحقیق اللہ تعالیٰ نیکی کرنیوالونکو دوست رکھتا ہی - پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر رکوع ۳۴ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ - ای ایمان والو خرچ کرو تم اوس چیز سے کہ دیا ہی ہمنی تمکو - ایضاً - رکوع ۳۷ - یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّاۤ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ لَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّاۤ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ - ای ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ اوس چیز سے کہ کمایا ہی تمنے اور اوس چیز سے کہ نکالا ہی ہمنی واسطی تمہاری زمین سے اور مت ارادہ کرو یہہ کہ خبیث کو اوسمین سے خرچ کرو اور تم نہین اوسکی لینیوالی مگر یہہ کہ چشم پوشی کرو اوسمین - پارہ ۲۷ قال فما خطبکم سورہ حدید - رکوع ۱ - وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور کیا ہی تمہاری لئی یہہ کہ نہ خرچ کرو خدا کی راستہ مین - پارہ ۳ تلک الرسل سورہ بقر - رکوع ۳۶ - مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ - مثال اون لوگون کی جو اپنی مال خدا کی راستہ مین خرچ کرتے ہین مثل ایک دانہ کی ہی کہ اگاوی سات بالین ہر ایک بال مین سو دانہ ہو اور اللہ دگنا کرتا ہی جسکی لئی چاہی اور اللہ کشائش والا جاننی والا ہی - وہ لوگ جو اپنی مال خدا کی راستہ مین خرچ کرتی ہین پہر اوسکی خرچ کرنی کی بعد نہین لاتی نہ احسان اور نہ ایذا اونکی لئی ہی ثواب انکا پاس انکی خدا کی اور نہین اونپر ڈر اور نہ وہ غمناک ہونگی - پارہ ۴ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱ - لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ - ہرگز نہ پہنچو گی بہلائی کو یہانتک کہ خرچ کرو اوس چیز سے کہ دوست رکھتی ہو اور جو کچھ کہ خرچ کرو تم کسی چیز سے پس تحقیق اللہ اوسکو جاننی والا ہے - پارہ ۲۰ امن - سورہ قصص - رکوع ۶ - وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتُهَا وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ - ای لوگو جو کچھ تم مال وغیرہ سے دئی گئی ہو پس وہ فائدہ زندگانی دنیا کا اور اوسکی زینت ہی اور جو ہین خدا کی نزدیک وہ اچہا اور بہت باقی رہنی والا کیا تم نہین سمجہتی - پارہ ۱۵ سبحن الذی - سورہ بنی اسرائیل - رکوع ۶ - اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا - مال اور بیٹی زندگانی دنیا کی آرائش ہین اور باقی رہنیوالیان نیکیان تیری پروردگار کی نزدیک بہتر ہین ثواب اور بہتر ہین امید رکہنی مین - موضح القرآن مین لکہا ہی کہ باقی رہنیوالی نیکیان یہہ ہین کہ مثلاً کسی کو علم سیکہا جاوی جو جاری رہی یا کوئی نیک رسم ڈال جاوی یا مسجد بنا جاوی -

Marfat.com

کوئی سرائے یا باغ وقف کر جاوے یا اپنی اولاد کو تربیت کر کے صالح چھوڑ جاوے۔ انتہی۔ تفسیر حسینی میں ہے
کہ امام قشیری نے فرمایا کہ باقیات صالحات وہ اعمال ہیں جو بغیر طمع دریا کے خالصاً لوجہ اللہ کئے جاویں تاکہ
ثمرہ ابد تک قائم رہے۔ پارہ ۵ والمحصنات۔ سورہ نسا۔ رکوع ۱۱۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ
لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا۔ کہہ اے محمد دنیا کی محبت رکھنے والوں کو کہ دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے اور آخرت اوس
شخص کے لئے بہتر ہے جو پرہیزگاری کرتا ہے اور نہ ظلم کئے جاؤ گے تاگے کی برابر یعنی تمہاری نیکیوں میں سے دھاگے کا قدر
جو بہت ہی بمقدار ہوتا ہے گھٹایا نہ جائیگا۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ توبہ۔ رکوع ۶۔ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ
الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ۔ کیا خوش ہوئے تم ساتھ زندگانی دنیا کے آخرت سے
پس نہیں فائدہ دنیا کا آخرت میں مگر تھوڑا۔ ولنعم ما قال ؎ متاع این جہان فانی ومعیوب + نعیم آنجہان باقی و
مرغوب + چراکس دولت باقی گذارد + بہ نعمتہائے فانی سر برآرد۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ سبا۔ رکوع ۵۔ وَمَا
اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ
بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ۔ اور نہیں مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری جو تمکو ہمارے نزدیک کرسکیں
مقرب شخص وہ ہے جو ایمان لائے اللہ پر اور اچھے کام کرے پس انہیں لوگوں کے لئے بدلہ دوگنا ہے بسبب اسکے جو کیا اونہوں
نے اور وہ بالاخانوں کے اندر بیخوف ہیں۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۱۳ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ
بَاقٍ جو کچھ تمہارے پاس ہے تمام ہوجاتا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے۔ پارہ ۲۵ الیہ یرد۔ سورہ شوری
رکوع ۳۔ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ جو کوئی چاہتا ہے کھیتی آخرت کی زیادہ دیتے ہیں ہم اوسکو کھیتی اور جو کوئی چاہتا ہے
کھیتی دنیا کی دیتے ہیں ہم اوسمیں سے اوسکو کچھ اور نہیں اوسکے لئے آخرت میں کچھ حصہ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ حدید
رکوع ۳۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ
كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ اے دنیا کے طالبو تم جانو یہ کہ زندگانی
دنیا کی ایک کھیل ہے اور دل بہلاؤ اور بناؤ کرنا ہے اور آپسمیں بڑائی کرنی اور مالوں و اولاد میں زیادتی کرنی ہے اور
تم جانو یہ کہ زینت دنیا کی جلدی دور ہو جائیگی مثل مینہ کی کہ خوش لگتا ہے کھیتی کرنیوالوں کو اوسکا اگنا پھر زور
سے اوٹھتی ہے پس تو دیکھتا ہے اوسکو زرد ہوئی پھر ہو جاتی ہے ریزہ ریزہ اور آخرت میں سخت عذاب ہے اوسکے لئے

Marfat.com

جو خدا کی بےفرمانی کرے اور خدا کی طرف سے بخشش اور رضامندی ہے اوسکو واسطے جو فرمانبرداری کرے اور زندگانی
دنیا کی محض اسباب غرور کا ہے۔ تفسیر بیضاوی اور مدارک میں لکھا ہے کہ خدا تعالی نے اس آیت میں ہونے دنیا
کے جلد زائل ہوجانے اور کم منفعت ہونے کی مثال کھیتی کے حال کے ساتھ بیان فرمائی ہے یعنے دنیا کا حال مثل
اوس کھیتی کے ہے جو بارش کے ذریعہ سے پیدا ہوکر قائم ہوئی اور کھیتی والے یا کافر لوگ اوس سے خوش ہوئے کیونکہ
وہ زینت دنیا سے زیادہ خوش ہوا کرتے ہیں اور مومن کا حال یہ ہے کہ جب کوئی تعجب انگیز چیز دیکھتا ہے تو
اوسکا فکر خدا کی قدرت کیطرف دوڑکر اوس سے خوش ہوتا ہے اور کافر نے جو دیکھا ہے اوس خوشی کر اوسکا فکر
اوس سے تجاوز نہیں کرتا اور اوسی میں غرق ہوجاتا ہے پھر وہ کھیتی خشک اور زرد ہوکر ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے

پارہ ۱۶ قال الم۔ سورہ کہف رکوع ۱۲۔ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا۔ کہہ کیا خبر دوں میں تمکو ساتھ ٹوٹا پانیوالوں کے عمل میں
لوگ کہ ضائع ہوئی اونکی سعی زندگانی دنیا میں اور وہ گمان کرتے ہیں یہ کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں ۔

کلام رسول مقبول ۴۔ مشکوۃ۔ کتاب الرقاق فصل ۳۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا
أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ۔ رواہ فی شرح السنہ۔ جبیر بن نفیر سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا کہ نہیں میں حکم کیا گیا اس بات کا کہ جمع کروں میں مال کو اور تجارت کرنے والا ہوں۔ عن عائشۃ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ۔ رواہ
عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دنیا گھر اوس شخص کا ہے جسکا آخرت میں کوئی گھر نہیں اور مال اوس شخص کا
ہے جسکا مال نہیں اور اوسکو وہ شخص جمع کرتا ہے جسکو عقل نہیں۔ طبرانی وحاکم۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم
لِبِلَالٍ إِذَا سُئِلْتَ فَلَا تَمْنَعْ وَإِذَا أُعْطِيتَ فَلَا تَخْبَأْ۔ رواہ الطبرانی والحاکم۔ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت
نے بلال کو فرمایا کہ جب کوئی تجھسے مانگے تو مت روک اور جب تجھکو دیا جاوے تو مت چھپا۔ مشکوۃ باب فضل الفقراء
فصل ۳۔ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ
مِنَ الْعَمَلِ۔ رواہ البیہقی۔ علی سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو شخص خدا سے راضی ہوا تھوڑے رزق کے ساتھ
ضرور خدا راضی ہوگا اوس سے تھوڑے سے عمل کے ساتھ۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَمَّا بَعَثَ بِهِ
إِلَى الْيَمَنِ قَالَ إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ۔ رواہ احمد۔ معاذ بن جبل سے روایت
ہے کہ جب اونکو حضرت نے یمن کیطرف قاضی بناکر بھیجا تو یہ حکم فرمایا کہ اپنے تئیں عیش وعشرت اور آسائش

Marfat.com

بچانا کیونکہ جو خاص بندے خدا کے ہین وہ عیش عشرت مین نہین رہتے - ایضاً کتاب الرقاق فصل ا - عن عبدِ اللہِ بنِ عمرٍو قالَ رسُولُ اللہِ قد افلحَ من اسلمَ ورُزِقَ کفافاً وقنّعہُ اللہُ بما اٰتاہُ - رواہ مسلم عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مراد کو پہونچا وہ شخص جو مسلمان ہوا اور اوسکو بقدر کفاف روزی ملی اور خدا نے جتنا اوسکو دیا اوسپر قناعت کی - وعن ابی ھریرۃ قال رسُولُ اللہِ لیس الغنیٰ عن کثرۃِ العرضِ ولٰکنّ الغنیٰ غنی النفسِ متفق علیہ ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ تونگری بہت سے مال و متاع مین نہین بلکہ حقیقت مین تونگری دل کی ہے - یعنی غنی اور تونگر اوسکا نام نہین جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو کیونکہ جتنا اسباب زیادہ اوتنی ہی احتیاج زیادہ ہو ۵ آنکہ غنی تر اند محتاج تر اند - حقیقت مین غنی اور بے پرواہ قناعت والا وہ ہے جسکا دل غنی ہے کیونکہ جب دل سے دنیا کی محبت جاتی رہی تو کچھ حاجت نہ رہی ۵ تونگری بدل ست نہ بمال - ایضاً باب التوکل والصبر فصل ا - عن ابو سعیدٍ ما رُزِقَ العبدُ رزقاً اوسعَ علیہِ من الصبرِ متفق علیہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہین دیا گیا بندہ کوئی روزی صبر سے زیادہ کشادگی اور وسعت مین - یعنی صبر اور قناعت کے برابر کوئی روزی نہین کیونکہ اگر قناعت نہین تو کتنا ہی مال ہو حرص نہین مٹتی ۵ اے قناعت تونگرم گردان + کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست - ایضاً - باب الامل والحرص فصل ا - عن ابنِ عمرَ قالَ اخذَ رسُولُ اللہِ ببعضِ جسدی فقالَ کن فی الدنیا کانّکَ غریبٌ او عابرُ سبیلٍ وعُدَّ نفسکَ من اھلِ القبورِ رواہ البخاری - ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت نے میرے مونڈھے پکڑکر فرمایا - کہ دنیا مین ہو مسافر کی طرح یا کہ جیسے راہ چلتا اور اپنی جان کو قبر والے مُردون مین گن رکھہ - عن ابنِ عباسٍ عن النبیِّ قال لو کانَ لابنِ اٰدمَ وادیانِ من مالٍ لابتغیٰ ثالثاً ولا یملأُ جوفَ ابنِ اٰدمَ الّا التُّرابُ ویتوبُ اللہُ علیٰ من تابَ - متفق علیہ - ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر بالفرض والتقدیر آدمی کے پاس دو جنگل مال سے بہرے ہوئے ہون تو البتہ اونکے ساتھہ تیسرے جنگل کو بہی تلاش کرتا اور آدمی کا پیٹ سوائے خاک کے نہین بہرتا اور اللہ راضی ہوتا ہے جو حرص و لالچ سے توبہ کرتا ہے +

اقوال صحابہؓ - منبہات - باب السباعی - وعن عثمانؓ انہ قال فی قولہ تعالیٰ وکان تحتہ کنز لھما کان ابوھما صالحاً قال الکنز لوح من ذھب علیہ سبعۃ اسطر مکتوب فی احداھا عجبتُ لمن عرف الحساب وھو یجمع مالاً وعجبتُ لمن عرف الموت وھو یضحک وعجبتُ لمن عرف الدنیا فانیۃ وھو یرغب فیھا وعجبتُ لمن عرف ان الامور بقدر وھو یغتم للفوات وعجبتُ لمن

Marfat.com

ف النار و هو یذنب و عجبت لمن عرف اللہ یقیناً و هو یذکر غیرہ و عجبت لمن عرف الجنۃ
یناً و هو یستریح بالدنیا و عجبت لمن عرف الشیطان عدواً فاطاعہ۔ حضرت عثمانؓ نے آیت کانَ
تحتہ کنز لھما کے بیان مین فرمایا کہ کنز ایک تختی سونے کی تھی اور اوسپر سات سطرین تھین لکھا ہوا تھا ایک مین تعجب
رتا ہون مین اوس شخص سے کہ پہچانا حساب کو اور جمع کرے مال کو اور تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ پہچانا موت
ر اور ہنستا ہے اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا دنیا کو فانی اور وہ اوسکی رغبت کرتا ہے اور تعجب کرتا ہون
ین شخص سے کہ پہچانا کہ کام ساتھ تقدیر کے ہین اور وہ غم کرے کسی چیز کی فوت ہونے سے اور تعجب کرتا ہون اوس
خص سے کہ پہچانا دوزخ کو اور گناہ کرے اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا اللہ کو ساتھ یقین کے اور یاد
رے اوسکے غیر کو اور تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا بہشت کو یقین سے اور وہ راحت پکڑے دنیا کے ساتھ
ر تعجب کرتا ہون اوس شخص سے کہ پہچانا شیطان کو دشمن پھر فرمانبرداری کرے اوسکی۔ احیاء العلوم۔ جلد ۳
م البخل۔ وقال عبد اللہ بن عمرؓ الشح اشد من البخل لان الشحیح ھو الذی یشح علی ما فی یدی
یرہ حتی یاخذہ ویشح بما فی یدیہ فیحبسہ والبخیل ھو الذی یبخل بما فی یدیہ۔ عبد اللہ بن عمرؓ
رماتے ہین کہ شح (حرص) بہ نسبت بخل کے زیادہ بری ہے کیونکہ شحیح (حریص) دوسرے کے مال پر بخل کرتا ہے اور اپنا
ال بھی نہین دیتا اور بخیل وہی ہے جو اپنے مال پر بخل کرتا ہے۔ ایضاً فضیلۃ السخا۔ قال علیؓ اذا اقبلت الدنیا
نفق منھا فانھا لا تفنی واذا ادبرت عنک فانفق منھا فانھا لا تبقی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہین کہ
دمی کے پاس دنیا آتی ہے جب بھی اوسمین سے خرچ کرے کیونکہ وہ خرچ کرنے سے جاتی نہ رہیگی اور اگر دنیا جاتی ہو
ب بھی خرچ کرنا چاہیے کیونکہ نہ خرچ کرنے سے پھر نہین جاویگی۔ ایضاً باب ذم المال۔ ووضع علی کرم اللہ وجھہ
درھماً علی کفہ ثم قال اما انک ما لم تخرج منی لم تنفعنی۔ حضرت علیؓ نے ایک درم اپنی ہتھیلی پر رکھکر فرمایا
کہ تو ایسی چیز ہے جبتک میرے پاس سے نہ دور ہوگا مجکو فائدہ نہ دیگا۔ منبہات۔ باب الخماسی۔ قال عمرؓ رایت
جمیع المال فلم ار مالاً افضل من القناعۃ۔ ملخصاً۔ یعنی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مینے سب مالونکو دیکھا مگر نہ دیکھا
اچھا مال قناعت سے۔ احیاء العلوم۔ جلد ۴۔ بیان فضیلۃ خصوص الفقراء۔ قال ابن مسعودؓ ما من یوم
الا وملک ینادی من تحت العرش یا ابن ادم قلیل یکفیک خیر من کثیر یطغیک۔ ابن مسعودؓ
فرمایا ہے کہ ہر روز ایک فرشتہ عرش کے نیچے آواز کرتا ہے کہ اے ابن آدم وہ تھوڑا جو کفایت کرے تجکو اوس بہت سے بہتر ہے
جو تجکو سرکش بنا دے۔ وقال ابو الدرداءؓ ما من احد الا وفی عقلہ نقص وذلک انہ اذا اتتہ الدنیا

بالزیادۃ ظل فرحًا مسرورًا واللیل والنہار دائمان فی ہدم عمرہ ثم لا یحزنہ ذلک ویح ابن ادم ما ینفع مال یزید وعمر ینقص ابوالدرداؓ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص کی عقل مین فتور ہے کیونکہ اگر دنیا زیادہ ہاتھ آتی ہے تو وہ خوش ہوتا ہے حالانکہ عمر اوسکی ہمیشہ کم ہوتی ہے اور وہ غمگین نہین ہوتا۔ افسوس ابن آدم نہین فائدہ دیتا مال جو زیادہ ہوا اور عمر کم ہو۔ منبہات - باب الثلاثی - وعن عثمانؓ من ترک الدنیا احبہ اللہ تعالیٰ عثمانؓ نے فرمایا ہے کہ جسنے چھوڑا دنیا کو دوست رکہا اوسکو اللہ نے۔ احیاء العلوم جلد ۳ - باب ذم الدنیا - قال ابن مسعودؓ ما اصبح احد من الناس الا وھو ضیف ومالہ عاریۃ فالضیف مرتحل والعاریۃ مردودۃ - ابن مسعودؓ فرماتے ہین کہ ہر ایک آدمی مہمان ہے اور اوسکا مال امانت ہے پس مہمان ایک روز چل بسیگا اور امانت مالک کے پاس واپس جاویگی - وقال علی کرم اللہ وجہہ فی خطبتہ اوصیکم بتقوی اللہ والترک للدنیا التارکۃ لکم وان کنتم لا تحبون ترکھا المبلیۃ اجسامکم وانتم تریدون تجدیدھا فانما مثلکم ومثلھا کمثل سفر سلکوا طریقًا وکانہم قد قطعوہ وافضوا الی علم فکانہم بلغوہ وکم عسی ان یجری المجری حتی ینتہی الی الغایۃ وکم عسی ان یبقی من لہ یوم فی الدنیا وطالب حثیث یطلبہ حتی یفارقہا فلا تجزعوا لبؤسہا وضرائہا فانہ الی انقطاع ولا تفرحوا بمتاعہا ونعمائہا فانہ الی زوال عجبت لطالب الدنیا والموت یطلبہ وغافل ولیس بمغفول عنہ۔ حضرت علیؓ نے خطبہ مین ارشاد فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے ڈرو اور دنیا کو ترک کرو گو تمکو اوسکا چھوڑنا اچھا معلوم نہو مگر وہ تمکو چھوڑ دیگی تم اوسکو نیا کرنا چاہتے ہو اور وہ تمہارے جسمونکو پرانا کئے جاتی ہے تمہاری اور اوسکی مثال ایسی ہے جیسے مسافر کسی راہ مین چلین اور گویا اوسکو طے کر لین یا پہاڑ پر پہونچین اور اوسپر شتابی چڑہ جلین راہ تو چلتے چلتے کسی حد پر ختم ہو ہی جاتی ہے اور اکثر ایسا ہی ہے کہ جسکی بات دنیا مین بنی ہوئی ہے موت کا جلد یا بدیر آدہ اوسکے پیچھے ہے یہانتک کہ دنیا سے جدا ہو جاوے پس اوسکی تکلیف و نقصان مین مضطر نہونا چاہئے کہ اخیر کو منقطع ہو جاویگی اور نہ اوسکی متاع و دولت پر خوش ہونا چاہئے کہ وہ بھی اخیر کو جاتی رہیگی مجھے طالب دنیا سے بڑا تعجب ہے کہ وہ تو طالب دنیا ہے اور موت اوسکی طالب ہے اور غافل پر تعجب ہے کہ اوسکو غفلت ہے مگر اوسکی حالت سے غفلت نہین کیجاویگی ؂

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

اس فصل مین انجیل اور قرآن شریف وغیرہ سے جو تعلیم درج ہوئی ہے ناظرین خود انصاف کر سکتے ہین کہ مذمت جمع مال و بخل و فضیلت انفاق فی سبیل اللہ اور ترک دنیا وطمع وغیرہ کے باب مین جسقدر قرآن شریف و احادیث

نبوی اور قوال صحابہ مین ارشاد ہوا ہی انا جیل و نامجات مین اوسکا عشر عشیر بھی نہین ہی - پس اس بارہ مین بھی بسبب کثرت تاکید اور وضاحت و تفصیل کے محمدی تعلیم ہی کو ترجیح و فوقیت حاصل ہے +

فصل سیزدہم

توکل کی فضیلت اور ترغیب مین

کلام مسیح - انجیل متی باب ۶ - آیت ۲۵ - مین تم سے کہتا ہون کہ اپنی زندگی کیلئے فکر نہ کرو کہ ہم کیا کھائینگے اور کیا پئینگے - ۲۶ ہوا کے پرندونکو دیکھو وے نہ بوتے نہ لوتے نہ کوٹھیون مین جمع کرتے مین تو بھی تمہارا آسمانی باپ اونکو کھلاتا ہے کیا تم اونسے بہت بہتر نہین ہو ۳۱ - اسلئے یہہ کہکے فکر مت کرو کہ ہم کیا کھائینگے یا پئینگے - ۳۲ کیونکہ ان سب چیزون کی تلاش مین غیر قومین رہتی ہین اور تمہارا آسمانی باپ جانتا ہی کہ تم اون سب چیزون کے محتاج ہو - ۳۳ پر تم پہلے خدا کی بادشاہت اور اوسکی راستبازی کو ڈھونڈو تو یہہ سب چیزین بھی تمہین ملینگی ۳۴ پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل اپنی چیزون کی آپ ہی فکر کرلیگا - آج کا دکھ آج ہی کے لئے بس ہے +

کلام حواریین - نامۂ اول پطرس باب ۵ - آیت ۷ - اور اپنی ساری فکر اوسپر ڈالدو کیونکہ اوسکو تمہاری فکر ہے +

کلام الٰہی - پارہ لایحب اللہ - سورہ مائدہ - رکوع ۲ - وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ - اور ڈرو اللہ سے اور اللہ ہی پر چاہیے کہ ایمان والے توکل کرین - رکوع ۴ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ اور اللہ ہی پر توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو - پارہ قد سمع اللہ - سورہ تغابن رکوع ۱ - اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ - بجز اللہ کے اور کوئی معبود نہین اور اللہ ہی پر چاہیے کہ ایمان والے توکل کرین - پارہ اتل ما اوحی - سورہ احزاب - رکوع ۱ - وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور توکل کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ کارساز - ایضاً سورہ عنکبوت - رکوع ۶ - نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - بہت اچھا ہی ثواب اون عمل کرنیوالون کا جنہون نے سختی پر صبر کیا اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہین اور بہت سے جانور ہین جو نہین اوٹھائے پھرتے اپنی روزی خدا ہی اونکو اور تمکو روزی دیتا ہی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہی - اس موقع پر کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎ بست زفیض کرم ذوالجلال + مشرب ارزاق پر آب زلال + شاہ و گدا در رزق ہماں منفعت + از ہمہ برند - پارہ ومامن دابۃ - سورہ ہود - رکوع ۱ - وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا - ہر ایک زمین مین چلنے والے کی روزی پہونچانی اللہ ہی پر ہے - پارہ وما ابرئ - سورہ ابراہیم - رکوع ۲ - وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

الْمُؤْمِنُوْنَ ٭ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ - اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اور کیون ہم اللہ پر توکل نہ کرین اور بیشک اوسنے دکہائین ہمکو راہین ہماری اور ضرور ہم صبر کرینگے اوسپر جو ایذا دیتے ہو تم اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ انفال رکوع ۶۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے پس بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا۔ پارہ ۲۸ قد سمع اللہ۔ سورہ طلاق۔ رکوع ۱۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا - اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کریگا اوسکے لئے اللہ راہ نکلنے کی شکل سے اور روزی دیگا اوسکو اوس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے پس وہ کفایت ہے اوسکو تحقیق اللہ اپنا ارادہ پہونچنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کے لئے اندازہ مقرر کیا ہے۔ تفسیر مدارک و بیضاوی مین لکھا ہے کہ ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ حضرت نے اس آیت کو چند دفعہ پڑھکر فرمایا کہ یہ ایک ایسی آیت ہے کہ اگر سب لوگ بخوبی عمل کرین تو بیشک اونکو کفایت کرے۔ انہین تفسیروں مین لکھا ہے کہ اس آیت مین وجوب توکل علی اللہ اور اوسی کی طرف سب کام سونپنے کا بیان ہے کیونکہ جب معلوم ہو گیا کہ بجز تقدیر الہی کے روزی یا اور کوئی چیز حاصل نہین ہو سکتی تو تسلیم اور توکل کے سوا اور کیا باقی رہا۔ ولنعم ما قیل ؎ از سبہا بگذر و تقوی طلب + تا خدا روزی رساند بے سبب + حق زہا بے بخشدت روزی حلال + کہ نباشد در گمان و در خیال۔ پارہ ۲۱ امن۔ سورہ نمل رکوع ۵ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ - پس توکل کر اللہ پر تحقیق تو حق ظاہر پر ہے۔ پارہ لن تنالوا۔ سورہ آل عمران۔ رکوع ۱۳۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اللہ پر چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے۔ رکوع ۱۷ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ - پس جب کسی کام کا ارادہ محکم کرے تو پس توکل کر اللہ پر بیشک اللہ دوست رکہتا ہے توکل کرنیوالونکو۔ پارہ ۵ والمحصنت۔ سورہ نساء۔ رکوع ۱۱۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا پس منہ پہیر لے منافقون سے اور بہروسہ کر اللہ پر اور کافی ہے اللہ کام بنانیوالا۔ پارہ ۱۰ واعلموا۔ سورہ توبہ۔ رکوع ۷۔ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ - کہہ ہرگز نہ پہونچیگا ہمکو مگر جو لکہا اللہ نے واسطے ہمارے وہ ہے کارساز ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے۔ پارہ ۱۹ وقال الذین۔ سورہ فرقان۔ رکوع ۵۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا - اور توکل کر اوس زندہ پر کہ نہین مرتا اور پاکی بیان کر

اوسکی تعریف کی ساتھہ اور وہ اپنی بندون کی گناہون کی ساتھہ کافی خبردار ہی۔ سورہ شعرا۔ رکوع ۱۱ وَتَوَكَّلْ
عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ۔ اور توکل کر اوس غالب مہربان پر۔ پارہ ۲۰ امن۔ سورہ عنکبوت۔ رکوع ۲۔ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ۔ تحقیق
جنکو پوجتی ہو اللہ کی سوا مالک نہین تمہاری روزی کی سو تم ڈھونڈہو اللہ کی یہان روزی اور اوسکی بندگی کرو
پارہ ۱۱ یعتذرون۔ سورہ توبہ۔ رکوع ۵۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ سو اگر پہر جاوین تو کہہ کافی ہی مجکو اللہ کوئی معبود نہین مگر وہ اوسی پر مینے توکل کیا
اور وہ ہی پروردگار بڑی تخت کا۔ پارہ ۱۴ ربما۔ سورہ نحل رکوع ۱۳۔ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ سو جب پڑہی تو
قرآن تو پناہ مانگ ساتھہ اللہ کی شیطان راندی ہوئی سی بیشک نہین ہی اوسکا غلبہ اون لوگون پر جو ایمان لائی اور
اپنی پروردگار پر توکل کرتی ہین۔ پارہ ۲۲ ومن یقنت۔ سورہ سبا۔ رکوع ۷۔ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ
فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ جو کچھہ کہ اللہ رحمت سی کہول
دیوی لوگون کی لئی بس کوئی اوسکا بند کرنیوالا نہین اور جو کچھہ کہ بند کرلیوی بس کوئی اوسکو بجز اوسکی چہوڑنیوالا
نہین اور وہ غالب حکمت والا ہی۔ پارہ ۲۴ فمن اظلم۔ سورہ زمر۔ رکوع ۴۔ قُلْ اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ قُلْ
حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ۔ کہہ ای محمد کفار کو کیا تم دیکہتی ہو اوس چیز کو جو پوجتی ہو سوا خدا کی
اگر ارادہ کری اللہ میری ضرر کا تو کیا وہ اوسکی ضرر کو کہولنی والی ہین یا ارادہ کری مجہپر مہربانی کا تو کیا وہ اوسکی
مہربانی کو بند کرنیوالی ہین کہہ ای محمد کافی ہی مجکو اوسی پر توکل کرتی ہین سب توکل کرنیوالی +

کلام رسول مقبول ۔ مشکوۃ باب التوکل۔ فصل ۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
يَقُوْلُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ
بِطَانًا۔ رواہ الترمذی۔ ابن عمر سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ اگر تم خدا پر توکل کرو جیسا کہ حق
توکل ہی تو تمکو ایسی روزی دیگا جیسی کہ پرندونکو دیتا ہی جو صبح کو بہوکی باہر نکلتی اور شام کو سیر ہوکر
واپس آتی ہین۔ فصل ۳۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ
رواہ ابو نعیم۔ ابی الدردا سی روایت ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ رزق آدمی کو ڈھونڈہتا پہرتا ہی جیسی موت اوسکو

Marfat.com

ڈھونڈھتی ہے - ایضاً فصل ا- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ - متفق علیہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ستر ہزار شخص میری امت سے بغیر حساب کے بہشت میں جائینگے جو منتر نہیں پڑہتے اور فال شگون نہیں کرتے بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں - فصل ۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ وَاِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ - رواہ احمد والترمذی - ابن عباس سے روایت ہے کہ میں ایکدن حضرت کے ساتھ چلا جاتا تہا کہ آپنے مجکو فرمایا کہ ای لڑکے خدا کے حقوق نگاہ رکھہ اگر تو خدا کے حقوق نگاہ رکھیگا تو تجکو وہ سب آفتوں سے بچا دیگا - نگاہ رکھہ تو اللہ کے حق کو پا ویگا تو اسکو اپنے سامنے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا پس اللہ ہی سے مدد مانگ اور جان رکھہ کہ اگر سب لوگ اکٹھے ہوکر تجکو کچھہ نفع پہونچایا چاہیں تو کچھہ نفع نہ پہونچا سکینگے مگر وہ چیز جو خدا نے تیری قسمت میں لکھی ہے اور اگر سب اکٹھے ہوکر تجکو ضرر پہونچایا چاہیں تو ہرگز ضرر نہ پہونچا سکینگے مگر وہ جو خدا نے تیرے حق میں لکھدیا ہے اوٹہائی گئی ہیں قلمیں اور سوکھہ گئے ہیں امر یعنی جو کچھہ ہونا تہا وہ تقدیر میں لکھا گیا ہے +

اقوال صحابہ احیاء العلوم جلد ۴ باب التوکل قال عمر لا ابالی اصبحت غنیا او فقیرا فانی لا ادری ایھما خیر لی - حضرت عمر فرماتے ہیں کہ مجھے کچھہ پرواہ نہیں خواہ میں غنی رہوں یا فقیر کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ توانگری و فقیری میں سے میرے حق میں کونسی بہتر ہے - وقیل لابی الدرداء فی مرضہ ما تشتکی قال ذنوبی قیل فما تشتھی قال مغفرۃ ربی قالوا الا ندعوا لک طبیبا قال الطبیب امرضنی - ابو درداء سے حالت مرض میں کسی نے پوچھا کہ آپکو کس چیز کی شکایت ہے آپنے فرمایا کہ اپنے گناہوں کی لوگوں نے پوچھا کہ آپکا دل کس چیز کو چاہتا ہے آپنے فرمایا کہ خدا کی مغفرت کو لوگوں نے عرض کیا کہ ہم آپکے لئے طبیب بلا دیں آپنے فرمایا کہ مجکو طبیب ہی نے بیمار کیا ہے یعنی خدا نے - ایضاً فضیلۃ التوکل قال سعید بن جبیر لدغتنی عقرب فاقسمت علی امی لتسترقین فناولت الراقی یدی التی لم تلدغ وقرء الخواص قولہ تعالی وتوکل علی الحی الذی لا یموت الخ فقال ما ینبغی للعبد بعد ھذہ الایۃ ان یلجاء الی احد غیر اللہ تعالی - سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ مجکو

بچھونے کاٹا میری ماں نے مجکو قسم دلائی کہ تو جھاڑ والے سے جھاڑ پھونک لے ٭ ہتہ میں اپنا دہ ہتہ دیدیا جسمین نہیں کاٹا تہا اور ابراہیم خواص نے یہہ آیت پڑہی وتوکل علی الحی الذی لا یموت آخر تک پہر فرمایا کہ بندہ کو بعد اس آیت کے خدا کے سوا کسی کی طرف التجا نہ کرنی نہ چاہیئے +

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

یہان ناظرین خود خیال کر سکتے ہین کہ توکل بر خدا کے بارہ مین جس کثرت اور صفائی سے محمدی تعلیم مین ترغیب و تاکید بیان ہوئی ہے مسیحی تعلیم مین اوسکا عشر عشیر بہی دکہائی نہین دیتا حالانکہ توکل بر خدا ایک ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جو خدا کی سچی محبت کی ایک بڑی بہاری علامت اور ایک روشن نشان ہے +

فصل چہاردہم

فضیلت صبر و شکر و تسلیم اور رضا بقضاء اللہ

کلام مسیح - انجیل متی باب ۵ - آیت ۱۱ - مبارک ہو تم جب میرے واسطے تمہین لعن طعن کرین اور ستاوین اور ہر طرح کی بری باتین جہوٹ سے تمہارے حق مین کہین - ۱۲ خوش ہو اور خوشی کرو کیونکہ آسمان پر تمہارے لئے بڑا اجر ہے

کلام حوارئین نامہ رومیان باب ۲ - آیت ۷ - اونکو جو نیکو کاری پر صبر کے ساتہہ قائم رہکر بزرگی اور عزت اور بقا کے طالب ہین ہمیشہ کی زندگی دیگا - نامہ یعقوب باب ۵ - آیت ۱۱ - دیکہو ہم اونکو جو صبر کرتے ہین نیکبخت سمجہتے ہین - نامہ اپطرس باب ۲ - آیت ۲۰ کیونکہ اگر تمنے گناہ کر کے طمانچے کہائے اور صبر کیا تو کونسا فخر ہے پر اگر نیکی کر کے دکہہ پاتے اور صبر کرتے ہو تو اسمین خدا کے نزدیک تمہاری فضیلت ہے +

کلام الہی - پارہ سیقول سورہ بقر - رکوع ۱۸ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ - اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز کے ساتہہ بیشک اللہ صبر کرنیوالون کے ساتہہ ہے - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۵ - وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ - اللہ دوست رکہتا ہے صبر کرنیوالونکو - پارہ ومامن دابۃ - سورہ ہود - رکوع ۱۰ - وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ اور صبر کر بیشک اللہ نیکی کرنیوالون کا ثواب ضائع نہین کرتا - پارہ ربما - سورہ نحل - رکوع ۱۳ - وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور ضرور ہم بدلہ دینگے اون لوگونکو جو صبر کرتے ہین اونکا بدلہ اونکے بہتر کامونکا جو کرتے تہے - پارہ فمن اظلم - سورہ زمر - رکوع ۲ - إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ - ضرور صبر کرنیوالون کو اونکا بے حساب ثواب پورا دیا جاویگا - پارہ تبارک الذی - سورہ معارج - رکوع ۱ - فَاصْبِرْ صَبْرًا

جمیلًا پس صبر کر صبر اچھا یعنی بلا جزع و فزع - پارہ لن تنالوا سورہ آل عمران - رکوع ۱۹ - وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ - اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری کرو تو بیشک یہہ ہمت کی کاموں سے ہے - پارہ واعلموا سورہ انفال رکوع ۶ - وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے - پارہ اتل ما اوحی - سورہ عنکبوت - رکوع ۲ - وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور صبر کر اوس چیز پر جو پہونچے تجکو بیشک یہہ بڑی کامون سے ہے - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۲۰ - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ - اے ایمان والو صبر کرو اور تھام رکھو ایکدوسرے کو اور دل لگا ڈ رکھو عبادت مین اور ڈرو اللہ سے تا کہ تم خلاصی پاؤ - پارہ سیقول - سورہ بقر - رکوع ۲۱ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ - اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اوسکی عبادت کرتے ہو - پارہ لن تنالوا - سورہ آل عمران - رکوع ۱۵ - وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور شتاب بدلہ دیگا اللہ شکر کرنیوالونکو - پارہ فمن اظلم - سورہ مومن - رکوع ۷ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ - بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنیوالون سے ہو - پارہ ربما - سورہ نحل رکوع ۱۵ - وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر اوسی کو پوجتے ہو - پارہ اتل ما اوحی - سورہ لقمان رکوع ۲ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ یہہ کہ شکر کر اللہ کا اور جو کوئی شکر کرتا ہے پس وہ صرف شکر کرتا ہے اپنی ہی جان کے فائدہ کے لئے - پارہ سیقول سورہ بقر - رکوع ۱۹ - وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور البتہ امتحان کرینگے ہم تمہارا تہوڑی ڈر اور بہوک اور مالون کی نقصان اور جانون کی نقصان اور پہلون کے نقصان مین اور بشارت دے اون صبر کرنیوالونکو کہ جسوقت پہونچے اونکو مصیبت تو کہتے ہین کہ ہم اللہ کی لئے ہین اور اوسی کیطرف رجوع کرنیوالے ہین (یعنے جب ہم اوسی کی بندے ہین اور اُسی کیطرف ہر حالین رجوع کرنیوالے ہین پس اگر اوسکی تقدیر پر راضی نہونگے تو وہ ہم سے کیونکر راضی ہوگا اور اگر ہم اوسکی تقدیر پر راضی ہونگے اور مصیبت پر صبر کرینگے تو وہ ہمپر رحم کریگا اور اجر دیگا) وہی لوگ ہین جنپر عنایتین ہین اونکی رب کی طرف سے اور رحمت اور وہی لوگ ہدایت پانیوالے ہین - تفسیر بیضاوی مین لکھا ہے کہ صرف اس آیت کا زبان سے پڑہ دینا صبر کے واسطے کافی نہین بلکہ اسکی مطلب کو دلمین بہی بخوبی سمجہ لے کہ ہم اللہ کی ملک ہین اور اوسی کیطرف رجوع کرنے

والی ہین اور وہ ہمکو جس حال مین رکھے اوسی پر راضی ہین۔ تفسیر حسینی مین کلمہ انا للہ کے نیچے لکھا ہے کہ یہہ کلمہ اقرار ہے ساتھہ انقیاد حکم قضا کے اور متصف ہونے ساتھہ تسلیم و رضا کے۔ تفسیر معالم مین لکھا ہے کہ سعید بن جبیر صحابی نے کہا ہے کہ کلمۂ استرجاع یعنے انا للہ وانا الیہ راجعون اس امت کو مصیبت کے وقت قول و عمل کے لئے ایسا دیا گیا ہے کہ امم سابقہ مین سے کسی کو نہین دیا گیا۔ پارہ ۲۷ قال فما خطبکم۔ سورہ حدید۔ رکوع ۳ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ۔ نہین پہونچتی کوئی مصیبت مین مین (مثل قحط و گرانی و نقصان مال و زراعت) اور نہ تمہاری جانون مین (مثل بیماری و فقر و موت اولاد وغیرہ) مگر وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین پہلے اس سے کہ پیدا کرین ہم اوس مصیبت کو تحقیق یہہ بات اللہ پر آسان ہے تاکہ اوس پر غم نہ کہاؤ جو تم سے کہوئی گئی اور خوش نہو اوس چیز سے جو آئی ہے تمہارے پاس پارہ ۲۸ قد سمع اللہ۔ سورہ تغابن۔ رکوع ۲۔ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ۔ نہین پہونچتی کوئی مصیبت مگر اذن اللہ سے اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر راہ دکہاتا ہے اوسکے دل کو صبر و ثبات کی طرف اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ تفسیر حسینی مین کلمہ یہد قلبہ کے نیچے لکھا ہے کہ جب آدمی نے جان لیا کہ یہہ سختی خدا کی مشیت سے ہے تو اوسکو جان و دل سے قبول کرتا ہے اور آہ و زاری سے بیقرار نہین ہوتا ہے اسلئے بزرگون نے کہا ہے کہ سختی آئینہ جمال مولی کا ہے پس آئینہ کو واسطے مشاہدہ کے جمال کے دوست رکہنا چاہئے ؎ ہرچہ از دستِ تو آید خوش بود + گر ہمہ دریای پر آتش بود + زخم گر دستِ تو می آید ردن + گوہر بیدار سینہ من جوی خون +

کلام رسول مقبول ﷺ

ترمذی۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّبْرُ عَلٰى مَا [illegible] ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو چیز تمکو بری معلوم ہوتی ہے اوس پر صبر کرنے مین [illegible] طبرانی۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ الصَّبْرُ رَجُلًا لَكَانَ كَرِيْمًا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ۔ اگر صبر کوئی آدمی ہوتا تو کریم ہوتا اور اللہ کو اچھے معلوم ہوتے ہین صبر کرنیوالے۔ ایضاً۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَمُؤْمِنُوْنَ اَنْتُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمَا عَلَامَةُ اِيْمَانِكُمْ قَالُوْا نَشْكُرُ عَلَى الرَّخَاءِ وَنَصْبِرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَنَرْضٰى بِالْقَضَاءِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ جب رسول خدا انصار پر داخل ہوئے تو اونسے پوچھا کہ تم ایماندار ہو سب چپ ہو رہے پہر حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ہم ایماندار ہین آپنے فرمایا کہ تمہارے ایمان کی پہچان کیا ہے انصار نے عرض کیا کہ ارزانی

پر شاکر رہتے ہیں اور مصیبت پر صابر اور حکم الہی پر راضی آپ نے فرمایا کہ قسم ہے خدائے کعبہ کی کہ ایماندار ہیں۔
طبرانی و بیہقی۔ عن ابن عباس قال رسول اللہ ینادی یوم القیمۃ لیقم الحمادون فتقوم زمرۃ فینصب لھم لواء فید خلون الجنۃ قیل ومن الحمادون قال الذین یشکرون اللہ تعالی علی کل حال۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے روز ندا ہوگی کہ بہت حمد کرنیوالے کھڑے ہوں چنانچہ ایک گروہ کھڑا ہوگا پھر اونکے لئے ایک نشان کھڑا کیا جاویگا اور سعورت سے جنت میں داخل ہونگے لوگوں نے عرض کیا کہ بہت حمد کرنیوالوں سے کون لوگ مراد ہیں آپنے فرمایا جو ہر حال میں خدا کا شکر کرتے ہیں +

اقوال صحابہؓ- احیاء العلوم جلد ۴- فضیلۃ الصبر فقد وجد فی رسالۃ عمر بن الخطابؓ الی ابی موسی الاشعری علیک بالصبر واعلم ان الصبر صبران احدھما افضل من الاخر الصبر فی المصیبات حسن وافضل منہ الصبر عما حرم اللہ تعالی واعلم ان الصبر ملاک الایمان وذلک بان التقوی افضل البر والتقوی بالصبر۔ حضرت عمرؓ نے جو خط حضرت ابو موسی اشعری کو لکھا تھا اوسمیں یہ بھی تھا کہ اپنے اوپر صبر کو لازم کرو اور جان لو کہ صبر کی دو قسمیں ہیں ایکدوسری سے بہتر ہے صبر کرنا مصیبتوں پر اچھا ہے مگر اوس سے افضل یہ ہے کہ جو چیز خدا نے حرام کی ہے اوس پر صبر ہو اور جان لو کہ صبر ایمان کی اصل ہے کیونکہ نیکیوں میں سے عمدہ تقوی ہے اور وہ صبر ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ وقال علی کرم اللہ وجہہ الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد ولا جسد لمن لا راس لہ ولا ایمان لمن لا صبر لہ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ صبر کو ایمان سے وہ نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہے پس جس طرح کہ بدون سر کے بدن نہیں ہوتا اسیطرح جسکو صبر نہو اوسکا ایمان نہیں ہوتا۔ وقال ابو الدرداء ذروۃ الایمان الصبر للحکم والرضاء بالقدر۔ ابو درداؓ فرماتے ہیں کہ ایمان کا کنگورہ حکم پر صبر کرنا اور تقدیر پر راضی رہنا ہے۔ ایضاً باب الرضاء بالقدر۔ وقال عمرؓ ما ابالی علی ای حال اصبحت وامسیت من شدۃ اور خاء۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ تنگی اور فراخی میں سے جسحال میں رہوں مجکو کچھ پرواہ نہیں ہوتی ۔۔

وجہ ترجیح تعلیم محمدیؐ

چونکہ انسان کے لئے دینی و دنیوی سختیوں و نرمیوں کی حالتیں صبر و شکر کرنا اور خدا کی رضا و قضا کو راضی و خوشی سے تسلیم کرنا ایک ایسا بہت بھاری ثبوت خدا کی محبت کا ہے کہ کوئی مقام و درجہ اوس کو نہیں پہنچ سکتا اسلئے محمدی تعلیم میں اوسکا جس صراحت سے بیان ہوا ہے مسیحی تعلیم اوس سے بالکل ساکت ہے۔ اگرچہ حواریوں کی

Marfat.com

لام مین صبر کی بارہ مین کچھہ تاکید پائی جاتی ہی مگر تسلیم ورضا کی نسبت کہین نام ونشان ہی نہین پایا یانا بلکہ باوجودیکہ مسیح کفارہ ہونی کو دنیا پر تشریف لائی تہی تو بہی یہی چاہتے تہی کہہ پیالہ جو مین پینی کو ہو ٹل جائی اور بحالت اضطراب ایلی ایلی لما سبقتانی فرمایا جیسی اظہر من الشمس ہی کہ انجیل علی تعلیم سے بالکل قاصر ہی جسکے تدارک کی لئی قرآن شریف کا نازل ہونا از بس ضروری تہا وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلاغ +

تمام شد

تاریخ وتقریظ علامۃ الدہر فہامۃ العصر جناب مولوی غلام جیلانی صاحب ابو الدرجات خلف رشید جناب عالی الکل مولوی محمد عالم صاحب رضا رئیس کہوٹری ضلع گجرات

کتاب ثمین - انیق - ادیب	لآب من الحق عند اللبیب
اصبتَ اذا قلتَ یا ناظراً	لمن یقرء السبق منہ الحبیب
لاغیاننا فترۃ ذکرہٖ	ویہدی بہ القلبَ نفسٌ تطیب
وتباً لمن فرّ عن ذکرہ	ویغتنم قلباً بقول الخطیب
وکیف وقد صنف الالمعی	بسعیٍ جمیل وعزمٍ مصیب
لہ عند ربٍّ وقارٌ جلیل	وتفز من اللہ فتح قریب
فقیر المحمدؐ بینا دوہ	ذکیٌ - ذہینٌ - خبیرٌ - ادیب
وحید البرایا - فرید الزمان	خلیقٌ - شریفٌ - دیبٌ - نسیب
وکتبَ الاقاویل من فضلہ	وما ینبغی احدٌ ان یستجیب
بہا بانَ رجحانُ قرآننا	علی کلم عیسیٰ لمن لا ینیب
وقد شاعَ حق لتحریرہ	لہ قدر اللہ ہذا النصیب
وقد فاق ترجیحہ عندنا	فویلٌ لقول المدابالظ
لانّ الاناجیل تُمتلیٰ عن	کلام النصاری لخدعٍ قریب
فلما فکرنا لتاریخہ	براۓ مصیب وقلبٍ مجیب

اشتہرنا الی عام تاریخہ	بہ ہذا کتابٌ انیقٌ ادیب (۱۲)

ایضاً منہ در بحر دیگر

کتابٌ مستطابٌ مستبینٌ	کلامٌ بارعٌ - ذکرٌ مدلل
علی خصمٍ دلی الطبعِ فوزٌ	لمن فی درسہ الالہی توغل
کلامٌ فائقٌ قولٌ جدیدٌ	بیانٌ واضحٌ - بحثٌ مفصل
و ترجیحٌ لقرآن الالیک	علی الانجیل بالوجہ الکمل
و یہدی من تلاوۃِ جزئیہ عن	صراطٍ مستقیمٍ من تزلزل
لما لا یجمعون لہ کرامٌ	کلامٌ رادعٌ ممن یفضل
و ہذا الفعلُ فضلٌ من الالہِ	لمن یعطیہ بالکرمِ المفضل
اریبٌ - واحدٌ فی العصرِ مجداً ای من یفضل کرمہ ۱۲	سنیُّ الناسِ فی الدرجاتِ اکمل
لہ ادبٌ لہ شرعٌ و سنۃٌ	و فی آبائہ رجلٌ معدل
لہ فیضٌ و برکاتٌ و لطفٌ	و من ربِّ علیہ الفضلُ اقبل
و ہو لوذعیٌّ المعیٌّ	و فی دہرٍ من الاثلاء امثل
و ینبوعٌ لاخلاقٍ وحسنات	شریفُ القومِ - معتمدُ الافاضل
عمید العصرِ فی خیرِ الرجال	حمیدُ الدہرِ خیرٌ عن اماثل
ابا الدرجات قل فی العصر عین	لتاریخین من درکٍ محصل
کلامٌ رادعٌ - ذکرٌ جدیدٌ (۱۲) للناکبین عن الحق ۱۲	کلامٌ فائقٌ ذکرٌ مدلل (۱۳)

ایضاً منہ در فارسی

کتابِ مستطابِ لاجواب است	ز اسرارِ حقائق انتخاب است
کتابے نیست موجِ بحرِ تحقیق	کلامے نے کہ فرخندہ خطاب است
کشتی شان رہت اطمینان و تسکین	نباشد چون ہمہ خیر و ثواب است
ابوالدرجات سالِ قولِ اقدس	کلامِ فایق و ذکرِ صواب است (۱۳)

^ این تاریخ آغاز انطباع کتاب است ۱۲

Marfat.com

تاریخ از مصنف کتاب ہذا

کتابے نوشتم بتحقیق وصفت — چو الہام ربی شدہ آشکارا
کشیشان اگر درس این رانگیرند — بلا ریب یابند راہ ہدا را
ببازند گر مومنین زین تلاوت — ببینند در قلب نور صفا را
براہجیل ترجیح قرآن والا — چو ثابت شدہ اندرین قول بالا
بگواے فقیر محمد ز سالش — براہجیل ترجیح قرآن والا

وصایا امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

منقول از منہمات کتاب جامع اصول الاولیاء فی وصایا ابی حنیفہؒ لابنہ حماد صفحہ ۲۷۸

قال ابو حنیفۃ رحمہ اللہ لابنہ حماد یا بنی ارشدک اللہ تعالیٰ وایدک اوصیک بوصایا ان حفظتہا وحافظت علیہا رجوت لک السعادۃ فی دینک ودنیاک انشاء اللہ تعالیٰ **اولہا** مراعاۃ التقوی بحفظ جوارحک من المعاصی خوفاً من اللہ تعالیٰ والقیام باوامرہ عبودیۃ لہ تعالیٰ **والثانی** ان لا تستقر علی جہل ما تحتاج الی علمہ **والثالث** ان لا تعیش الا مع من تحتاج الیہ فی دینک ودنیاک **والرابع** ان تنتصف من نفسک ولا تنتصف لہا الا لضرورۃ **والخامس** ان لا تعادی مسلماً او ذمیاً **والسادس** ان تقنع من اللہ بما رزقک من المال والجاہ **والسابع** ان تحسن التدبیر فیما ینفعک فی استغنائک عن الناس **والثامن** ان لا تستہین احداً من الناس علیک **والتاسع** ان تقمع نفسک عن الخوض فی الفضول **والعاشر** ان تلقی الناس مبتدئاً بالسلام محسناً فی الکلام متحبباً الی اہل الخیر مداریاً لاہل الشر **والحادی عشر** ان تکثر ذکر اللہ تعالیٰ والصلوۃ علی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم **والثانی عشر** ان تشتغل بسید الاستغفار وہو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت فان من قالہا حین یمسی فمات من لیلتہ دخل الجنۃ

Marfat.com

ومن قالها حين يصبح فمات من يومه دخل الجنة وعن ابي الدرداء رضي الله عنه حين قيل له قد احترق
بيتك فقال ما احترق لكلمات سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم من قالها اول نهاره لم تصبه مصيبة حتى
يمسي ومن قالها آخر النهار لم تصبه مصيبة حتى يصبح اللهم انت ربي لا اله الا انت عليك توكلت وانت
رب العرش العظيم ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اعلم ان الله على
كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما اللهم اني اعوذ بك من شر نفسي ومن شر كل دابة انت
آخذ بناصيتها ان ربي على صراط مستقيم **والثالث عشر** ان تواظب على قراءة القرآن كل يوم وتهدي
ثوابها الى الرسول صلى الله عليه وسلم ووالديك واستاذك وسائر المسلمين **والرابع عشر** ان تحترز
من اعدائك اذ قد كثر في الناس الفساد فعدوك من صديقك مستفاد **والخامس عشر** ان تكتم سرك
وخاطرك ومذهبك **والسادس عشر** ان تحسن الجوار وتصبر على اذى الجار **والسابع عشر** ان
تتمسك بمذهب اهل السنة والجماعة وتجتنب عن اهل الجهالة وذي الضلالة **والثامن عشر** ان تخلص النية
في جميع امورك وتجتهد في اكل الحلال على كل حال **والتاسع عشر** ان تعمل بخمسة احاديث انتخبتها
من خمسمائة الف حديث - الاول انما الاعمال بالنيات والثاني من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه
والثالث لا يؤمن احدكم حتى يحب لاخيه ما يحب لنفسه والرابع ان الحلال بين والحرام بين وبينهما امور
مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات
فقد وقع في الحرام كراع يرعى حول الحمى يوشك ان يقع فيه الا وان لكل ملك حمى الا وان حمى الله
محارمه الا وان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله الا وهي القلب
والخامس المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده **والعشرون** ان تكون بين الخوف والرجاء
في حال صحتك وتموت بحسن الظن بالله تعالى وغلبة الرجاء وبقلب
سليم ان الله غفور رحيم

+ ط +

ف جن لامذہبون کا یہہ قول ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کو تمام عمر میں صرف سترہ احادیث ملی ہین اونہین اگر کچھ ایمان ہے تو انکو امام صاحب کا
یہہ قول پڑہکر ذرا تو شرمندہ ہونا چاہیے کہ امام صاحب تو زبان مبارک سے پانچ لاکھ احادیث کا یاد ہونا بیان کرین جنمین سے پانچ حدیثین
اونہون نے انتخاب کین اور وہ انکی تحقیر کی غرض سے صرف سترہ حدیث کا ملنا لوگون سے بیان کرتے ہین +

فہرست مضامین زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل

مضمون	صفحہ
دیباچہ -	۲
مقدمہ امر اول اناجیل مروجہ کے بیان مین	۳
انجیل متی کا بیان -	۴
انجیل مرقس کا بیان -	۵
انجیل لوکا کا بیان -	〃
انجیل یوحنا کا بیان -	۶
دلیل اول اس امر کی کہ اناجیل اربعہ جنکے نام سے مشہور ہین اونسے قدیم علماء عیسائیون کا یہہ مطلب نہین کہ اونہون نے خود اونکو تصنیف کیا ہے بلکہ اس قول سے کہ یہہ متی یا مرقس یا لوکا یا یوحنا کی انجیل ہے یہہ مراد ہے کہ یہہ آیات ان سے مروی ہین -	۷
انجیل متی کی طرز تحریر سے ثابت ہے کہ یہہ انجیل متی نے خود تصنیف نہین کی - . . .	〃
انجیل متی کی نسبت بہت سے عیسائی علما کا انکار	۸
پادری ٹھاکرداس اور پادری عمادالدین کے جوابون کا جواب -	〃
اسکاٹ صاحب کی تفسیر کے دلائل کا جواب -	۹
انجیل یوحنا کی بھی طرز تحریر سے ثابت ہے کہ یہہ انجیل یوحنا حواری کی تصنیف نہین ہے -	〃
پادری عمادالدین کے جواب کی تردید -	۱۰
جسطرح حواریون سے بیانات سنکر انجیل لوکا لکھی گئی ہے اسیطرح بقول لوکا دیگر اناجیل بھی لکھی گئی ہین	۱۱
جسطرح اہل اسلام کی احادیث کی سند صحیح اور متصل آنحضرتؐ تک پہونچتی ہے اسطرح سے اناجیل اربعہ کے اونکے منسوبین سے تصنیف ہونیکی کوئی سند متصل عیسائیون کے پاس نہین ہے . .	〃
صاحب کتاب طلوع آفتاب صداقت اور صاحب اظہار عیسوی کی پیش کردہ سند کا جواب - . . .	۱۲
دوسو سال سنہ عیسوی تک ان اناجیل کی نسبت ایسی کوئی پختہ شہادت پائی نہین جاتی جس سے ثابت ہوسکے کہ اناجیل مروجہ جن جن کیطرف منسوب ہین دراصل اونہین کی تصنیف ہین -	۱۵
پادری عمادالدین کے جواب کی تردید -	〃
الہامی وغیر الہامی کتب کی تفریق وتمیز مین متقدمین عیسائیون کا ایک طرفہ قاعدہ -	۱۶
کتب مقدسہ کی نسبت عیسائی کونسلون یعنے اجماع کی کارروائیون کا بیان - . . .	۱۷
دلیل دوم اناجیل مروجہ کے غیر الہامی ہونے کی -	۱۸
دلیل سوم ایضاً ایضاً -	〃
حواریون و مصنفین اناجیل کا خیال ہین -	〃

Marfat.com

مضمون	صفحہ
[illegible] خلاف واقع بیانات۔	۲۰
[illegible] انجیل مروجہ کی غیر الہامی ہونگی۔	۲۴
[illegible] اختلاف۔	//
[illegible] معجزات [illegible] کا بیان۔	۲۷
[illegible] معجزات کو [illegible] ہو۔	۲۸
[illegible] کی تردید۔	//
[illegible] معجزات [illegible]	
[illegible] ہے۔	۲۹
[illegible] اقرار نسبت	
[illegible]	۳۲
[illegible] انجیل غیر مروجہ کے بیان میں۔	۳۳
[illegible] کا بیان [illegible] احکام میں	
[illegible] غیر مکمل ہونا۔	۳۵
[illegible] الہامی [illegible]	
[illegible] بیان کرنا جو [illegible]	
[illegible]	۳۸
[illegible] کا بعض بیانات میں قرآن شریف	
[illegible]	۳۹
[illegible] داناؤں کا بیان۔ . .	//
[illegible] رسول اللہ کے	
[illegible] آدمی کا بیان۔	۴۱
[illegible]	۴۲

مضمون	صفحہ
امر سوم [illegible]	
امر چہارم [illegible] کی [illegible]	
کی شہادت۔	
امر پنجم انجیل مروجہ کی مقابلہ میں اہل اسلام کی	
کونسی کتاب پیش کیجا سکتی ہے۔	۵۳
فصل ۱۔ عزت والدین اور پرورش اولاد۔	۵۵
فصل ۲۔ فضیلت صدق اور مذمت کذب۔	۶۳
فصل ۳۔ جرائم متعلقہ زبان۔	۶۸
فصل ۴۔ مذمت گناہ اور ترغیب امید نیکی۔	۷۹
فصل ۵۔ روزمرہ کا دینی و دنیوی برتاؤ۔	۸۷
فصل ۶۔ عورت مرد کی معاشرت اور پردہ کا بیان۔	۹۲
فصل ۷۔ احسان باقربا و ہمسایہ و یتیمان و بیوگان	
و غلامان و مسافران و قیدیان و غربا و خدمت آقا وغیرہ	۱۰۲
فصل ۸۔ فضیلت نرم مزاجی و رحمدلی و فروتنی و	
حسن خلق اور مذمت تکبر و غرور۔	۱۱۰
فصل ۹۔ فضیلت کظم غیظ و حلم و رحم و عفو تقصیرات	
اور مذمت غضب و حقد و حسد۔	۱۱۸
فصل ۱۰۔ محبت خدا و رسول و مومنین و ذکر و حمد و تسبیح	۱۳۲
فصل ۱۱۔ ریا کی مذمت اور اخلاص کی ترغیب و تاکید	۱۴۰
فصل ۱۲۔ مذمت ذخیرہ مال و بخل و ترغیب انفاق۔	۱۴۹
فصل ۱۳۔ فضیلت توکل بر خدا۔	۱۵۷
فصل ۱۴۔ فضیلت صبر و شکر و تسلیم اور رضا بالقضاء۔	۱۶۱

Marfat.com